

١٨

# تحقیقاتِ حمیات

## فہرست عنوانات

<p>۶۷۲ ..... کاربن اور حرارت غریبہ</p> <p>۱۱ ..... حرارت غریبہ اور حرارت غریبہ کا تعلق</p> <p>۱۱ ..... حرارت کی حقیقت</p> <p>۶۷۳ ..... فرنگی طب کی غلط فہمی</p> <p>۶۷۴ ..... بخار کی ماہیت</p> <p>۱۱ ..... آئورودیک میں بخاروں کی حقیقت</p> <p>۶۷۵ ..... ماہیت جور (بخار)</p> <p>۱۱ ..... جور پر روتی (پیدائش بخار)</p> <p>۶۷۶ ..... آئورودیک بخاروں کی تقسیم</p> <p>۶۷۷ ..... اعتراض</p> <p>۱۱ ..... جواب</p> <p>۶۷۸ ..... جور پورب روپ (قبل از بخار علامات)</p> <p>۶۷۹ ..... آئورودیک میں دق و دل کی ماہیت</p> <p>۱۱ ..... چند سبیل کی تشریح</p> <p>۶۸۰ ..... آئورودیک میں دق و دل کے اسباب</p> <p>۱۱ ..... طاقت سے بڑھ کر زور لگانا</p> <p>۱۱ ..... حوائج ضروریہ کا روکنا اور رکنا</p> <p>۶۸۱ ..... چکناہٹ کا زائل ہو جانا</p> <p>۱۱ ..... کھانے پینے میں بے ترتیبی</p> <p>۱۱ ..... پورب روپ علامات قبل از مرض</p> <p>۱۱ ..... تپ دق اور دل کی ابتداء</p> <p>۶۸۲ ..... ہماری تحقیقات کا مقصد</p> <p>۱۱ ..... طب یونانی میں بخار کی ماہیت</p>	<p>معنون ..... ۶۷۹</p> <p>پیش لفظ ..... ۶۵۰</p> <p>بخار کی اہمیت ..... ۶۵۶</p> <p>بخار کی تاریخ اور وسعت ..... ۶۶۰</p> <p>قبل از تاریخ طب، بخار کی حقیقت ..... ۱۱</p> <p>طبی تاریخ کا دور ..... ۶۶۲</p> <p>آئورودیک دور اور بخار ..... ۱۱</p> <p>فرنگی طب اور بخار ..... ۶۶۳</p> <p>روزانہ زندگی اور بخار ..... ۶۶۳</p> <p>فرنگی ڈاکٹر کا غلط علاج ..... ۶۶۵</p> <p>حیات کی حقیقت ان کی پیدائش اور اقسام ..... ۶۶۷</p> <p>تعریف ..... ۱۱</p> <p>ماہیت بخار ..... ۶۶۸</p> <p>حرارت کیا ہے؟ ..... ۱۱</p> <p>اصل حرارت اور عارضی حرارت ..... ۶۶۹</p> <p>حرارت غریبہ اور حرارت غریبہ کا فرق ..... ۱۱</p> <p>حرارت غریبہ کی پیدائش ..... ۶۷۰</p> <p>حرارت غریبہ کی حقیقت ..... ۱۱</p> <p>کاربن کیا ہے؟ ..... ۱۱</p> <p>کاربن کے طبی خواص ..... ۶۷۱</p> <p>کاربن کے کیمیائی خواص ..... ۱۱</p> <p>کاربن کا جسم انسان پر اثر ..... ۱۱</p> <p>عمل بخیر ..... ۶۷۲</p>
---	---

۶۹۶.....	جراثیمیات سے پیدا شدہ حرارت.....	۶۸۳.....	طب میں بخار کی تعریف.....
۶۹۷.....	اعتراض اول.....	..	طب میں بخار کی اقسام.....
۶۹۸.....	اعتراض دوم.....	..	حمی عظم اور اس کی اقسام.....
..	اعتراض سوم.....	۶۸۳.....	حمی مضمون اور اس کی اقسام.....
..	نتیجہ.....	..	عقوبت کیا ہے؟.....
۶۹۹.....	بخار کی علامات عمومی.....	۶۸۵.....	بخاروں کے دوروں کی وجوہات.....
۷۰۰.....	اعتراض.....	..	۱۔ باروں کا اکٹھا ہونا.....
..	فرقی طب میں بخاروں کی تقسیم.....	..	۲۔ مادہ کا متعفن ہونا.....
۷۰۱.....	آب و ہوا اور مقام کے لحاظ سے بخاروں کی تقسیم.....	..	۳۔ مادہ کا تھیل ہونا.....
..	مکان کے لحاظ سے بخاروں کی تقسیم.....	۶۸۶.....	لغوی بخاروں کے اقسام.....
..	زمانہ کے لحاظ سے بخاروں کی تقسیم.....	..	حمی غلبہ.....
۷۰۲.....	الوان (رنگ) کے لحاظ سے بخاروں کی تقسیم.....	..	حمی مخرقہ.....
..	مشہور دواؤں سے متعلق بخاروں کی تقسیم.....	..	حمی مطبقہ.....
..	جسمانی اعضا سے متعلق بخاروں کی تقسیم.....	۶۸۷.....	حمی دبائیہ.....
..	حیوانات و حشرات ارض سے متعلق بخاروں کی تقسیم.....	۶۸۸.....	حمی جدری اور حمی حصہ.....
..	ارض و سماوی آفات کے لحاظ سے بخاروں کی تقسیم.....	..	حیات مرکہ.....
..	دوا، غذا اور دیگر اشیاء سے پیدا شدہ بخاروں کی تقسیم.....	۶۸۹.....	بخاروں کی کثیر اقسام پر اعتراض.....
۷۰۳.....	مشرق حیات.....	..	حمی دق.....
۷۰۴.....	تشخیص جراثیمی بخار.....	۶۹۰.....	فرقی طب اور بخار.....
..	غیر مشخص جراثیمی بخار.....	۶۹۱.....	ایک اعتراض.....
..	متعدی وساطت حیوانیہ.....	..	فرقی طب میں بخار کی تعریف.....
..	تپ دق (ٹی بی) اور سل.....	۶۹۲.....	زندگی اور حرارت کا امتزاج.....
..	جراثیمی سل کی حقیقت.....	..	تولد حرارت کس طرح اور کہاں پر ہوتا ہے.....
۷۰۵.....	چند اعتراضات.....	۶۹۳.....	اخراج حرارت کس طرح ہوتا ہے.....
۷۰۶.....	ہومیو پیتھی اور بخار.....	۶۹۴.....	اعتدال حرارت قائم رکھنے کا انتظام.....
..	ہومیو پیتھی میں بخاروں کا ذکر نہیں ہے.....	..	نہایت حرارت کا انتظام کیا ہے.....
..	ہومیو پیتھی کی کامیابی کا راز.....	۶۹۵.....	تپ کس طرح پیدا ہوتا ہے.....

۷۴۳	سوداوی بخار
۷۴۴	کیفاتی و نفسیاتی اور ذائقے کے مفرد اعضاء پر اثرات
۷۴۵	علاج حمیات
۷۴۶	حمی تحریک اعصابی، جمی یوم روحانی، اعصابی تیزی کے بخار
۷۴۷	حمی تحریک اعصابی کے بخارات
۷۴۸	حمی تسکین عضلاتی، جمی بلغمی، غلیظ بخار
۷۴۹	خسرہ کے اقسام
۷۵۰	حمی مخرقہ بطنی
۷۵۱	حمی نفاثہ
۷۵۲	تحقیقات کا کمال
۷۵۳	حمی اعصابی تحلیل، دق و سل اعصابی
۷۵۴	ایک راز
۷۵۵	ایک اور راز
۷۵۶	دق و سل کے درجات
۷۵۷	حمی تحریک ندی، جمی یوم روح طبعی، ندی تیزی کے بخار
۷۵۸	حمی تحریک ندی کے بخار
۷۵۹	حمی تسکین عضلاتی
۷۶۰	صرف بلغم سے بخار پیدا ہوتا ہے
۷۶۱	طیر یا کوئی بخار نہیں ہے
۷۶۲	کونین سے طیر یا کا علاج قلعی ہے
۷۶۳	ماہیت جمی تسکین ندی
۷۶۴	حمی ندی تحلیل، دق و سل ندی
۷۶۵	ایک انکشاف
۷۶۶	حمی تحریک عضلاتی
۷۶۷	حمی تحریک عضلاتی کے بخار
۷۶۸	حمی تسکین عضلاتی
۷۶۹	حمی عضلاتی تحلیل

۷۷۰	بانیو کیمک اور بخار
۷۷۱	طب جدیدیہ شہدروی
۷۷۲	نظریہ مفرد اعضاء کا پس منظر
۷۷۳	نظریہ مفرد اعضاء
۷۷۴	نظریہ مفرد اعضاء اور بخار
۷۷۵	بخار کی تعریف
۷۷۶	بخار کی ماہیت
۷۷۷	حرارت اور ماڈرن سائنس
۷۷۸	پیداؤں بخار
۷۷۹	اقسام بخار
۷۸۰	تاکید
۷۸۱	تاکید ثانی
۷۸۲	تاکید ثالث
۷۸۳	دائمی اور باری کا بخار
۷۸۴	بخار کے اسباب عامہ
۷۸۵	اسباب کا قرب و بعد
۷۸۶	اولیٰ اسباب ضروریہ
۷۸۷	دوسری قسم اسباب مرضیہ
۷۸۸	ممانعت
۷۸۹	قوت مدبرہ بدن
۷۹۰	بخار کی علامات عامہ
۷۹۱	بخاروں کے علاج عمومی
۷۹۲	بخار کی ابتداء و شدت اور اختتام
۷۹۳	بحران
۷۹۴	تقسیم حمیات بالمفرد اعضاء
۷۹۵	تقسیم حمیات میں بے اصولی و بے ترتیبی
۷۹۶	وہابی و موسیٰ اور متعدی و مقامی بخار

- ۷۴۰..... ہڈی کا دق
- ۷۴۲..... خلاصہ تحقیقات مریات
- ۷۴۳..... یقینی بے خطا مریات
- //..... اعصابی مریات
- //..... عضلاتی مریات
- ۷۴۵..... غذا
- //..... غذا کی اہمیت
- //..... تعین غذا
- //..... صحیح غذا
- //..... ضرورت غذا
- ۷۴۶..... صورت غذا
- //..... تاکید
- //..... بخاروں میں غذا
- ۷۴۷..... تصدیق سوچ و (ٹی بی) اور رسل

## معنون

اپنے اس علمی تحقیقی و فنی انکشاف اور طبی تجدید و سائنسی تدقیق کو جو احیاء طب اور ارتقاء علم و فن کے لیے لکھی گئی ہے، ایک مخلص انسانیت و محبت فن اور حق پرست و متلاشی حقائق جناب محترم حکیم ظفر احمد صاحب صدیقی اسکندر آباد تحصیل شجاع آباد کے نام نامی اور اسم گرامی سے معنون کرتا ہوں جن کے علمی شوق و طبی ذوق اور فنی تحقیقات اور حکمی تجسس کے جذبہ نے بار بار مجھے مجبور کیا کہ میں حمیات پر اپنی تحقیقات شائع کروں۔ انہوں نے باہمی گفتگو اور خط و کتابت سے ہمیشہ اس تمنا کا اظہار کیا ہے کہ علم و فن طب میں اس انداز سے تجدید کی جائے کہ فرنگی طب اس کو دیکھ کر شرم سے سرنگوں ہو جائے۔ تحریک تجدید طب کے سلسلہ میں انہوں نے اکثر حکماء اور اہل فن و صاحب علم حضرات کی میری طرف توجہ دلائی ہے اور احیاء طب کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار ہیں۔

خادم فن

صابر ملتانی

۱۹۶۱ء

## پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين، الصلوة والسلام على رحمة اللعالمين. اما بعد!

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم ○ يا ايها الناس عبادوا ربكم الذين خلقتكم  
والذين من قبلكم لعلكم تتقون ○ الذي جعل لكم الارض فراشا والسماء بناء و انزل من السماء ماء  
فأخرج به من الثمرات رزقا لكم ○

”پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطانی طرف سے جو مردود ہے۔ شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جس کی مہربانیاں عام ہیں (جیسے ہوا  
عام ہے)، اور اس کی رحمتیں بوقت ضرورت میسر آتی ہیں (جیسے پانی بوقت ضرورت میسر ہو جاتا ہے)۔ اے لوگو! اپنے رب پروردگار  
کی عبادت (اس کی مرضی کے مطابق زندگی گزارو) کرو، جس نے تم کو اور جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں پیدا کیا۔ تاکہ تم پر بیزگار ہو  
جاؤ۔ رب وہی ہے جس نے تمہارے واسطے زمین کو فرش (آرام گاہ) اور آسمان کو چھت بنایا، اور آسمان سے پانی نازل کیا۔ پھر اس  
سے تمہارے رزق کی خاطر پھل پکائے ہیں۔“

رب العالمین کلام پاک میں فرماتے ہیں کہ میں نے تم لوگوں کو پیدا کیا اور تم سے پہلے اور لوگوں کو بھی پیدا کیا۔ یعنی جس طرح تم لوگوں کی  
پیدائش عورت مرد کی محبت سے ہوئی ہے، اسی طرح تم سے پہلے لوگ بھی پیدا کئے۔ گویا لوگوں کا پیدا کرنے والا خود رب العالمین ہے۔ اس لئے  
مقصد یہ ہوا کہ اپنی زندگی بھی اسی رب کی مرضی پر گزاریں، تاکہ تم پر بیزگار ہو جاؤ۔ اول اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو اور شیطان سے دور رہو۔ کیونکہ وہ  
مردود اور نافرمان تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر وہ کام شروع کرو کیونکہ اس کی رحمانیت اور رحمت ہی کے محتاج ہیں۔ ہماری زندگی ان کے بغیر نہیں  
گزر سکتی۔ گویا ہماری زندگی اسی کی مرضی اور فرمانبرداری ہوئی چاہیے۔ تاکہ شیطان کی طرح نافرمانی اور اپنی مرضی نہ ہوئی چاہیے۔

جس کی مثال اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان اور پانی و رزق کی دی ہے کہ یہ چیزیں ہم نے لوگوں کے لئے بنائی ہیں۔ لیکن غور کرو کہ یہ  
چیزیں کس طرح اس کی مرضی کے مطابق باقاعدہ ایک قانون کے مطابق عمل کر رہی ہیں۔ یعنی زمین خود بھی حرکت کر رہی ہے اور اپنے محور پر بھی گھوم  
رہی ہے۔ یہ لوگوں کے لئے آرام گاہ بھی ہے اور اس پر جب پانی نازل ہوتا ہے تو اس میں سے ثمر پیدا ہوتے ہیں۔ آسمان، سورج، چاند اور ستارے  
ایک انداز پر قائم ہیں۔ ان کی حرکات باقاعدہ ہیں، اس سے پانی نازل ہوتا ہے، جو زمین اور دیگر مخلوق کو تازگی بخشتا ہے۔ اور یہ پانی اور رزق جو  
لوگوں کے لئے غذا کا کام کرتا ہے، جس سے زندگی اور طاقت قائم رہتی ہے، اس لیے صحیح زندگی اس امر کا نام ہے جس قانون پر یہ کائنات قائم ہے  
اور اس سے زندگی پیدا ہوئی ہے۔

اس مثال میں قابل غور بات یہ ہے کہ ہم یہ بھی فکر کریں کہ زمین و آسمان میں پانی کی پیدائش سے لے کر زندگی تک کے عمل میں یہ تبدیلی  
اور ارتقاء کس کس طرح عمل میں آیا ہے۔ خاص طور پر زمین کی مٹی کے خواص، اس کی اقسام، اس کے مختلف اجزاء، اس کی جمادات، نباتات اور

حیوانات کی پیدائش وترتیب اور ارتقاء وزندگی کا قیام اور اختتام وغیرہ۔ اس آسمان کی بناوٹ، اس کا اثر ستاروں اور سیاروں کی گردش، نظام شمسی و قمری، شب و روز، ماہ و سال اور موسموں کی تبدیلیاں وغیرہ۔ اسی طرح پانی کی حقیقت، اس کا سورج کی تپش سے بخارات بننا، بادل کی صورت اختیار کرنا، پھر بجلی اور کڑک، اس کے بعد بارش اور اولے، کہر اور شبنم وغیرہ۔ اسی طرح حرارت اور ان کے اثرات و افعال اور خواص و فوائد ان کی ندرت کی کیفیت اور اہمیت وغیرہ سب قابل غور و فکر ہیں۔

ان سب سے اہم ارکان کی پیدائش اور ان کا ایک دوسرے سے مل کر مادہ کی پیدائش اس میں ارتقاء اور زندگی کا قیام۔ ارکان کے اثرات و افعال اور خواص و فوائد اور ان کی باہم تبدیلیاں قدرت کے عجیب و غریب کرشمے ہیں۔ اسی طرح نظام کائنات میں مٹی کے ساتھ پانی ہوا اور آگ کے تعامل اور ان کا نظام آفاقی، کبھی مٹی میں خیر و فساد پیدا ہو جاتا ہے، کبھی پانی میں تخیر و تغیر اور تعفن و حرارت پیدا کرتا ہے، کبھی پانی آسمان پر چڑھ جاتا ہے اور کبھی زمین پر نازل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہوا کبھی گرم ہو جاتی ہے اور کبھی سرد ہو جاتی ہے، کبھی چلنا بند کر دیتی ہے اور کبھی اس میں طوفان آ جاتا ہے۔ یہی صورت کائنات میں گرمی اور حرارت کی بھی ہے۔ کبھی وہ اچھی لگتی ہے، کبھی اس سے پسینہ آتا ہے اور اس سے جسم پر جلن ہوتی ہے، اور کبھی دم کھٹکتا ہے، بلکہ اس قدر قلیل ہوتی ہے کہ انسان و حیوان غش کھا کر گر پڑتا ہے، اور درخت پودے مر جھکا جاتے ہیں۔

بالکل یہی صورت آگ، ہوا، پانی اور مٹی جسم کے اندر بھی ہے۔ قرآن کریم نے لکھا ہے کہ جو کچھ آفاق میں ہے وہی کچھ نفس میں بھی پایا جاتا ہے۔ یعنی جسم میں بھی حرارت و ریاح اور رطوبات اور ضمیر کی صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جب تک انسان کے اعضاء درست رہتے ہیں، یہ قوی اپنے افعال درست طریق پر انجام دیتے ہیں اور جہاں انسان کے افعال جسم بگڑ جاتے ہیں، وہاں ان عناصر و قوتوں میں مواد پیدا ہوتا ہے۔ ان میں بھی تغیر اور فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کا نام مرض ہے اور جو غیر معمولی کیفیات و حالات اور صورتیں پیدا ہوتی ہیں، ان کا نام علامات ہے۔ جن کے مجموعے کسی عضو یا مرض کی طرف دلالت کرتے ہیں۔

بخار بھی ان علامات میں سے ایک علامت ہے، جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ جسم انسان کا درجہ حرارت جو صحت کی حالت میں مقرر ہے، اپنے انداز سے بڑھ گیا۔ اس کو علامت اس لئے بھی کہا جاتا ہے کہ اس کی پیدائش کسی ایک طریق پر پیدا نہیں ہوتی۔ کبھی جسم میں یہ حرارت جگر کی خرابی سے بڑھ جاتی ہے، کبھی دل کے افعال میں تیزی آنے سے زیادہ ہو جاتی ہے اور اعصاب کے افعال میں بھی خرابی سے افراط میں آ جاتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں کبھی حرارت بذات خود بڑھ جاتی ہے، کبھی جسم کی ہوا گرم ہو کر بخار پیدا کر دیتی ہے، اور کبھی اندر کی رطوبات میں تعفن اور فساد پیدا ہو کر بخار کی صورت ظاہر ہو جاتی ہے۔

بخار ایک ایسی حرارت ہے جس کا درجہ صحت مند جسم سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس کو طب یونانی نے حرارت غریبہ لکھا ہے۔ مگر فرنگی طب نے اس کی کچھ تصریح و تخریح نہیں کی ہے۔ اس لئے اس کی حقیقت اندھیرے میں ہے۔ جب تک یہ واضح نہ ہو کہ حرارت بخار دراصل کیا چیز ہے اس وقت تک بخاروں کو پورے طور پر سمجھا نہیں جاسکتا۔ طب یونانی اپنے زمانہ میں بخار کو حرارت غریبہ کہہ کر اس کی حقیقت پر بہت کچھ روشنی ڈالتی ہے جب اس لئے اس کے مقابلہ میں حرارت غریبہ یہ ایک صحت مند حرارت کا ذکر بھی کیا ہے اور حرارت مفرد کو عنصری حرارت اور حرارت ناری لکھ دیا ہے۔ اس کی روشنی میں اگر تحقیق کی جائے تو معلومات میں بہت کچھ اضافہ ہوتا ہے۔

اگر فرنگی سائنس کی روشنی میں بخار کی پیدائش کو تعفن کی پیداوار تسلیم کر لیں جو جراثیم کے تخیر اور فساد سے پیدا ہوتے ہیں تو پھر یقیناً یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہر تعفن اور تخیر اپنے اندر حیزا بیت اور کاربن ڈائی آکسائیڈ رکھتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں لازماً آکسیجن سے جدا ہیں پھر تسلیم کرنا پڑے گا کہ بخار کی حرارت بہر حال صحت جسمانی کی حرارت سے ضرورت کوئی جدا شے ہے، تخیر و تعفن کی ترشی اور تخیر کو تسلیم کرنے کے بعد یہ بھی تسلیم کرنا



پڑے گا کہ یہ حرارت بذات خود اپنے اندر قابلیت تخمیر و تعفن رکھتی ہے جس کا جسم کے اندر زیادہ ہوتا باعث خود بخار ہے، یہاں جراثیم کے بخار پیدا کرنے کی لٹی ہو جاتی ہے کار بالک ایسڈ گیس جو خود بھی تخمیر کی پیدائش ہے اپنے اندر ترشی رکھتی ہے اس سے زیادہ خود بخار تعفن کا باعث ہے۔ ہم نے اس کتاب میں اسی پر پورے طور پر روشنی ڈالی ہے اور اس مسئلہ کو ہمیشہ کے لئے حل کر دیا ہے اس سے اچھی طرح اندازہ ہو سکے گا کہ فرنگی طب کس حد تک غلط ہے اور ماڈرن سائنس کس قدر غلط فہمی کا شکار ہے۔

بخار کے ساتھ بخاری اہمیت بھی ایک اہم مسئلہ ہے، اس کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ بخار ایک علامت ہے وہ جسم کے اندر خرابی کی دلائل کرتی ہے۔ وہ خرابی کیا ہے؟ وہ اہم خرابی جسم کے کس مفرد عضو کی خرابی سے وہاں پر حرارت غریبہ پیدا ہو گئی ہے۔ اس حرارت غریبہ کا کام یہ ہے کہ اس خرابی کو دور کرے۔ گویا وہ اس کا علاج ہے۔ اور جب تک سبب قائم ہے حرارت غریبہ اور بخار کو ہٹانا چاہیے کیونکہ اسی واحد طریق کے علاوہ جسم کے اندر کی خرابی نہیں جاسکتی۔ مثلاً جسم تھکن محسوس کر رہا ہے یا کسی عضو میں تحریک یا سوزش اور ورم پیدا ہو رہا ہے یا ہو گیا ہے یا اس کی تسکین میں پیدا ہو گیا ہے تو جب تک یہ کیفیت و صورتیں اور مواد وہاں سے ختم نہ ہو جائے بخاروں کا قائم رہنا ضروری ہے۔ کیونکہ بخار ہی سے ثابت ہوتا ہے کہ طبیعت مدبرہ بدن تمام جسم کا خون اس کی خرابی کے مقام پر بھیج رہی ہے اور جو خون وہاں اکٹھا ہوتا ہے اس کو جسم میں پھیل رہی ہے۔ اس لئے تھکن و تحریک اور سوزش و ورم کے اسباب ختم ہونا ضروری ہے اسی طرح اگر رطوبات میں تعفن پیدا ہو گیا ہے تو بخاروں کا کام ہوگا کہ اس مادہ متعفنہ کو پورے طور پر جلا دے۔ اور جسم کے جس حصہ کی تسکین سے وہاں پر رطوبات اور مواد کے ہونے ہیں ان کی اصلاح کر دے۔ تاکہ پھر ہاں پر مواد نہ رُک پائے۔

کسی سوزش و ورم اور مواد تعفن کے ختم کرنے کے دو ہی طریقے ہیں، اولاً بخار جو قدرتی طریقہ علاج ہے جس کا کام ان کو ختم کرنا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مریض کو دوا نہ بھی دی اور صرف اس کی غذا اور اس کے ماحول کی نگرانی کریں کہ طبیعت مدبرہ وہ اس کو اپنے وقت پر ختم کر دے گی۔ اس کا بخران ہے جس کے دن مقرر کئے گئے ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جو کام طبیعت مدبرہ بدن بخاروں کے ذریعہ کر رہی ہے اس کی مدد دوائی سے کی جائے۔ تاکہ وہ مرض پر جلد قابو پالے اور مرض پر بہت جلد قابو پالیا جائے اس کا نام دوائی علاج ہے۔ دونوں صورتوں میں بخار کی اہمیت سامنے آ جاتی ہے۔ صرف بخاروں پر کنٹرول ہی سے امراض کے ساتھ بخاروں کا صحیح علاج ہو سکتا ہے۔ یعنی جب حرارت غریبہ کی پیدائش کے امکان ہی ختم ہو جاتے ہیں تو بخار خود بخود اتر جائے گا۔ ہم نے اس مسئلہ پر بھی پوری روشنی ڈالی ہے۔

بخاروں کی اہمیت کو اس طرح بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ بعض امراض میں بخار پیدا کر کے ان کے اندر کا زہریلا مواد جلا یا جاتا ہے یا خارج کیا جاتا ہے۔ جس کو اعضاء کی کمزوری خارج نہیں کر سکتی۔ جیسے چیچک اور ہیضہ سے بچنے کے لئے ان کے نیچے لگائے جاتے ہیں۔ اور مریض کے اندر بخار پیدا کر دیا جاتا ہے۔ جو جسم کے اندر اس خاص قسم کے مواد کو جلا دیتا ہے یا عضو کو تیز کر کے خارج کر دیتا ہے۔ جیسے چیچک کے دانے نکل آتے ہیں۔ اسی اصول پر آج کل ٹی بی کے نیچے بھی لگائے جاتے ہیں۔ اس اصول کو بھی سمجھنے میں فرنگی طب نے بہت غلطیاں کی ہیں وہ سمجھتا ہے کہ وہ مقابلے کے لئے جسم میں استعداد پیدا کرتے ہیں۔ دوسرے معنوں میں قوت مدافعت (مناعت - امینیٹی) پیدا کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ قوت اس عضو میں پیدا ہوتی ہے جو زہریلے مواد کو خارج کرتا ہے یا جراثیم کو ہلاک کرتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ اندر کا تعفن ختم کیا جاتا ہے اور جراثیم ہلاک کئے جاتے ہیں۔ بہر حال چیچک ہیضہ اور ٹی بی کے ٹیکوں سے صاف ظاہر ہے کہ بخار پیدا کر کے ہی اندر کا مواد جلا یا جاتا ہے اور عضو کو تحریک دی جاتی ہے۔

جہاں تک تعفن کو ختم کرنے کا تعلق ہے یا جراثیم کو فنا کرنے کی صورت ہے یہ بھی بخاروں اور دیگر امراض میں غلط طریقہ پر استعمال کی گئی

ہے۔ کیونکہ جراثیم سے جہاں مواد میں تخمیر و فساد اور نقص پیدا ہوتا ہے، وہاں پر اس کا یہ فعل بھی ہوتا ہے کہ نقص کو ختم کر دیں۔ اور ان کو اس وقت تک ہلاک نہیں کیا جاتا چاہے جب تک وہاں کا تمام مواد نقص بن کر ختم نہ ہو جائے۔ اور اس عضو میں تحریک نہ پیدا ہو جائے جہاں پر تسکین سے مواد زک گیا تھا۔ اور اس میں تخمیر و فساد اور نقص پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن فرنگی طب اپنی غلط فہمی سے وہاں پر دافع نقصن (آنتی سپک) جراثیم کش ادویات استعمال کر دیتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہاں کے جراثیم نہ ہو جاتے ہیں اور سلسلہ تخمیر و فساد اور نقص ختم ہو جاتا ہے۔ مگر وہاں مواد باقی رہ کر وہاں کے عضو میں پوری طرح تحریک پیدا نہیں ہوتی۔ اس لئے وہاں پر جو مواد رہ جاتا ہے اس میں اس قدر استعداد نہیں ہوتی کہ پھر بخار پیدا کرے اس لئے کچھ عرصہ کے بعد وہ مقامی طور پر بھی جوش آتا ہے اور شدت سے جوش میں آتا ہے۔ اور وہاں کے اعضاء کو کھانا شروع کر دیتا ہے جس کا نتیجہ فی ہاں اور ہارت فیور (دل جینے کے امراض) جو کثرت سے پھیل رہے ہیں ان کا اصل باعث دافع نقصن اور جراثیم کش ادویات کا کثرت استعمال ہے۔

بخاروں کے سلسلہ میں ایک مسئلہ تقسیم حیات کے متعلق بھی ہے۔ جس کی آج تک صحیح وضاحت نہیں ہوئی ہے۔ اور اس طرح موسمی اور وبائی بخاروں کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے۔ البتہ بخاروں میں پیچیدہ گلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن ان کو اگر گردش و اخلاط کیفیات کے متعلق سمجھ کر علاج کیا جائے تو مرکب بخاروں میں کوئی پیچیدگی باقی نہیں رہتی۔ مگر فرنگی طب میں بخاروں کی تقسیم کے لئے کوئی قاعدہ اور کوئی اصول نہیں ہے اور نہ ہی موسمی اور وبائی بخاروں کی جدا تقسیم ہے۔ بہر حال کے لئے جدا جدا جراثیم تسلیم کئے گئے ہیں۔ جن کی تشخیص میں بے حد دقتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح بخاروں کے علاج میں اس قدر غلطیاں اور نقصان ہوتا ہے کہ ان کا اندازہ کسی بھی ہسپتال کی رپورٹ سے لگایا جاتا ہے۔

جہاں تک طیر یا بخاروں کا تعلق ہے اس میں اس قدر پیچیدگیاں ہیں کہ ایک فرنگی ڈاکٹر بھی اس پر پورے طور پر قابو نہیں پاسکتا۔ طیر یا کا تعلق اگر کسی عضو سے سمجھا جاسکتا ہے تو یہ صرف جگر ہے اس طرح صرف صفراوی بخار طیر یا میں شامل نظر آتے ہیں۔ لیکن فرنگی طب نے صفراوی بخاروں کے علاوہ بلغمی و سوداوی بلکہ موسمی بخاروں کو بھی طیر یا میں شامل کر لیا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ طیر یا میں موسمی اور وبائی بخاروں کی کوئی تمیز نہیں ہے۔ بہر حال ان کے تقسیم امراض میں بے حد بے امتیازی پائی جاتی ہے۔ طیر یا تو گویا کسی جدا بخار کی حیثیت نہیں رکھتا۔ خیال یہ پیدا ہوتا ہے کہ طیر یا پر ایک جدا کتاب لکھی جائے تاکہ فرنگی طب کے جادو کا طلسم توڑ کر پارہ پارہ ہو جائے۔ ہم نے اس کتاب میں بھی اس پر روشنی ڈالی ہے لیکن وہ زیادہ تفصیل کا محتاج ہے۔

اس تقسیم میں جہاں طیر یا کوئی بخاروں کے ساتھ ملا دیا ہے وہاں پر ایسے بخار جو ایک ہی تقسیم میں آتے ہیں ان کو بے شمار اقسام میں بیان کر دیا ہے۔ جیسے تسکین اعصاب امعانی کے بخار ہیں۔ جن میں چھچک اور خسروہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ہم نے سہولت تفہیم کے لئے ان سب کو ایک اقسام کے تحت بیان کر دیا ہے جس سے نہ صرف تشخیص میں آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں بلکہ علاج بھی آسان ہو جاتا ہے۔

فرنگی طب میں حمی یوم کا تقریباً ذکر نہیں ہے، اور کیفیاتی بخاروں کو تو بالکل بیان نہیں کیا گیا۔ جہاں کہیں بھی تھوڑا سا پتہ چلتا ہے وہ طیر یا کے تحت آ جاتا ہے اس کے علاوہ جیسے ششی بخار (سن مڑوک) اور سوزشی اور ورمی بخاروں کو جراثیمی بخاروں میں شامل کر دیا گیا ہے۔ غرض بے حد بے ترتیبی ہے اس لئے ان کے علاج میں بھی بے ترتیبی اور پریشانی ہے اور ہر علاج کو علیحدہ علیحدہ ذہن میں رکھنا پڑتا ہے۔ جن سے سخت دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ہم نے بخاروں کی تقسیم بالمراد اعضاء کی ہے، اور اس قدر آسان اور باقاعدہ (سسٹمٹک) کی ہے کہ وہ ایک اصول (پرنسپل) کے ماتحت قائم رہتی ہے۔ یعنی کل تین مفرد اعضاء ہیں۔ اعصاب، عضلات اور غدود، گویا کل بخاریتوں کے تحت تقسیم کر دیے ہیں۔ چونکہ ہر عضو کی تین ہی فیزیکی حالتیں ہیں یعنی تحریک و تسکین اور تحلیل اس لئے کل بخار صرف نو بن جاتے ہیں۔ موسمی اور وبائی بخاروں کو بھی ان ہی میں شامل کر دیا

ہے۔ اس تقسیم کو دیکھنے کے بعد کوئی معانی نہیں درتھیر کو توں نہیں کرے گا۔ اور یہ یک ذرا سی توجہ دینا نہیں ہو جاتی جس۔

ہم نے ان کو سمجھنے کے لئے طب یونانی کے بنیادوں کو ساتھ ساتھ بیان کیا ہے۔ آئیوریک کے بنیادوں (بنیادوں) کو ساتھ ساتھ اس لئے بیان نہیں کیا کہ ان کی مناسبت سے طوالت پیدا ہو جاتی ہے۔ لہذا آئیوریک کے بنیادوں کا بیان جدا ایک ہی مقام پر بیان کر دیا ہے۔ جس سے وہ پورے طور پر ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ ہومیو پیتھی میں سر سے بنیادوں کا بیان ہی نہیں ہوتا چاہئے کیونکہ وہاں تو ملامت کے تحت اثرات کی زیادتی کو سامنے رکھ کر بدن کرنا پڑتا ہے جن ہومیو پیتھ کے یونانی یا فرنگی طب کے بخاروں کا عنوان تو نہ کر کے ان کا طاق بیان کیا ہے۔ اور بعض معنوں میں ہومیو پیتھ نہیں ہیں۔ ہومیو پیتھی میں برق میں ہم ان باتوں کو نہیں سمجھتے ہیں کہ ان کی کوئی کل بھی سیدھی نہیں ہے۔ ورنہ ان کی کاوی اصول ہے۔ نیز ان و ہم بالکل غلط سمجھتے ہیں۔

ماہیت بخار و اسباب اور علامات کو ہم نے نہایت ہی تفصیل سے بیان کیا ہے تاکہ ہر قسم کے جدا جدا بنیادوں و ذہن نشین کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ اور تحقیق آسان ہو جائے۔ جن میں دشواری و رطوبتیں پیدا ہوں۔ تاکہ ذرا سی توجہ سے ہی یہ سب سمجھ لینا نشین ہو جائے۔

بخاروں پر پوری طرح قابو پانے کے لئے ہم نے ہر مفرد عضو کی تحریک کو دو صورتوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ تاکہ ان کے معمولی معمولی اسباب اور چھوٹی چھوٹی علامات بھی نظر انداز نہ ہو سکیں اور کیفیات کے سلسلہ میں پتہ چلے کہ گرمی و سردی و ترری و خشکی کا اس قدر اثر باقی ہے۔

حالت کے سسٹے میں ان ہی مفرد اعضاء میں جہاں پر نشین ہے اس کو تحریک دینا ہے۔ اس میں سہولت و تھیر ہے۔ فعلی و زہریہ و دلوں صورتوں کو بیان کر دیا گیا ہے تاکہ جو صورتیں ہوں اس کو متعین کیا جائے کہ وہ اس میں تحریک دینا شروع کر دے یا نہ کرے۔ یہ بھی تاکید کر دی ہے کہ اگر موجد کو یہ تحریک عمل نہ ہو تو اس کو نہیں کر لیا جائے۔ اسی تحریک کو عمل کرنے یا فعلی و زہریہ و فعلی تحریک کی تکمیل تک پہنچانے کے لئے۔ کو پکا کر اس کو قابو میں رکھنا۔ اسی حالت کو طب یونانی میں نشین کہتے ہیں۔ اور یہی بدن کی حالت ہے۔ مرض و قابو کرنا۔ یہ سب حالت ہے۔ اس صورت میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مرض کا تحقق ہر قسم کے مفرد اعضاء کے افعال اور کیا ہی تھیں ان کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ اور مرض میں ہی ہے قابو کرنا نہیں ہوئے پاتا۔

بخاروں میں جن کے تحت دو یا تین ان ہی قوتوں میں اور یہ صورتوں کے مطابق تجویز کی ہیں۔ تاکہ استعمال اور یہ میں وفی وقت محسوس نہ ہو۔ اس کے ساتھ ہی ایسا التزام بھی کیا ہے کہ دو یا تین کی ترتیب بھی قائم رہے۔ تاکہ وہ اس کی شدت و وقت کے ساتھ ساتھ نہ بڑھے یا بھی عملی تجربہ پیدا نہ ہو۔ نیز ادویات کو مختلف حکایات کے تحت بخاروں کے خواص یا مفرد اعضاء و جن میں ہر دو یا تین کے اثرات کے تحت ان کے تعلق بھی ذہن نشین ہو جائے گا۔ اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ جہاں پر مختلف اقدامات کے اثرات ہیں۔ یعنی حرارت و صاف و دھار و بخار و عطیلات و قہر اور حرکات و جہر کا عمل ہو جائے گا۔ وہاں پر مختلف اعضاء کے تحت ملینات اور مسہلات کا بھی پتہ چل جائے گا۔ تاکہ فرنگی طب میں اگرچہ مختلف اعضاء کے تحت ملینات باقی نہیں پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ ان کے لئے غلط ہیں۔ لیکن اس میں مختلف اعضاء کے تحت ملینات باقی نہیں پائے جاتے۔ ان امور سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ہر اطریقہ بدن فرنگی طب سے اس قدر اعلیٰ رتبہ و اصول اور باقاعدہ ہے۔

ہم نے خدا کے سامنے کوئی نظر انداز نہیں کیا ہے۔ وں خدا کے متعلق چند ضروری اصول اور قواعد سے ملے ہیں۔ پھر ہمارا مقصد ان کے تحت

اندھریاں کر دیتے ہیں، تاکہ تجویز غذا میں کوئی مشکل نہ پیش آئے۔ غذا کے متعلق ہمیشہ یہ ذہن نشین رکھیں کہ حرج میں 5 فیصد اثر خوراک کا ہوتا ہے۔ 25 فیصد اثر خوراک کی کوریج اور منہ سب کرنے، 25 فیصد اثر ادویات کا ہوتا ہے۔ اگر وہ بھی صحیح طور پر تجویزی بنائیں۔ اس کے بغیر نہ درست مرہم بنی۔ خوراک دینی چاہئے تاکہ ادویات کو پورے طور پر اثر کرنے کا موقع مل جائے۔

ہم نے کتاب کا تعارف کرائے میں پوری کوشش کی ہے۔ تاکہ کتاب کے سمجھنے میں سہولت ہو۔ خاص طور پر ان ہدایات، خبرات اور رسائل کی مشکلات کو سامنے رکھتے ہیں، جس پر انہوں نے ریویو کرنے ہیں۔ اور عام کو ہر دہائی تحقیقات کی خوبیوں کو سمجھنا ہے۔ جنہوں نے ہماری ٹریننگ تحقیقات پڑھی ہیں، جن میں (۱) مبادیات طب (۲) تحقیقات دق و س (ٹی بی) (۳) تحقیقات نوز و زکام (۴) تحقیقات نوز و زکام (۵) تحقیقات نوز و زکام (۶) خوراک اور تپ دق پڑھی ہیں۔ وہ نہ صرف از مد ظفہ اندوز ہوں گے بلکہ بہت زیادہ مستفید ہوں گے۔ اور ان لوگوں نے ہماری وہ تحقیقات نہیں پڑھیں وہ منہوا کر ان سے استفادہ حاصل کریں گے اور انداز و لگاؤ یکساں گئے کہ آج کل کیا اس قسم کی تحقیقات ممکن ہیں جو ایک حرف ذہن طب کو یہ ذہن عطا کریں اور دوسری طرف فرنگی طب کو مدد قرار دیں۔ اسی جرأت پر ہم نے یورپ و امریکہ و چین و روس کو چیلنج کیا ہے کہ ان کے ہاں اس قسم کی حقیقت افزاء، تحقیقات افزاء تحقیقات ہوں تو وہ پیش کریں یا ہماری تحقیقات کو مدد قرار دیں۔

اب یہ اہل فن اور صاحبانِ علم کا کام ہے کہ ان پر غور کریں کہ کتنا الریکس بولی سین کے زمانے سے لے کر آج تک ہمیں اسکی تحقیقات پیش کی گئی ہیں اور جو کچھ ہم پیش کر رہے ہیں، واقعی تجدیدِ طب ہے اور کیا کسی اور ملک میں ایسا مدلل تحقیقاتی کام ہو رہا ہے؟ اگر ہو رہا ہے تو ہماری زبان دین، ہم ان کے ساتھ شریک ہونے کو تیار ہیں۔ اگر نہیں ہو رہا تو پھر ان کا فرض ہے کہ ہمارے ساتھ شریک ہو کر ہمارے گرد آکھٹے ہو جائیں۔ پھر ہم فرنگی طب کو فوراً نہ صرف مشرق سے بلکہ مغرب میں بھی ختم کر سکیں گے۔

جہاں تک حکومت کا تعلق ہے، ہمیں اس سے غرض نہیں ہے کیونکہ وہ ایک عوامی حکومت ہے اور عوام کی نماندہ ہے، جب عوام اور خواہش اس کو دین سے قبول کر لیں گے۔ وہ پھر اس کو تسلیم کریں گے اور فرنگی طب کو بے موقع کر دیں گے۔ آخر میں ہم پھر جیتتے ہیں کہ کسی چیز کی قبولیت ہمارا اس کی خوبیوں میں پہچان ہوتا ہے۔ اگر ہماری تجدیدِ طب میں خوبیوں، فوائد اور شفا ہے تو یہ بہت جلد قبولیت ہر درجہ حاصل کر لے گی۔ جس کے ساتھ ہی ساتھ فرنگی طب بے وقع ہو جائے گی۔ اس امر کو بھی نہ بھولیں کہ فرنگی طب میں کوئی ایک بھی خوبی نہیں ہے۔ اگر کسی کی نظر میں کوئی ایک بھی خوبی ہو ہمیں نہیں، ہم فوراً شائع کر دیں گے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کا حقیقت افزاء جواب بھی پیش کر دیں گے۔

والسلام

صابر ملتانی

وما توفیق الا باللہ العظیم

## بخار کی اہمیت

بخار کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ درودوں کے بعد دوسری اہمیت ہے جو اکثر انسان کو موت کے من میں لے جاتی ہے، دونوں میں فرق یہ ہے کہ درودوں میں موت شذواعت ہوتی ہے، کیونکہ درود عامتہ زندگی و مرگت جدید ہے۔ لیکن بخاروں میں اضمات واقع ہوا جاتی ہے، کیونکہ بخاروں میں حرارت ہے اور تحلیل ہے جو قدرت پیدا بھی اس لئے کرتی ہے کہ انسانی امراض اور حادثات و تحلیل کرنے اور رہا ہے۔ اس کی حرارت کو حضرت رستم العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کی آگ سے تشبیہ دی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ "بہر شخص کو زندگی میں بھی بخار نہیں آیا ورنہ دنیا دوزخ ہی ہے۔"

گویا بخاروں کی حرارت اور تحلیل اس قدر شدید ہے کہ وہ انسان کے گناہوں تک کو دھو کر دہر کر دیتی ہے۔ بخاروں کی شدت و تسلسل اکثر خوفناک ہوتا ہے۔ کیونکہ ان میں تحلیل اور ضعف بڑھ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تپ دق سے خوف پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن بخاروں کا نہ ہونا بھی غیر معمولی طور پر خطرناک ہوتا ہے۔

گویا بخار ایک پیمانہ ہے ایک طرف اس کی زیادتی اور تسلسل اثر ضعف اور تحلیل پیدا کرتی ہے تو دوسری طرف اس کا نہ ہونا بھی جسم میں خوفناک اور مضر العلاج امراض پیدا کر دیتا ہے۔ اگر بعض امراض میں بخار اہمیت پیدا نہ ہو تو انسان مر جاتا ہے۔ جیسے ہیضہ میں بخار نہ ہونا یا نہ ہونے کی وجہ ہے کہ بعض امراض کا علاج بھی یہی ہے کہ اس میں بخار پیدا کیا جاتا ہے۔ ہر معالجہ بخار کی اس اہمیت کے اصول کو سمجھتے ہو۔ ایسے امراض میں جہاں بخار پیدا کرنا ضروری ہے، وہاں بخار کو پیدا کرتا ہے یا زیادہ کرتا ہے۔

کسی قسم کے بخار سے ڈرنا نہیں چاہئے، بلکہ اس کی حقیقت کو سمجھنا چاہئے تاکہ اس کی اہمیت کے تحت اس کی ضرورت و مد نظر رہے جائے، جبراً اگر کبھی بھی اس کو فوراً اتارنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ یہ خطی اسٹریٹجی طب میں کی جاتی ہے۔ ان کے ہاں بخار کی قتل دیکھتے ہی فوراً فلوکسکچر یا اسپرین دے دیتے۔ پی۔ سی کا استعمال شروع ہو جاتا ہے جن کے نتائج اس قدر خوفناک ہوتے ہیں کہ اگر حکومت ذرا بھی فحشی طب کی نموائی کرتی تو 99 فیصدی ڈاکٹروں کو ورنہ سزا دی پڑے۔ اگر ہمارے بیان میں مبالغہ ہو تو ہسپتال اور ڈسپنسریوں میں آج بھی جا کر دیکھا جاسکتا ہے۔ قبل از وقت بخار اتار دینے سے مریض اکثر مر جاتا ہے۔ اگر قہ جائے تو کوئی خوفناک مرض۔ حق ہو جاتا ہے۔ اسی طرح عہد کی بھی بخار کا نام سننے ہی فوراً کہہ دیتے ہیں۔ "بھئی! یہ جالب آج پیو۔ دو تین پانچ خانے ہو جائیں گے اور بخار ٹوٹ جائے گا۔" لیکن ایسے مسہلوں سے اکثر تیبہ خوفناک ہی نکلتا ہے اور مریض موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

بخار کی اہمیت اس کے اکثر الواقع ہونے کی وجہ سے بھی ہے۔ کیونکہ ہر درود سوزش میں کم و بیش ضرور ہوتا ہے۔ اور اور اس میں تو لازمی طور پر پایا جاتا ہے۔ یہ زندگی میں ہر انسان کوئی بار ہوتا ہے اور موت بھی اس کے ہونے نہ ہونے سے واقع ہوتی ہے۔ گویا بخار کی حرارت صحت کے لئے ہے حد اہمیت رکھتی ہے۔ جو علامت اس قدر اہمیت رکھتی ہو کہ اس کا پایا جانا بھی خوفناک اور نہ پایا جانا بھی خطرناک ہے تو اس سے بڑھتا اور گھبراتا



دودھ پیا اور دودھ سے زیادہ پو سا کر دینے کی جوشلی اس نے خود کی ہے اس نے عمر سے بالکل بچہ ہے۔

کوشن کی خرابیوں میں ایک خرابی یہ ہے کہ طبعی ایک دنوں میں حفظہ قدم کے لئے روزانہ کوشن حمام کی عادت ڈالی جاتی ہے تاکہ انسان میری اسے محفوظ رہے۔ میری اسے کوئی محفوظ رہتا ہے یا نہیں رہتا، البتہ اس کے استعمال سے دماغ میں سائیں سائیں، ہر میں غلطی اور غلط سماعت ضرور ہو جاتی ہے۔ اور ہفتہ دو ہفتہ کے استعمال میں طبعی یا بھی ضرور ہو جاتا ہے۔ اگر یقین نہ ہو تو تجربہ کر لے، دیکھ جاسکتا ہے۔

بخار کی اہمیت کا ایک پہلو معالج کی کامیابی بھی ہے۔ اور یہ کامیابی صرف بناروں کے علاج میں کامل دسترس حاصل کرنا ہے۔ ان کی وجہ یہ ہے کہ ہپتالوں، ڈسپنسریوں اور مہیوں میں جس قدر بھی مریض آتے ہیں۔ ان میں اوسط بناروں میں ہپتالوں کی اہمیت ہوتی ہے۔ اگر ان کا علاج تسلی بخش ہو جائے تو یہ یقینی امر ہے کہ ایسے معالج کو نہ صرف کامیاب معالج سمجھا جائے گا، بلکہ اس کی شہرت دور دور تک پھیلی جاتی ہے۔ اس امر کو ذہن نشین رکھیں کہ نوے فیصدی مریض صرف بناروں کے ہوتے ہیں۔ جو معالجین کی کامیابی کا زندہ ثبوت ہوتے ہیں اور پختہ پھرتے شہرتیں اور یہ ایک ایسا کامیاب پراپیگنڈہ ہے جس کا جواب نہیں ہو سکتا ہے۔ اس امر کا بھی خیال رکھیں کہ جو معالج بناروں کا کامیاب علاج کر سکتے ہیں ان کو دیگر امراض کے علاج میں بھی بہت دسترس حاصل ہو جاتی ہے، ایسے معالج ہیں جن کے متعلق کچھ جانتا ہے کہ ان کو دستر شفا حاصل ہے۔

بخار کی اہمیت کی ایک صورت یہ ہے کہ بخار ایک ایسی چیز اور خوفناک شے ہے کہ اس سے چند دنوں میں انسانی جسم تحلیل جاتا ہے اور خون خشک ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی مریض کو اپنے سامنے موت نظر آتی ہے۔ اس وقت مریض معالج کو فرشتہ یا اس سے بھی کچھ زیادہ خیال کرتا ہے۔ اگر فوری طور پر بخار پر قابو نہ پانے پڑے تو مریض کی قوت مدافعت، اور قوت مدبرہ بناروں کا توازن ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اعضاء دوسرے میں سے کسی ایک میں ضعف واقع ہو جاتا ہے۔ اور باقی دو کے افعال بگڑ جاتے ہیں۔ نتیجہ خوفناک یہ نکلتا ہے۔ جو معالج بخار کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس پر پوری دسترس رکھتا ہے، وہ بخار بخار کی ہر جہت پر قابو پا سکتا ہے۔ مریض کو خوفناک یا خطرناک حالت سے نکال لیتا ہے۔ گویا معالج کی کامیابی اور اقبال اس وقت شروع ہوتا ہے جب وہ بخار کو پورے طور پر جکھٹتا ہے۔ اور اس پر عمل دسترس رکھتا ہے۔

بخار کی اہمیت کا ایک مقام یہ ہے کہ وہ دماغ اور ہڈیوں پر قابو پا لیں تو اس کے ذریعے فرنگی ڈاکٹروں کو مہربت ناک شکست دی جاسکتی ہے۔ کیونکہ بخار کا علاج صرف وہی معالج کامیابی کے ساتھ کر سکتا ہے جو اس کو اچھی طرح جکھٹتا ہے۔ اور اس کی جہت پر صحیح طور پر اپنا قبضہ رکھتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ فرنگی ڈاکٹر نہ بخار کی اہمیت کو جکھٹتا ہے اور نہ اس کے علاج میں اس کو دسترس حاصل ہے۔ وہ اس کا علاج صرف تجربیات سے کرتا ہے اور ایسا علاج کرنا فتنہ اور اس کے علاج سے نہ واقفیت کی دلیل ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ دیکھ بھی نہ دے، پاکستان میں علم الاعلاج اور ادویات یورپ و امریکہ سے آتی ہیں، جن پر فرنگی ڈاکٹروں کی دسترس کا محاذ ممکن نہیں ہے۔ اس لئے اس کو آسانی سے بری طرح شکست دی جاسکتی ہے۔

چنانچہ علم الاعلاج میں چند علاوہ بات ایسی ہیں کہ ان سے رفع کرنے میں مدد حاصل ہو جائے۔ تو وہ نہ صرف کامیاب معالج بنیں۔ یا جاتا ہے۔ بلکہ اس کو درست شفا کا ملک سمجھا جاسکتا ہے۔ وہ خدمات زلہ، زکام، سوزش، ورم اور بخار وضع ہیں۔ ان میں سے زلہ، زکام اور سوزش ورم کو ماضی اور وقتی طور پر مسکنات و خدرات سے روکا جاسکتا ہے۔ جو ان رات فرنگی ڈاکٹر انڈیا و مارفا اور دیگر نشتیات سے کرتے رہے ہیں۔ لیکن بناروں میں یہ ماضی اور وقتی علاج کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جب بھی بناروں کا علاج دماغی ادویات سے کیا جاتا ہے، جو کہ بات کو رفع کرنے کی کوشش کی جائے اور اصل مرض کو رفع نہ کیا جائے یا اس منہ کے افعال کو رفع نہ لیا جائے جس کے افعال کے قہر سے بخار پیدا ہوئے تو بخار

کا علاج ابھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ چونکہ فرنگی ڈاکٹروں کو بخاری حقیقت کا علم نہیں ہے اور نہ ہی اس کے علاج پر اس کو دسترس حاصل ہے، اس سے وہ اس کے علاج میں بالکل ناکام ہیں۔ جس کا اس کو پورے طور پر علم ہے۔ اس لئے مارکیٹ میں روز بخاری ادویات، ہمارے ہاں آج کل اس کا شور مچا رہا ہے اور کوئین سمپرونیہ و تقریباً ختم ہو گئے ہیں۔ اس کی جگہ سلفا گروپ و پمپلین اور دیگر اینٹی بائیوٹک نے لے لی ہے۔ چونکہ یہ بھی تجرباتی ہے اس لئے یہ بھی کامیاب نہیں ہے۔ ورنہ سلفا گروپ اینٹی بائیوٹک کے لئے تجرباتی و مرکبات بازار میں آ رہے ہیں۔ کبھی پمپلین اور پیپو، لی سین نہایت استعمال ہوتے تھے اور ان کو بڑی زبردست ادویات خیال کیا جاتا تھا۔ مگر اب دونوں کو ملا کر ایک مرکب بنا دیا ہے، اسی طرح روزانہ ان کے مرکبات بدلتے رہتے ہیں، اور ساتھ ہی سے بخاری ادویات مارکیٹ میں آتی رہتی ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کی تحقیق کئے ہوئے دواؤں کے برابر نہیں مارتے اور مریضوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

ان حقائق کے پیش نظر ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ فرنگی ڈاکٹر بہت جلد متکھاجے گا۔ اس لئے ہم اس کوشش میں مصروف ہیں کہ بہت جلد اہل فن و صاحبِ مہم اور ذہین معالجین کا ایک گروپ تیار کریں اور ان کو بخاریوں کے علاج میں پوری دسترس پیدا کر دیں تاکہ ان کی کامیابی فرنگی ڈاکٹروں کو علاج معالجہ میں ناکام اور قیل کر دے۔

اس سے قبل ہم چپ دق (ٹی بی) اور سل نمبر میں اپنی تحقیقات اور نسخے پیش کر چکے ہیں۔ جس میں ہمیں پاک و ہند میں بہت کامیابی ہوئی ہے۔ اب شمار مریضوں کو آرام و دوا ہے۔ پاکستان اور ہند کے تمام سرکاری سینی ٹوریم میں بھی ہماری آواز پہنچ گئی ہے۔ اور وہاں بھی مریض مفید ہو رہے ہیں۔ اس لئے ہم ہر قسم کے بخاریوں پر اپنی تحقیقات پیش کر رہے ہیں۔ تاکہ پوری طرح فرنگی کو مات دے سکیں۔





## بخار کی تاریخ اور وسعت

بخاری تاریخ کا جس تک قطعی کہا جاسکتا ہے، انسان کی تخلیق سے ساتھ ساتھ اس کا ظہور بھی مہل میں آیا۔ گویا انسان اور ہمارے زمانہ میں۔ اور ہمارے پیچھے شہود کھڑے کرکے انہیں گور لیا جائے کہ اس کی پیدائش کتنی اور زمین کی حرارت اور سرد بخارات ہیں تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ انہی قلیہ کی تخلیق سے بھی پہلے اس کو درخش پر مہم جو تھا۔ اور ہوا اپنی اور مٹی کے قفن اور زمین میں چایا تھا۔ ان کے وہ نباتات اور حیوانات اس سے بہترین نمونے تھے۔ اور اب حضرت انسان کی تخلیق ہوئی اس کے جسم و روح اور خون میں اس نے اپنی آمادہ و ہوائی۔ اس وقت سے انسان کا ظہور ہوا ہے۔ اور کبھی کبھی بھولتی بھی کر دیتا ہے۔ گویا دشمنان ہے۔

انسانی حیات اور تیرہ ذی حیات کے علاوہ اس کا اثر فضا میں بھی نظر آتا ہے جس کا تصدیق قافق سے ہے۔ گویا جو کچھ ہمیں نفس میں وحشیانہ سے دیکھنا آفاق میں بھی نظر آتا ہے۔ ان آفاق پر انہیں گور کیا جائے تو بخاری تخلیق کا کمال کی پیرش نے ساتھ ساتھ ظہور میں آئی ہے۔

### قبل از تاریخ طب، بخار کی حقیقت

تخلیق زمانہ میں سبب میں امراض کو جن اور بھوتوں کا مہل نفس خیاں یہ بات تھا یا نہ اور نول کا اثر سمجھنا تھا۔ اس سے ہی کے علاوہ کچھ بھی پیدا نہیں اور کائنات کی طرف رجوع کیا جائے تو وہ معالج کے طور پر مضرہاں اور بھوتوں کے سامنے چاہات اور بھوتی وغیرہ کرتے تھے اور کبھی وہ تہجد و تعویذ و سحر و کھرتے تھے۔ ان اعمال سے مراد یہاں یہی اثر ہوتا تھا، اس کا اندازہ ان جہاں مریدوں نے اکیلا یا بکسات ہے، آج بھی امراض کو جن بھوتوں کا دخل اور چادوٹوں کا اثر سمجھتے ہیں۔

اس دور میں بخار بھی دیگر امراض کی طرح جن بھوتوں کا دخل خیال کیا جاتا تھا، درجہ دوم کے اثر سمجھا جاتا تھا۔ انہیں قلیہ کی حقیقت سمجھنے میں نہیں دیکھ سکتے تھے اور زمانے میں پائی جاتی ہیں۔ تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ آج بھی ایسے مہل کے لوگ پائے جاتے ہیں جو بخاروں کو قلیہ سمجھتے ہیں جنہیں از تاریخ سمجھا جاتا تھا۔ اور وہ بخاروں کے مہل وادویات اور پرہیز کی بات چاہتے اور ہمیں یہ تعویذ مندہ اور خیرات و دعا کے ساتھ ساتھ زیادہ دیکھتے کرتے ہیں۔ ہندوستان کی صورت اگر پاکستان میں مندر اور پرہیز کی یعنی اور اکیلا ہے، ہندوستان میں پائے جاتے تو ان کے علاوہ اور بھی اس اور ہوا پھر مندر سیدوں سے مراد پائے جاتے ہیں۔ گویا انسان اپنے ذہن اور فضا سے مائل ہے اور عقائد اور تصور کی آئینہ نہ درجہ بتاتا ہے۔

لیکن اگر ہم انسانی جسم کا دستہ دیکھ جائے اور بخاروں کو ان سے اپنے رنگ میں دیکھ جائے کہ بخار اس قلیہ اور زمین کی حرارت سے اخذ اور زمین کی حرارت (تیسرے) اور ان لطیف اور نیمہ مٹی کی حرارت و مٹی کی زبان میں انہیں سمجھتے ہیں تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہوا اور زمین کا نام لیا جائے تو چھوٹا بھی نہیں ہے۔ وہ ان کے ذہن اور درجہ کے ساتھ وہ کچھ بھی کیوں نہ ہو ہر زمانے میں طریق علاج بدل رہا ہے۔ جن جس حقیقت سامنے آتی تھی ہے، مہل بھی طرک کھت بدلتے رہتے ہیں۔ اس طرح اگر بھوتوں کے خوف اور چادوٹوں کے مہل اور



ہو رہا ہے۔ پیسے جا رہے ہیں جسم کے کسی حصہ پر تعویذ باندھے ہوئے ہیں۔ دھوئی لی جا رہی ہے۔ درختوں پر تعویذ باندھے جا رہے ہیں۔ جھانپوں اور چوڑانوں میں چلوں میں پھینکے جا رہے ہیں۔ چوبچ کے پھل ہالے جا رہے ہیں۔ سیاد مرغ یا سیاہ کمرے کی قربانی دی جا رہی ہے یا سن پٹ اور ساتھ ساتھ قسم کے لائن کے لیے جا رہے ہیں۔ ساتھ کوکوں یا نہروں کے پانی یا کسی خاص کنوئیں یا ٹھسے نہایا جاتا ہے۔ ایسا بھی سنگیت ہے کہ سورج نکلنے سے پہلے بالکل اٹھ بجے ہو کر امرتھیل، بوڑھ یا کسی خاص درخت کو ٹٹھے، جا کے اور اس کو کہا جائے کہ میرا بخار اے تو بخار اتر جا۔ تے۔ اسی طرح تعویذ لکھوا کر چائنا صبح روزانہ تسمی کے درخت کو پانی دینا بوڑھ کے درخت کی جڑوں پر آنا ڈالنا وغیرہ غرض بے شمار ایسے طریقے آئے بھی پائے جاتے ہیں، جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ قبل از تاریخ طب بھی اس قدر توہم پرستی و غیبیاتی امراض میں لوگ مبتلا نہ ہوں گے ورنہ سی و ان کے جذبات و خواہشات اس قدر شدید ہوں گے۔ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ امراض کی حقیقت سے واقف نہ تھے اور ان کا علاج لڑائی تھے۔ مگر آج کل کے ایسے لوگ امراض کی حقیقت کو جاننے سے ہوئے بھی غیبیاتی و جذباتی اور خواہشات امراض میں اس قدر کثرت سے مبتلا ہیں کہ ان کے سامنے حکمت اور سائنس اور طب کی ترقی یا بالکل بے معنی بن کر رہ گئی ہیں۔

### طبی تاریخ کا دور

طب و حکمت اور فلسفہ کا دور تو بائبل، نیوا اور ہندو چین کی تہذیبوں میں شروع ہو گیا تھا۔ مگر ان علوم کی باقاعدہ تاریخانی تہذیب و تمدن میں مرتب کی ہیں۔ حکیم بقراط پہلا معالج ہے جس نے ان علوم کو باقاعدہ مرتب کیا۔ اس سے پہلے تمام زبانوں میں ہنر کا باقاعدہ اثر ملتا ہے اور ہنر میں کو مذہب اور جو دوسے اہم کردار دیا گیا ہے۔ اس دور سے قبل بائبل، نیوا، ہندو چین اور مصر و غیرہ تہذیبوں میں اگرچہ امراض و ہنر کا بے انتہا ادویات سے کیا جاتا تھا۔ لیکن یہ معالج صرف مذہبی راہ ناما ہوا کرتے ہیں اور علاج میں بھی مذہب کا ایک حصہ سمجھا جاتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آیورویدک مذہب کا ایک حصہ ہے۔ اگرچہ آج کل کسی ایک وید کا مذہبی آدمی ہونا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ غیر مذہب کے لوگ بھی آیورویدک طریقہ علاج بڑی کامیابی سے کر رہے ہیں۔ میری رائے ہے کہ بے انتہا معالجہ مذہب کا کسی ایک حصہ ہونا چاہئے۔ اور قوانین مذہب کو خواہ کتنے ذہن نشین کرنا چاہئے کیونکہ مذہب کے تقدس و پرہیزگاری اور خوف و ہیبت کا اثر جو جسم و روح پر پڑتا ہے وہ صرف علم و سائنس سے نہیں پڑتا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اسلام میں مذہب وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں پرہیزگاری اور پاک کی قسم ہوتی ہے۔

اگر پرہیزگاری اور پاک کی کاغذیاتی تجزیہ کیا جائے تو اس پر پورا علم ابدان مرتب ہو سکتا ہے ان امور سے ثابت ہوتا ہے کہ پرہیزگاری اور پاک کے بعد امراض اور ہنر وغیرہ کی کوئی صورت جسم میں باقی نہیں رہ جاتی۔ میری خداوند کریم سے دعا ہے کہ مجھ کو عزت بخشیں کہ میں اسلامی پرہیزگاری اور پاک کے قوانین اور اصولوں پر علم ابدان اور علم طب مرتب کر سکوں۔ پھر اہل علم اور صاحب فن اندازہ لگا سکیں گے کہ فرنگی صحت نہ صرف غلط طریقہ علاج ہے بلکہ صحیح قسم کی تہذیب و تمدن اور صحت و معاشروں کی زندگی کے لئے کسی قدر خطرناک اور نقصان رسا بھی ہے۔

### آیورویدک دور اور بخار

جیسے کہ مقدمہ ہے کہ آیورویدک جسم کی اصلاح و امراض کی شفا کے لئے ایک مذہبی طریقہ علاج ہے۔ مگر اس میں مذہبی تہذیب و زبان کی اور پرہیزگاری شکر کوئی کمی ہے۔ جس سے ایک الہامی طریقہ علاج کو وہی طریقہ علاج میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس میں تہمت چھت کا جو اصول تھا جس نے معنی پائی، پرہیزگاری کے لئے ہیں، اس خطہ شفا کے لئے انسانوں سے تہمت چھت شروع کر دی۔ اور انسانوں کی ہتھ بندی کا آغاز کیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پانی اور پرہیزگاری کی اصل روحانی تہمت تھی۔ اور پڑنے اور اونچے رہنے کے لوگ ہتھ بند پانی

اور پرہیزگاری سے آزاد ہو کر دنیا بھری بڑائیوں میں جھکا ہو گئے۔ اپنی بڑائیوں کو چھپانے کے لئے ان پنڈتوں اور اونچے جتھ کے لوگوں نے چھوٹ چھات کا رخ اپنی جتھ کے بندوں اور غیہ بندوں سے شروع کر دیا۔ اسی کا نتیجہ یہ کہ ہزاروں سالوں سے ہندوؤں میں جتھ کی جتھ اور ہندو مسلم فساد کا سلسلہ چلا آتا ہے۔

باوجود یہ تھا کہ مذہبی اور ان کے ساتھیوں کی کوشش سے ہندوستان میں چھوٹ چھات ختم نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چھوٹ چھات اس کا صحیح مقام نہیں دیا گیا۔ جہے صرف یہ تین کی گئی ہے کہ تمام انسان ایک خدا کی پیداوار ہیں اور آپس میں بھائی بھائی ہیں اس لئے چھوٹ چھات نہیں کرنی چاہئے۔ لیکن ہندوستان کو ایک ایسے لیڈر کی ضرورت ہے جو عوام و چھوٹ چھات کا صحیح متہ متہ سمجھے اس طرح ان میں غلط فہمی اور لسانی قوت و جذبات اور خواہشات و اثرات ایک دوسرے پر حاوی میں آئے۔ وہ صحیح معنوں میں ہندی یا آریہ قوم بن جائے گی اور اس وقت ان کا ولی مذہب بھی ہوگا جبکہ آج کل کی ہندو قوم دور دور پر آزاد اور مذہب کے نام سے بیزار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں یا فرقوں یا مذاہب کے مابین کینوسٹ ہوتے جا رہے ہیں۔ قومی اور ملکی اور سنی و زیدی اور فرقے کی تفریق نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان بن گیا ہے۔ اور آئندہ صحیح معنوں میں لیڈر نہ ہوا تو ہندوستان بہت جلد حصوں میں تقسیم ہو جائے گا۔

ان حقائق سے ثابت ہوا ہے کہ پاک اور پرہیزگاری، ارتقاء کے لیے امور ہیں جن کا تعلق جسم ان بدن اور طب سے ہے۔ جب تک یہ صورتیں کامیاب نہ ہوں تو صحت و مرعہ شرعی نظام کا مہیا بنی سے نہیں چل سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں افضل و اعلیٰ اور متہ انسان کی ترقی اس طرح کی گئی ہے کہ ”اگر تم میں سب سے محرم و سب سے بوجہ ہو تب بھی پرہیزگار رہو۔“

ذرا آرام کے لحاظ پر بھی غور کریں، دوسروں پر بہت زیادہ و بخشش کرنے والے۔ یعنی سب کی خدمت گزار۔ ایک طرف انتہائی پرہیزگار اور دوسری طرف انتہائی خدمت گزار۔ جو یہ حدیث سے پرہیز کار و خدمت گزار جس میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور رضا بھی شریف ہو۔ گویا صحت اور معاشرہ میں اعلیٰ قدریں رکھنے والے۔ اگر ایسے انسانوں کی زیادتی ہو جائے تو دنیا جنت بن سکتی ہے مگر فرقہ کی طب نے اسی تہذیب و تمدن اور ثقافت و اخلاق پیدا کیا ہے جس میں پاک اور پرہیزگاری کو ہی ایک حرف مذہب اور نیکی و عذر شرع سے نکال کر باہر پھینک دیا ہے۔ اب نئی انسانیت شرم سے سر جھکا کر بڑی ہے۔ ایسی جب انسانی جسم اور دماغ کا یہ دوا اور نیکی ہے۔

یونانی دور کے بعد اسلامی دور میں ہند پر بہت زیادہ حقیقت کی گئی تھی۔ اس کو نہ صرف جن بھوت اور جاادوں نے انسانیات سے پاک کیا بلکہ اس کے صحیح اسباب تلاش کئے گئے۔ اس کی صحیح علاج و ترمیم کی گئی تھی۔ اور اس کو نئی اقسام میں تقسیم کر کے ان کا کامیاب معائنہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ آج کل فرقہ کی طب نے جو حقیقت بخاراں سے متعلق پیش کی گئی ہے۔ وہ فرقہ کی طب کی بجائے طب یونانی کا فرقہ کی ترمیم ہے۔ فرقہ کی طب کا نام اسلامی طب کو پورے طور پر کھنکھاتی ہے اور نہ ہی اصل صورت پر پیش کر رہی ہے۔

## فرقہ کی طب اور بخار

فرقہ کی طب میں بخار کو سب سے اہمیت دی گئی ہے۔ بخاروں نے متعلق فرقہ کی میڈیکل سائنس کی تحقیقات کی گئی ہیں۔ بخاروں میں سے خاص طور پر ملے یا اور ان کی پرہیزگاری یا سبب۔ لیکن جہاں تک بہت مرض پھیلنا ہوا اور (جراثیمات) کا تعلق ہے وہ عام ہیں۔ آج تک نہ یہ کہ کامیاب حالت ان کو ملے ہے اور نہ ہی ان کی کوئی حقیقت عام ہو جائے (جس سے متعلق ہر فرقہ کی قوم و تہذیب میں ماں سے پہنچ کر رہے ہیں) کیونکہ وہ محض و درجہ میں محض کر رہا ہے۔ ابھارتان کو یہ فائدہ دہا رہا ہے کہ انہیں سے تباہی پر پہنچنے سے ان قدر کمائی ہے کہ



[illegible]

فرنگی ڈاکٹر کا غلط علاج

نفس قہر میں پیش پائے بخور اہل اور پوق کے نظر آتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ان کا غلط طالع کیا گیا ہے۔ اور ان میں اضافہ فنی  
خداؤں کے غلط طالع و زور بھی ادویات کا نتیجہ ہیں۔ انھیں خود بخود چاہے کہ تو یہ چاہے کہ پرانے بخور اور پوق بہت سے یہ یہ پتہ نہ کہ فنی  
خداؤں کی دعا سے ملک میں آنے سے پہلے کہیں نہیں ملے گا اور یہ کہ ان کا بخور بھی فنی کی پی پیاجا نہ تھا۔ اول یہ پتہ ہی نہیں ہوتا۔ اور یہ اس وقت آتا ہے۔ معنی  
اور بخور ادویات اس نے سے کار و تجارت ہوتی تھیں۔ لیکن جب سے فرنگی حاکم اور اس کی زیر کی ادویات کا زمانہ آیا تو یہ تہ تیغ ہو گئے۔ اور ان میں پانا  
بخور حاکم اور فنی نے آئے لگ گیا ہے۔ یہ دیکھنا چاہئے کہ ملک بدلتا ہوا فنی کی تہ تیغ ہو گیا۔ اور تہ تیغ ہو گئے۔ اور اس میں اس حق  
جب تک کہ فرنگی خداؤں کے آئے۔ اور ان کی زیر کی ادویات کو تہ تیغ کیا جائے۔ اس کی مثال یہ کہ شراب و چاہے۔ اور حکومت کے عادت  
استعمال اور عادت ہر بولوں، پیٹنا اور ہر بولوں میں جاننے سے ہی جاسکتی ہے۔ اس زندگی میں جو عادت اور عادت ہے اس سے انکار نہیں ہے۔ لیکن  
اس زندگی سے جو عادت خراب ہوتی ہے، اس کا عذر دوسری عادت ہے جو اس زندگی میں برقرار ہے۔ ایسے انسان کی خراب عادت کا علاج اس وقت  
تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اس زندگی کو بدل نہ چکے۔ اور وہ اس کا بدلہ دے گا۔ لیکن بہت جلد وہ بخور اور اس میں برقی ہو گا۔  
بارت نیور سے مراد ہے۔ اور اس بات میں ذرا جرم یا مجاہد محسوس ہو گا۔ لیکن وہ اس کی زندگیوں کو قریب سے دیکھ جائے گا۔ یہ رہے اور مرید  
میں بھی یہی باتیں نہیں رہے ہیں اور وہ مجبور ہو گئے کہ ان کی زندگی سے ماحول کو تہ تیغ کر لیں اور فنی ادویات کو فوراً دے دیں۔ یہ اس کے قہر فنی کی  
یورپ و امریکہ اور دیگر ممالک میں محسوس میں ہے۔ ایسے ممالک جن کو یورپ و امریکہ میں بھی یہی باتیں نکلی رہے ہیں اور وہ مجبور ہو گئے۔ لیکن زندگی  
کے ساتھ ساتھ بہت فیور کے واقعات ہوتے ہیں۔ لیکن بارت نیور کو تہ تیغ ہے اور اس کو تہ تیغ کر لیں اور فنی ادویات کو فوراً دے دیں۔ یہ اس کے قہر فنی کی  
جاتا ہے۔ مرض اور ان حلقہ رو جاتا ہے جس کا سیدھا اثر قلب پر پڑتا ہے۔ اور اس کے افعال بگڑ جاتے ہیں۔ اور نفس بارت نیور سے اپنی فنی کی  
کو ضائع کر دیتا ہے۔ اس لئے فنی کی کئے اثر سے بچنے کی یہی صورت ہے کہ فرنگی حاکم اور فنی ادویات کی طرف سے ان کا دماغ اور جسم بے چارے۔ چہ  
معمولی معمولی ادویات کے استعمال سے بھی فنی کی سے رہائی مل سکتی ہے۔

بخار کی وجہ سے کانداز و سرطانی بھی لگایا جاسکتا ہے کہ یہ ناسوں سے خارج ہونے والا درجہ ذرا درجہ فاشی جو دروں سے پیدا ہوتا ہے۔ ناسوں سے پاتا جاسکتا ہے۔

پاکل ہو جاتے ہیں یا خشک کھاسی میں جھک ہو کر مدت تک کھانسی کھانسی کر مہر جاتے ہیں۔ ٹھنڈی اور بندروں میں بخار بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے جسم میں منتہن رطوبت اور مادے بہت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ جو کہ ان کا گوشت کثرت سے کھاتے ہیں۔ دوسری اکثر ذرا کم اور کم میں مرقہ رہتے ہیں اور ان کی امراض میں مہر جاتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ سور اور بندر کے گوشت سے انسان اور کھانسی رہتے ہیں اور عمر کم ہو جاتی ہے۔

بخار ان لوگوں میں زیادہ پایا جاتا ہے جو زیادہ کھاتے ہیں اور آرام زیادہ کرتے ہیں جو خوش خوراک اچھے اچھے کھانوں کا شوق رکھتے ہیں وہ اکثر بخاروں میں مبتلا رہتے ہیں، جانتا چاہئے کہ تغیر معدہ بھی ایک قسم کا بگاڑ ہے جس کو طبیعت مدد برہ اور اخراج بدن کرنے کے لئے جسم میں پھیل نہیں سکتی۔ مگر تغیر معدہ کا حناغہ قوی معدہ اور دفع ریاح کی بجائے بخاروں کے اصول پر پایا جاتا ہے تو چند دنوں میں حیرت انگیز فیادہ ہوتا ہے۔ خوش خوراک ایک اچھی شوق ہے، کیونکہ اچھی تہذیب اور اعلیٰ تمدن کی علامت ہے۔ اس سے انسان کے معیار زندگی کا اندازہ ملتا ہے۔ لیکن روزانہ اچھے اچھے کھانوں کو کچا کچا کر کھاتے رہنا کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ اس کی حیثیت نفسانی خوراک سے زیادہ نہیں ہے۔ خوش خوراک کا مقصد صرف یہ ہے کہ لذیذ و لطیف، خوش ذائقہ اور قسم قسم کے کھانوں کی تیز ہونی چاہئے جیسا کہ ایک ہر دور میں جاتے ہیں۔ دروسوں کے ساتھ ساتھ۔ لیکن خود روزانہ زندگی میں کچا کچا کر نہیں کھاتا۔ حکیم رازی نے لذیذ و خوش ذائقہ کھانوں اور حسین و شیرازوں کے کثرت استعمال سے روکا ہے۔ ان سے تغیر پیدا ہوتی ہے اور عمر کم جاتی ہے۔

بخار کے متعلق امر تحقیقی حقائق اور تاریخی وسعت اور اہمیت کو سامنے رکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ طبیعت کا مقصد حقیقت بن کر سامنے آ جاتا ہے کہ اگر جسم میں حرارت اور رطوبت کا توازن صحیح ہے تو کوئی شخص اس مرض میں مرقہ نہیں ہو سکتا اور جب یہ توازن ختم ہو جاتا ہے تو جسم کے کسی حصے یا عضو میں دوران خون کی بے قدری یا اجتماع خون یا سوزش پیدا ہو کر ایک عارضی حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کو ہم بخار کا نام دیتے ہیں اور جو شخص بھی اپنے جسم کی حرارت اور رطوبت کے توازن کو کچھ نہ سکے گا۔ وہ نہ صرف خود اس مرض سے محفوظ رہے گا بلکہ دوسروں کی بھی اس مرض سے حفاظت کرے گا۔ یہ ایک ایسا قانون ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے نہ تو اس کو چھوت چھت کا ڈر رہے گا اور نہ وہ بخاروں اور قسم کے جراثیم اور خوراجی اجرام سے خوف زدہ ہو سکتا ہے۔ یہ بھی زندگی کا ایک بہت بڑا سکون ہے۔

حیثیت کا مقدم یہ کہ یہی بخار جو کہ اعلیٰ تاریخ و طبیعت پریت اور دنیا کی اثر سمجھا جاتا تھا۔ اب یہ ویدک زمانے میں ایک مرض قرار پا گیا۔ جس کا سب سے بڑا سبب نفسی اور اخلاق قرار دیا گیا۔ طب یونانی نے دور میں مذہب و اخلاق و نفسانی اثرات سے اس مرض کا واسطہ دیا۔ اسلامی دور کی تحقیقات نے اس کی حقیقت کو مانا پر پہنچایا کہ بخار مرض نہیں ہے بلکہ ایک علامت ہے۔ جو جسم کے کسی عضو خرابی ہے، جب خون کے مزاج میں توازن قائم نہ رہے تو بخار پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن فرنگی طب کی ترقی مکتوں نے اس کو پھر جراثیم اور نفسی حقوق جراثیم وغیرہ خوردبین کے نظر میں آئے، ہر وقت کوئی خوردبین نہیں لگائے پھر تا کہ وہ اپنے پی وے نے بخار اور غیر امراض کے جراثیم سے بچت چڑھا اس لئے ان دیکھی حقوق کا تصور بھوت پریت اور دنیا کی اثر سے زیادہ جدید نہیں۔ فرق صرف نام کا ہے بھوت پریت اور دنیا کی اثرات جراثیم اثر ہے۔ دیا۔ علاج بھی کسی دینی مشابہت ہے۔ وہ لوگ ہم جراثیم اور خوردبین کے استعمال کرتے ہیں اور یہ قتل جراثیم اور یہ اثرات استعمال کرتے ہیں۔ لیکن جہاں تک بخاروں کا تعلق ہے وہ دونوں صورتوں میں اپنی جگہ قائم رہتے ہیں۔ مگر یہ فقیہ و فرنگی، ان کی طبیعتی طواری مذہب سے بھری رہتی ہے۔

## حمیات کی حقیقت ان کی پیدائش اور اقسام

### تعریف

”حمیات“ بمعنی ”جہمی“ کی جس کو فوری میں چپ، بھندی میں بخار اور انگریزی میں فور (Fever) کہتے ہیں۔ یہ ایک قسم کی مرضی اور غیر معمولی حرارت ہے بخون کے ذریعے قلب سے شراکین و عروقی اور خون ورون کے توسط سے تمام بدن میں پھیل جاتی ہے۔ جس کے متعلق ہونے سے انفعال بدن میں تحلیل اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور ان کے طبعی انفعال میں فعل واقع ہو جاتا ہے۔ غصہ و مذت، گرم اندہ یہ اور اشیا، اور ورزش اور مکان سے بھی حرارت جسم بڑھ جاتی ہے۔ لیکن اس قسم کی پیدائش حرارت کو بخار میں شریک نہیں کرتے۔ اگرچہ ہر میں اس قسم کی پیدا شدہ حرارت بھی مرضی اور غیر معمولی ہوتی ہے۔ لیکن یہ حرارت غیر از جسم نہیں ہوتی بلکہ حرارت احمیہ ہوتی ہے جو بدن سے جسم میں کسی حصہ میں آگہی ہو جاتی ہے۔ جس کو اخراج کی خاطر طبیعت مدہر و بدن قلب کے ذریعے جسم میں بخاری صورت میں پھیل دیتی ہے۔ اور وہ سب رفع ہو جانے کے بعد فوراً رفع ہو جاتی ہے۔

شکا الزبیس بھی سینا اپنی کتاب القانون میں لکھتے ہیں کہ بخاریک مرضی حرارت کا نام ہے جو پہلے قلب میں بھرتی ہے اور قلب سے روخ و خون و شراکین کے ذریعے تمام بدن میں پھیل جاتی ہے۔ جس سے یہ حرارت تمام بدن میں اس طرح بھڑک اٹھتی ہے کہ بدن میں ضرر پیدا ہو جاتا ہے۔ غصہ اور مکان کی حرارت اس درجہ تک نہ بگنی ہو کہ شبلی انفعال میں آفت پیدا کر دے۔

شکا الزبیس کے اس قول پر کہ ”بخار ایک مرضی حرارت ہے“ صاحب شرح ”سہاب علامہ“ کی تفسیر کرتے ہیں کہ ”یہ حرارت مرضی اس لحاظ سے ہے کہ نہ یہ بدن کے بنانے میں داخل ہے اور نہ یہ بدنی ماہیت کا کوئی جز ہے۔ بلکہ یہ بدن میں فضلات اور مواد کے انجماد ہونے کے وقت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ فضلات جب اکٹھے ہو جاتے ہیں تو ان میں فہر کی طور پر حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے اشتیاق سے فضلات متعلق اور گندے ہو جاتے ہیں۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ ہم یہ وہی فضلات میں اس طرح دیکھتے ہیں۔

بخار کو مرضی حرارت کہتے ہیں کہ اصل حرارت اس سے آگے ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اصل حرارت بدن کے بنانے میں داخل ہے۔ جو بدن کا ایک حصہ اور اس کا ایک جز ہے۔ کیونکہ جب تک بدن قائم ہے یہ حرارت بھی بدن کے اندر رقی ہے۔ یہ حرارت انسانی بدن سے بحالت صحت اور مرنے کے بعد بھی جب تک بدن قائم رہتا ہے، الگ نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر فکے اندر دبانے کے بعد بھی بدن انسان سیاہ اور متعفن ہو جاتا ہے۔“ مقصد یہ ہے کہ ”بخار ایک حرارت غریب ہے جو بدن میں فضلات و مواد کے اجتماع اور تعفن سے پیدا ہوتی ہے۔“ مدہر قلب المدین شیرازی بھی شکا الزبیس کے اس قول کی تائید کرتے ہیں کہ حرارت بخاری صورت میں حرارت اسطیہ (حرارت منہری یا حرارت منویہ) نہیں ہے بلکہ اجزاء فضلات میں قطن کی وجہ سے ایک جدا قسم کی حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔







اعتدال سے تجاوز کر جاتی ہے جس سے اعضاء اعضا میں خلل واقع ہوتا ہے تو اس کا نام حرارت غریبہ ہو جاتا ہے۔ حرارت غریبہ میں پیدائش و موت بڑھ جاتی ہے۔ جب حرارت غریبہ کی پیدائش کم ہو یا اس میں تیز اور تسکین کی صورت کم ہو جاتی ہے۔ اگر معتدلتین اور متخرین نمود نے خیالات پر غور کیا جائے تو ان کے خیالات میں کچھ زیادہ فرق نہیں پایا جاتا۔ اگر ان پر غور کیا جائے تو بہت سے حقائق سامنے آ جاتے ہیں۔

### حرارت غریبہ کی پیدائش

حرارت کے ان حقائق اور اثرات سے پتہ چلتا ہے کہ حرارت مستقل ایک رکن ہے مگر وہ تنہا نہیں پایا جاتا، کبھی ہوائ کی زیادتی کے ساتھ، کبھی پانی کی زیادتی سے ترتیب پاتا ہے اور کبھی ارضی، دون کی زیادتی کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ اور اس کی کوئی صورت یہی ہے کہ جب وہ ارضی، دون کے ساتھ پایا جاتا ہے، حقیقت بھی یہ ہے کہ جب حرارت ہوائ سے ہے تو اس میں روح کے خواص پیدا ہو جاتے ہیں اور جب وہ پانی کی زیادتی کے ساتھ ہوتی ہے تو اس میں حرارت غریبہ کے اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں اور جب وہ ارضی مادوں سے ہوتی ہے تو حرارت غریبہ کی شکل اختیار کر لیتی ہے، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب حرارت کی زیادتی سے ہوائیں شعلوں یا پانی میں احتراق پیدا ہو جاتا ہے تو وہ بھی حرارت غریبہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اسی طرح حرارت غریبہ کی پیدائش جاری رہتی ہے۔

### حرارت غریبہ کی حقیقت

حرارت غریبہ یا حرارت ماضی جو جسم انسانی میں پائی جاتی ہے اس کے مندرجہ بالا اوصاف حقائق پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ دن سائنس جس عنصر کو کاربن کہتی ہے اس کے خواص سے متفق جلتی ہے۔ جو کاربن ڈائی آکسائیڈ اور کاربانک اسڈک کی صورت میں پایا جاتا ہے۔ اقول صورت میں اس کے مندرجہ بالا اثرات زیادہ ہوتے ہیں۔ اگر وہ برقی صورت میں اس کے ساتھ ارضی مادہ زیادہ پائے جاتے ہیں یہ بات ہم لکھ چکے ہیں کہ حرارت تنہا کبھی نہیں اور کبھی نہیں پائی جاتی ہے، وہ ہمیشہ دیگر عناصر کے ساتھ اپنے مظاہر کا اظہار کرتی ہے۔ گویا کاربن بھی اس کا ایک مظاہر ہے۔

### کاربن کیا ہے؟

کاربن ایک ایسا عنصر ہے جو دنیا میں آزاد اور دیگر اشیاء سے جدا جدا، دونوں صورتوں میں بہت عام پایا جاتا ہے۔ کاربن آزاد حالت میں بہرے، سیاہ شیشہ اور کوئلہ کی صورت میں پایا جاتا ہے۔ ہیرا اور ہیشہ تو اس کی قلمی شکلیں اور کوئلہ اس کی نقلی شکل ہے۔ مرکب صورت میں کاربن ڈائی آکسائیڈ قدرتی پانیوں میں آکسیجن مرکب ہے۔ چوڑے کے پتھر، سنگ مرمر اور گھریہ (ان تینوں کا کیمیاوی نام کربن ڈائی آکسائیڈ ہے) کی ترکیب میں بھی یہ عنصر داخل ہے۔ پچھلے موم، مٹی کا تیل اور دیگر معدنی تیل سب کے سب کاربن اور ہائیڈروجن، پانی کے مرکب ہیں۔ کاربن نباتی و حیوانی اشیاء کا ایک جزو ترکیبی ہے۔ قدرتی طور پر کاربن کے مرکبات دیگر عناصر کے مرکبات سے بہت زیادہ پائے جاتے ہیں۔

اسی طرح کاجل، دیکھے اور لیپ کی سی، مٹی کا کوئلہ، معدنی کوئلہ اور حیوانی کوئلہ کاربن کی کم و بیش خالص شکلیں ہیں۔ لیکن ان کی بناوٹ قلم دار نہیں ہوتی۔ ان سب میں صرف طبعی خواص شمار رکھ، شافت اضافی، قلمی شکل اور قابلیت کل کا اختلاف ہے۔ لیکن کیمیاوی ترکیب نے اعتبار سے یہ سب چیزیں یکساں ہیں۔ یہ سب چیزیں جلتی ہیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا کرتی ہیں، کاربن مٹی میں بھی صورت میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی شکل میں کرہ ہوائی میں پایا جاتا ہے۔

ہوا اور اپنی میس سٹیس کی موجودگی کی طرف اشارہ پہلے کر کچے ہیں۔ یہ تیس ہوا میں کہاں سے آتی ہے؟ ایندھن کے جوتے پہلے تھیں اور نامیاتی اشیاء (نیوٹریاتیاتی) کی خیمہ اور خفین سے یہ تیس پیدا ہو کر ہوا میں مل جاتی ہے اور مل جاتی حالت میں یہ تیس کھارہ سبب مرمرو پتے کے پتھر، انڈے کے خول، سیپ، سنگہ اور ٹیکار کاربونیٹس میں موجود ہوتی ہے۔

جب مومتی قحطی ہے تو پانی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا ہوتے ہیں۔ مومتی دو عنصر کاربن اور ہائیڈروجن کا مرکب ہے جب قحطی ختم ہوتی ہے تو اس کا کاربن ہوا کی آکسیجن سے مل کر کاربن ڈائی آکسائیڈ بناتا ہے اور اس کی ہائیڈروجن ہوا کی آکسیجن کے ساتھ ترکیب پانی بناتی ہے۔ مومتی پر مبنی مختصر نہیں ہے بلکہ دیگر جلتے والی اشیاء بھی موم کی طرح ہوتی ہیں۔ عناصر میں کاربن اور ہائیڈروجن موجود ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب ہائیڈروجن، نائٹروجن یا آکسیجن وغیرہ جلتے ہیں تو یہ دونوں چیزیں کاربن ڈائی آکسائیڈ اور پانی کی ضرورت پیدا ہوتے ہیں۔

## کاربن کے طبعی خواص

یہ تیس برس تک ہے لیکن اس کا مزہ بکاسا ترش ہے۔ اور خفیف سی چو پائی جاتی ہے۔ یہ پانی میں صلیب ہو جاتی ہے ورنہ دھوب دینے کے تحت اس کے حل ہونے کی قابلیت بڑھ جاتی ہے۔ سوڈا وائر، نیونیوم وغیرہ اس تیس کے آبی محلول ہیں۔ جن میں یہ تیس زیادہ دباؤ کے تحت بہت زیادہ مقدار میں صلیب کر دی گئی ہوتی ہے۔ جو بھی کوئل کھونے پر دباؤ بنایا جاتا ہے تو یہ تیس خراب ہوئے لگتی ہے۔ سوڈا وائر تو دراصل معمولی پانی ہوتا ہے جس میں پانی کی بہ نسبت تقریباً چار گنا حجم کی کاربن ڈائی آکسائیڈ پائی جاتی ہے۔ یہ ایک زہریلی تیس ہے اور ہوا سے تقریباً بیڑہ گنا بھاری ہے۔ اس کے ہم اس کو پانی کی طرح ایک برتن سے دوسرے برتن میں ڈال سکتے ہیں۔

## کار بن کے کیمیاوی خواص

کاربن ڈائی آکسائیڈ نہ خود جستی ہے اور نہ معمولی جتنے والی اشیاء کو جلا سکتی ہے۔ یہ گیس حیوانات کے لئے مہر حیات بھی نہیں ہے۔ جب جتی ہوئی صورتِ اس کی نیوب میں داخل کی جاتی ہے تو وہ بجھ جاتی ہے۔ یہ گیس زہریلی تو نہیں ہے، البتہ اس سے دمِ اُٹھ موت واقع ہو جاتی ہے۔ روٹی کا خیر ہونا بھی اسی گیس نے عمل میں آتا ہے۔

## کار بن کا جسم انسان پر اثر

جب ہم سانس لیتے ہیں تو ہوا کی آکسیجن پیچھڑوس سے خون میں جذب ہو کر قلب میں پہنچتی ہے، جہاں سے وہ شریانیں کے ذریعے تمام جسم میں پھیل جاتی ہے۔ اس آکسیجن کا کچھ حصہ ہمارے جسم کے کاربن سے مل کر کاربن ڈائی آکسائیڈ بناتا ہے۔ جو خون میں جذب ہو کر بذریعہ اور وہ قلب پیچھڑوس میں پہنچتا ہے۔ جہاں سے وہ سانس چھوڑنے پر باہر خارج ہو جاتا ہے۔ اس لئے جو ہوا ہم منہ سے خارج کرتے ہیں اس میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔

جس مقدار میں کاربن ڈائی آکسائیڈ فعلی تنفس سے پیدا ہو کر کڑواہوائی میں شامل ہوتی ہے انرا اس قدر گیس ہوا میں برقرار رہے تو بہت جلد ہوائیں اس کا تناسب اس قدر زیادہ ہو جائے کہ کسی شخص کا زہرہ رہنا ناممکن نہ رہے۔

کاربن سے خون میں سیاهی اور ترشی بڑھ جاتی ہے، یہ اعضاء میں سوزش اور اغماض پیدا کر دیتی ہے جس کے نتیجہ میں آکسیجن کم جذب ہوتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ حرارت اور خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اور خاص بات یہ ہے کہ جسم میں کہیں بھی فضا ہو، مواد کا دھواں اس میں خیر نہیں بکھیرے اس کو متعفن کر دیتی ہے، جس کے نتیجہ میں دماغی حرارت یا حرارت خرمی اور بھی بڑھ جاتی ہے جس کو ہم "بخار" کہتے ہیں۔

## عمل تبخیر

زہرہ سمجھنے کے لئے تبخیر کا جائزہ بہت اہم ہے۔ یاد رکھنا اس لئے بغیر تعفن اور فساد پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ مگر اس طرح حرارت اور رطوبت کا ہر حصہ جس کی طرف غور نہیں کیا گیا۔ فرنگی ڈاکٹر و دیگر مصوروں میں پختہ سرور کیا ہے۔ تحقیق (فرمن ٹیشن) خیر اعلیٰ ایک ہی نوعیت ہے جو اسے مضمونی اشیاء میں عام طور پر جراثیم کے ذریعہ ظہور میں آتا ہے۔ کسی چیز میں خیرہ محض اس لئے جو چیز مائی جاتی ہے اس کو بھی خیرہ کہتے ہیں۔ خیرہ خیریت میں جراثیم ہوتی ہیں جن میں خیرہ اٹھنے کی قوت ہوتی ہے کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خیرہ مرے بغیر عمل خیرہ ہونے لگتا ہے اس کی یہ صورت ہوتی ہے کہ جراثیم ہوا میں سے اس چیز کے اندر گر پڑتے ہیں یا اس چیز میں پہلے خیرہ ہوتا ہے۔ جیسے انگوڑے کے رس میں خیرہ ہوتا ہے۔ اس کے انگوڑی شاپ ہائے اس میں مزید خیرہ مرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جب کسی شے میں عمل تبخیر شروع ہوتا ہے تو وہ چیز گرم ہو جاتی ہے۔ اور اس میں گرم اجزاء اٹھنے لگتے ہیں۔ عمل تبخیر کی مختلف اقسام ہیں۔ سب سے زیادہ مرقم وہ ہے جس میں بالکل اور کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا ہوتا ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جس سے بعض خیرات کے عمل سے تیزاب بنتے ہیں۔

## کاربن اور حرارت غریبہ

کاربن کے خواص و اثرات اور مظاہر کے سمجھنے کے بعد جب حرارت غریبہ کے اوصاف پر غور کیا جاتی ہے تو وہ یہ حصہ فہم پہ پڑتا ہے کہ ایک ایسی حرارت ہے جو تعفن سے پیدا ہوتی ہے جس سے بدن انسان کو ضرر پہنچتا ہے لیکن اگر غور و فکر کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تعفن بھی کبھی کبھی خیرہ کے پیدا نہیں ہوتا اور یہ خیرہ اپنے اندر ترشی و اعتبارش و دیگر اہم خواص رکھتا ہے جو کاربن اور اس کے مختلف مادیات میں شامل پائے جاتے ہیں۔ گویا حرارت غریبہ بھی کاربن کی طرح ایک قسم کا خیرہ ہے۔

جہاں تک حرارت غریبہ کے افعال اور اثرات کا تعلق ہے۔ اس کے منفی اثرات جسم انسان پر عمومی بنیادی صورت میں و جسم انسان بناروں کی صورت میں واضح ہیں یعنی عمومی بخار کی صورت میں مثلاً خون میں جوش اور دھڑکاؤ کا بڑھ جانا، جسم میں کسی مقام پر سوزش اور تعفن کا پیدا ہونا، جسم میں ترشی زیادہ ہوجاتی ہے جس کا ثبوت پیشاب میں نمایاں ہوتا ہے۔ جہاں تک دیگر بخاروں کا تعلق ہے جسم میں تعفن بڑھ جاتا ہے۔ جس کا اثر اچانک پیشاب و پاخانہ اور تعفن و پھینک سے ہوتا ہے مختلف بناروں میں مختلف مقامات پر درد، سوزش اور ورم کی صورتیں نظر آتی ہیں۔ انسانی کئی خاص طور پر قلبی غور ہے۔ ان حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ کاربن اور حرارت غریبہ میں بہت کچھ مشابہت ہے۔

## حرارت غریبہ اور حرارت غریبہ کا تعلق

بعض حکماء و متاخرین نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ حرارت غریبہ یعنی اصل اور عناصری حرارت میں جب شدت پیدا ہوتی ہے تو حرارت غریبہ اور عام حرارت بن جاتی ہے۔ فرنگی طب کی تحقیق اور کاربن کے نظام سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت حرارت غریبہ کا تعلق یہ بہت بڑا جھوکا ہے۔ یہ حرارت غریبہ بلکہ حرارت اصدیہ سے بھی ایک جدا شے ہے جس کو سمجھنا بہت اہم ہے۔

## حرارت کی حقیقت

حرارت ایک منفرد جسم (قوت) ہے۔ جو دیگر عناصر کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ جاننا چاہئے کہ تمام جسم کی پیدائش قوتی سے ہے اور قوتی سے تمام تمام اجزاء سے پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں تک حرارت کا تعلق ہے یہ ہم ذی حیات اور غیر ذی حیات میں بصورت درجہ ان اس کے تاب کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں تک اس کی منفرد حالت کا تعلق ہے اس میں تبدیلی اور تبدیلی نہیں ہو سکتی ہے۔ البتہ وہ ضروری مشورہ ہوتا ہے۔ یہ

کی بیش بھی اصلی عنصری حرارت سے ہوتی ہے۔ اصلی حرارت سے مراد صرف یہ ہے کہ عنصری حرارت کی صرف ایک قسم ہے جو جاتی ہے اس سے اس حرارت کو حرارت اطلاق بھی کہتے ہیں۔

حرارت عنصری: اصلی حرارت ہر ذی حیات اور غیر ذی حیات اور فضا و میں دیگر عناصر کے ساتھ مل کر ایک مزاج بنتی ہے۔ جب ان کے اجزائیں کی بیشی واقع ہوتی ہے تو عناصر کی بیشی کا ارکان کے خواص سے پتہ چلتا ہے، حرارت کی زیادتی سے قلیل پیدا ہو جاتی ہے یعنی اس شے میں قلیل واقع ہوتی ہے، یا جس نہی ہے۔

جب یہ حرارت نفی کی صورت میں منتقل ہوتی ہے تو اس کو حرارت غریزی کہتے ہیں۔ جس کے اثرات انسان اپنی طبیعت کو پہنچتے ہیں۔ انشاء اللہ کا اتفاق ہے کہ اس کا بدلہ مانتقل نہیں ہوتا۔ اور اس میں اس قدر (انہی) قوت ہوتی ہے کہ ساہا سال تک اسی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ بعض حکما کا خیال ہے کہ اندر چونکہ عناصر سے ترکیب پاتی ہے، اس لئے خدا کی عنصری قوت خون کے توسط سے حرارت غریزی کا بدلہ مانتقل یہ ہوتا رہتا ہے۔ دونوں صورتوں میں ظاہر میں برفرق معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کیونکہ اگر حرارت غریزی بدلہ مانتقل پر قائم ہے تو پھر بھی اس وقت تک اصلی عنصری حرارت میں جذب نہیں ہو سکتی، جب تک حرارت غریزی قوت نہ ہو اور جب قوت نہ ہو جاتی ہے یا اس شعلہ بجھ جاتا ہے تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

ان امور سے ثابت ہوا کہ حرارت غریزی بھی اصلی عنصری حرارت کی طرف ایک مزاج بنتی ہے اور وہ اس پر قائم رہتی ہے۔ اس میں کی بیشی تو ہو سکتی ہے لیکن وہ بدل نہیں سکتی۔ اس لئے حرارت غریزی کا حرارت غریزہ میں بدل جانے کا واسطہ نہیں پیش ہوتا۔ حرارت غریزہ ایک جدا شے ہے اور وہ جدا طریقہ سے پیدا ہوتی ہے، دونوں کے اوصاف و خواص اور اثرات و افعال میں بہت زیادہ فرق ہے۔

### فرنگی طب کی غلط فہمی

فرنگی طب میں حرارت عنصریہ، بصلیہ، حرارت غریزی اور حرارت غریزہ کا کوئی تصور نہیں ہے۔ ان کے ہاں آکسیجن، کاربن، ہائیڈروجن اور نائٹروجن وغیرہ عناصر کی صورت حاصل ہے، جو مغز اور مرکب دونوں صورتوں میں پائے جاتے ہیں۔ طب قدیم کے قانون کے مطابق ان کی منفرد صورتیں بھی مرکب ہیں، کیونکہ ان کی تقسیم ہو سکتی ہے۔ ان کے تمام عناصر کو آب و دھن سرخس نے انٹر کی تقسیم کے بعد الیکٹرون اور نیوٹرون اور پروٹون سے مرکب تسمیہ کر لیا ہے۔ جس سے ہم آرمیہ ثابت ہو گیا ہے کہ جانے کا کام صرف آکسیجن کا نہیں ہے۔ دھن سرخس میں یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ آکسیجن خود نہیں جلتی بلکہ دھن سرخس کو جلاتی ہے۔ ہائیڈروجن خود جلتی ہے مگر کسی وجہ نہیں سکتی۔ کاربن نہ خود جلتی ہے اور نہ جلاتی ہے۔ بلکہ خود دھن عناصر سے مل کر جلتی ہے اور نائٹروجن جلتی ہے اور نہ جرتی ہے بلکہ آگ کو بجھا دیتی ہے۔

اگر ہم آکسیجن کو عنصری و اصلی حرارت کا طیف، کاربن کو دخان کا طیف اور ہائیڈروجن کو پانی کا طیف اور نائٹروجن کو ارض طیف سمجھ لیں، اور ان کے مرکبات پر غور کریں تو اسی قسم کے نتائج سامنے آتے ہیں کہ جب آکسیجن و ہائیڈروجن اور دھن سرخس (جن کو سارے شاربیاہات) میں غالب ہو تو اس میں حرارت غریزی کے اوصاف پائے جاتے ہیں۔ جب کاربن اور آکسیجن کا غلبہ ہو تو جسم میں حرارت غریزہ کے اثرات و فاعل اور خواص پائے جاتے ہیں۔ ان حقائق سے ثابت ہوا کہ فرنگی طب نصف حرارت غریزی اور حرارت غریزہ سے بے خبر ہے بلکہ حوالے کے متان اور مکتبی خواص بلکہ مزاج کی حقیقت سے بھی ناواقف ہے۔ جو ہزاروں سال پہلے طب یونانی میں بیان کر دیے گئے۔ جن کی معرفت سے نہ صرف امراض کا صحیح تصور ذہن میں پیدا ہوتا ہے، بلکہ طبعی و سائنسی صورت کے ساتھ طبیعتی اور بظاہر و باطنی ہے۔ حیرت ہے کہ مغربوں سالوں کی تحقیقات کے بعد بھی اب تک فرنگی طب اندھیرے میں بھٹک رہی ہے۔ اس کی وجہ صرف طب یونانی اور خصوصاً طب اسلامی کو سمجھنے بغیر

تعصب سے نظر انداز کر دیا ہے اور خود غلط راست پر چڑھ گئی ہے۔ اس کی غلط فہمی اور غلط راہ روی نے ہزاروں ممالک اور لاکھوں انسانوں کو مگرہ آجیایا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ نہ صرف فرنگی طب کی غلطیاں دور کریں، بلکہ جو لوگ اور ممالک ان سے مگرہ ہو گئے ہیں ان کو راہ راست پر لائیں۔ فرنگی طب کے بخاروں کے تحت ان کی پیدائش بخار، تقسیم اور علاج کی غلطیاں بیان کریں گے۔ تاکہ معالج ان سے پوری طرح آگاہ ہو جائیں۔

### بخار کی ماہیت

ان تمام حقائق کے بعد جو ہم اپنی تحقیقات کے سلسلہ میں لکھ چکے ہیں ان کو سامنے رکھ کر اگر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ بخار ایک ایسی حرارت ہے جو اپنے اندر تار بیت اور دخان (کاربن) رکھتی ہے۔ جس کو ہم حرارت غریبہ کا نام دیتے ہیں۔ جس کی پیدائش لکھن و فساد اور تغیر سے عمل میں آتی ہے۔ جس کا مزاج گرم خشک ہے۔ اور یہ کیا وی طور پر اس میں ترشی پائی جاتی ہے۔

بخاروں کی تقسیم و تخصیص اور علاج کتنے سے قبل معلوم ہوتا ہے یہ بھی دیکھ لیا جائے دیگر طریق علاج اس سلسلہ میں کیا کتنے ہیں، تاکہ سمجھنے اور ذہن نشین کرنے میں سہولتیں پیدا ہو جائیں اور یہ بھی اندازہ کیا جاسکے کہ ہم نے جو اس سلسلہ میں تحقیقات کی ہیں وہ اپنے اندر کس قدر ماہیت رکھتی ہیں۔ کیونکہ آیورویدک انتہائی قدیم طریق علاج ہے۔ اس لئے اول اس پر تحقیقاتی نکاد ڈالتے ہیں کہ اس میں بخاروں کو کیا سمجھا گیا ہے اور اس کا علاج کیسے کیا گیا ہے۔ لیکن یہ ضرور ذہن نشین کر لیں کہ آیورویدک مذہبی اور الہامی طریق علاج ہے۔ اس کی سچائی اور حقیقت میں کوئی کام نہیں ہے مگر اکثر اس کا اندازہ کنایات و استعارات اور تہیحات میں کیا گیا ہے۔ جیسے مذہبی کتب کا قصہ ہے کہ جیسے قرآن حکیم نے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اور پنڈلی کا ذکر ہے یا وہ دیکھتا ہے سنا ہے اور کہتا ہے تو اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کے ہاڑی طرح ہاتھ پاؤں، آنکھ کا اور منہ زبان ہیں۔ اس طرح کے بیان سے مراد خاص اقسام کے قوی کا ذکر اور بیان ہوتا ہے جیسے ہمارا یقین ہے کہ فرشتے اور جن اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جن کو ہم نے دیکھا نہیں ہے۔ مگر ان کے جوقوی اور افعال بیان کئے گئے ہیں جن سے ہم ان کی ہستی کو تسلیم کرتے اور ان میں فرق کر سکتے ہیں یا درہمیں بولنے کے لئے منہ اور زبان کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ گراموں فون اور ریڈیو بولتے ہیں، لیکن ان کے منہ نہیں ہیں اور نہ زبانیں ہیں۔ اسی طرح دیکھنے اور سننے کے لئے انسانی آنکھ اور کان کا تصور کر لینا صحیح نہیں ہے۔ یہ صورتیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اور پاؤں کے متعلق ہیں۔ ان کا مقابلہ بھی انسانی جسم سے نہیں کرنا چاہئے۔ اکثر یہ صورتیں آیورویدک میں نظر آتی ہیں۔ اس لئے ان اشارات (سمبل) پر غور کرنا چاہئے، جیسا کہ ہم اپنی کتاب تحقیقات اعادہ شباب میں وضاحت کر چکے ہیں۔ یہ بتا کید اس لئے کر دی ہے کہ جو لوگ غور فکر کرنا نہیں جانتے وہ لوگ ظاہری باتوں پر متغیر اٹھاتے ہیں۔ اور ان کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اگر ایسے علوم کو سمجھ جائے تو بے شمار اسرار و موزک پتہ چلتا ہے۔

### آیورویدک میں بخاروں کی حقیقت

آیورویدک میں بخار کو "جور" کہتے ہیں، اس کے متعلق ایک شاگرد اپنے استاد سے یوں دریافت کرتا ہے۔

بھگوان! آپ نے فرمایا تھا کہ سب روگوں (امراض) سے جور (بخار) کا درجہ بلند ہے۔ کیونکہ یہ شریر (جسم) اور ذہن (روح) کو تپا دیتا ہے اور نہایت ہی اتی روگ (زبردست مرض) ہے۔ نیز یہ تمام روگوں سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ (بخاروں کا تمام امراض سے پہلے پیدا ہونا غور و خوض کرنے کے قابل اشارہ ہے)۔ اس لئے اس مبک اور موت و پیدائش کے وقت بنی نوع انسان کو گھیرنے والے روگ کی پرکرتی، مزاج اور اصیت پرورتی (پیدائش) پر بھو (اثر) کارن (سبب) پورب روپ (خامات، قہل) کو بھشان (مراکز) مل (عاطف) کامل (وقت) لکھن (عذابت) پر تفصیل بیان فرمائیں۔

نیز اس کی اقسام الگ الگ اقسام کی الگ الگ اشکال آم جور اور جیز جور (کنزود کرنے والا) کی علامات۔ اس کے بچنے سے نجات پائے ہوئے شخص کی حفاظت کی تدابیر، ایک دفعہ دور ہو کر پھر عود کرنے کے اسباب اور مکرر عود کر آنے والے جور کا علاج دنیا کی بھلائی کے لئے مجھے ارشاد فرمائیں (یہ تمام سوالات بخاروں کے متعلق یوگی عکلمندی اور کچھ سے کئے گئے ہیں، اس لئے غور و خوض کے قابل ہیں)۔

یہ سن کر ”مبارشی پترو منو“ بولے۔ بہت اچھا! جور (بخار) کے متعلق جو باتیں کرنے کے قابل ہیں میں بیان کئے دیتا ہوں۔ اے عزیز! خود سے سنو!

### ماہیت جور (بخار)

جس کو روگ، دکار، دیامی اور آنکھ بھی کہہ کر پکارتے ہیں۔ چونکہ یہ شریر کو اجیرن (کنزود) کر دیتا ہے، اس لئے اس کو جور کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی ایسی جیڑی تمسک العلاج اور بہت سے عوارض والی نہیں ہوتی ہے۔ جور تمام امراض کا ادوی پتی (قدر کئے والا) اور تمام پش پتھوں کو گھیرنے والا ہے۔ اس لئے مختلف حالات کے مطابق اس کے نام بھی الگ الگ ہیں، تمام پران دھاری جیو (حیوانات) جور کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اور جوڑی کے ساتھ مرتے ہیں اور جوڑی کے ساتھ مہاموہ (جذبات میں کشش) کا سروپ (شکل) ہے۔

جور مشہور کے کرودھ (قہص) سے پیدا ہوتا ہے، یہ جانداروں کا ہلاک کرنے والا ہے۔ دینہ، اندر یوں اور من کو تپانے والا ہوتا ہے۔ عقل و طاقت، رنگت خوشی اور حوصلے کو زائل کر دیتا ہے۔ اور نکان، نکاتی موہ اور آہار، اپ روہ (کھانے کی خواہش نہ ہونا) کو پیدا کرتا ہے۔

### جور پر روتی (پیدائش بخار)

بخار کی پیدائش شاریرک (جسمانی) اور مانسک (روحانی) دونوں صورتوں میں تسلیہ کی جاتی ہے۔ خرابیوں سے پاک صاف انسان کو بخار کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ ذرا اور سخت فتنے کی وجہ سے اس کی پیدائش ہوئی ہے۔ اس لئے کہتے ہیں کہ تریا یک میں مہادیونے (دو یہ مسہوروش) دیوتاؤں کی ہزار سال کا (کرودھ) بہت ”غصہ نہ کرنے کا عہد“ اختیار کیا تھا۔ اس اثناء میں اسروں (راکشوں) نے بڑی خرابی مچائی اور زہدوں کے زہد میں خلل ڈال دیا۔ اپنے برت میں خلل پڑنے کے باوجود دفع خلل کی طاقت رکھنے پر بھی مہادیونے اس کے دفعے کی کوئی تدبیر نہیں کی۔ اسی اثناء میں رگمش پر جاتی ”عوام کے دھکے گھران“ کی (قرہان) کوئی شروع کی۔ لیکن دیوتاؤں کے خبردار کرنے کے باوجود اس نے مہادیو کا غصہ نہ نکالا، اور یک یہ کوسدھ کرنے والی پش پتی رجا میں۔ اور شیو یہ آہونیا دانستہ چھوڑ دیں۔ جب مہادیو کے برت کی مدت پوری ہوئی، انہوں نے رگمش کی نامناسب کارروائی سے آگاہی پا کر اپنی جلالی صفت کا اظہار کیا۔ اپنی چیشائی کی تیسری آنکھ کھول کر پہلے ان اسروں کو بھجوا دیا پھر دشمنوں کو جلانے والی غصے کی آگ سے جلتے ہوئے بان چھوڑے۔ جس سے رگمش کا یک یہ ناش ہو گیا۔ اور سب دیوتا پریشان ہو گئے اور سب بیوت سوزش و جوش سے بے قرار ہو کر چاروں طرف بھاگ گئے۔ یہ حال دیکھ کر پت رشی دوسرے دیوتاؤں سمیت مہادیو کی استی (حمود و ثناء) رگ وید کے منتروں کے کرنے میں مشغول ہو گئے۔ اور اس وقت تک استی کرتے رہے جب تک مہادیو کا غصہ نہ ٹل گیا۔ جانداروں کی بھلائی کے لئے مہادیو کو غصہ نہ ہوا دیکھ فتنے کی آگ نے دست بستہ عرض کی مہاراج! اب میں کیا کروں؟ مہاراج نے فرمایا کہ تو جور کی شکل اختیار کر کے دنیا میں پھیل جا اور انسان کے پیدا ہونے اور مرنے کے وقت اور ایام (زندگی) میں اپنا کام کیا کر۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ بخار مہادیو کی لاٹ سے پیدا ہوا ہے۔

نہر میں تو یہ دیوتاؤں، راکشوں، اور بھوتوں کی مذہبی کہانی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس کے جو سبب (اشارات) بیان کئے گئے ہیں، ان



پرانورغور و خوش کیا جاتے تو بخار کی مہیت (پاکرتی) اور اس کی پیدائش "پروقتی" پر صحیح روشنی پرتی ہے۔ اور بخار کے اوصاف بھی درست بیان کیے گئے ہیں۔ اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ بخار ایک ایسی حرارت ہے جو شکل غصہ کے ہے جو مہیا دیو کی تیسری آنکھ سے پیدا ہوئی ہے۔ اور غصہ سے بھی حرارت پیدا ہوتی ہے اور انکھوں اور بھوتوں کو آج کل کے جراثیم تصور کر لیں جو ہر قسم کی حرارت سے مر جات ہیں۔ اگر جسم میں حرارت کی کمی ہو جاتے تو یہ مخلوقات جسم میں بھڑکتی ہیں اور بخاروں کی گرمی کو اس وقت سکون آتا ہے جب قلب میں اس حرارت کی پیشہ ہو جائے۔ جس کی طرف حمد و ثناء سے اشارہ کیا گیا ہے۔

### آیور ویدک بخاروں کی تقسیم

۱۔ جلی (ترکیب) کے لحاظ سے جو دو طرح کے ہوتے ہیں۔ اولی شاریک (جسمانی) دوسرے ماسک (روحانی)۔ چنانچہ کہتے ہیں "شاریک جوڑ" پہلے جسم میں پیدا ہوتا ہے۔ "ماسک جوڑ" پہلے من میں پیدا ہوتا ہے۔ من کی بے قراری، جھڑکی اور اداسی کی مہات ہیں۔ اور اندریوں میں خرابی واقع ہونے "شاریک جوڑ" کا نشان ہے۔ کئی اچھی تقسیم ہے۔ اول بخار کو ہم عضوی اور مستعی کہتے ہیں۔ دوسری قسم کے بخار ہر بیماری کی کہا جاسکتا ہے۔ من کا تعلق طبی روح کے ساتھ ہے جس میں کیا وہی تبدیلیاں پیدا ہونے سے بخار پیدا ہوتا ہے۔ پھر ان میں سے ہر ایک ہر سومیہ (سوز) ہوگا۔ یا تلیہ (سرم) ہوگا۔ پھر یہ سردی اور گرمی کبھی اندرونی ہوگی اور کبھی بیرونی ہوگی۔ اسی طرح کبھی یہ گرمی طبی حالت کے تحت ہوتی کبھی غیر طبی صورتوں میں کسی بیشی سے ظاہر ہوتی ہے۔ ان صورتوں کو پاکرت اور وکرت کہتے ہیں۔ ان کے حالات کے تحت ان کو ماسک (قل قلب علاج) اور ماسک (علاج) بھی کہہ دیتے ہیں۔

دوشوں کے لحاظ سے بخار کے آٹھ اقسام ہیں: (۱) دات جوڑ (۲) پت جوڑ (۳) کف جوڑ (۴) دات پت جوڑ (۵) دات کف جوڑ (۶) پت کف جوڑ۔ گو یہ دو دوشوں کی خرابی سے ہونے والے بخار جیسے طبی یونانی میں دو اخطا ط کی خرابی سے مرکب بخار ہوتے ہیں۔ (۷) سنپات۔ تینوں دوشوں کی خرابی سے پیدا ہونے والے بخار۔ (۸) انکھ (جذباتی)۔

بخاروں سے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ من اور اندریوں کے تپائے مان ہونے سے سب روگوں کا درجہ پللی جوڑ پیدا ہوتا ہے۔ یہ بخاروں کی بہت اچھی تقسیم ہے۔ غیہ کر تیرت ہوتی ہے کہ ہر سال قبل اس قدر اصولی تقسیم کر دی گئی ہے کہ اگر ان کو مد نظر رکھ کر عدائی کیا جائے تو کبھی بھی معائنہ کا کام نہ ہو۔ اور فوراً ہر ملیض صحت یاب ہو جائے۔ انفسو فرقی نے اپنے اثر سے آیور ویدک طریق حلائ کو جو نہ صرف صولی وقا کوئی ہے بلکہ مذہبی اور ادبی بھی ہے کو غلط اور غیر من اور ان ماسک غلط کر دیا ہے۔ اس سے بھی زیادہ انفسو بھارت کی حکومت اور وہاں کے یہ صاحبان پر ہے کہ وہ فرقی طے کو، آیور ویدک سے افضل اور مفید خیال کرتے ہیں اور جو وقت اور دولت فرقی طے پر خرچ رہتے ہیں۔ اس کا عشر ثیم بھی آیور ویدک پر صرف نہیں ہا جاری ہے۔

صرف اسی تقسیم پر بس نہیں کی گئی بلکہ دوش کے اقسام اور مقام کے لحاظ سے بھی مزید تقسیم کی گئی ہے۔ تاکہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی خیال رکھا جائے۔ شاید کہیں حدی میں غلطی نہ ہو جائے۔ چونکہ دوش پانچ پانچ اقسام کے ہوتے ہیں۔ اس سے ہر دوش کی پھر پانچ صورتیں سامنے آ جاتی ہیں۔ مثلاً پان ویدوں میں، چک پت آپ کو آشید (چھوٹی آتشوں میں) اور کلبدان کف معدوں وغیرہ وغیرہ وکیل پندرہ صفر اور پندرہ مرکب مقام نمونے گئے ہیں۔

اسی طرح سنپات جوڑ کو پچھلے تیرہ اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے اور پھر چار چار صورتوں کو سامنے رکھ کر بان اقسام سامنے آ جاتی ہیں۔ اس

کے بعد کے ایک یوم کو بھی یہ واقعہ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ کم جو دن گند کے بخار کے پانچ اقسام بیان کئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ چند واقعات اقسام بھی بیان کی گئی ہیں۔ طوالت کے لئے نام نہیں لکھے گئے۔ اگر تفصیل سے ان کا مطالعہ کیا جائے تو بخاروں کے متعلق معلومات کا ایک زبردست خزانہ ہاتھ آتا ہے۔ ان بخاروں کی تفصیل میں ایسے امراض و رموز کا نام ہوتا ہے کہ فرنگی طب صدیوں تک ان حقائق کو نہ مصل نہیں کرتی تھی۔

## اعتراض

ابن قیم کے ایسے کم حجم وید جان نے جو ایک طرف آیورویدک سے پورے طور پر واقف نہیں ہیں اور دوسری طرف فنگی سبب حکومت کی داشتہ اور دوری چن کر لکھ کر اس پر حلقہ بولنے والے ایک طرف ہر گھڑی اس کی تعریف کرتے رہتے ہیں اور خود فرنگی ڈاکٹر نہ جان کر نے کی کوشش کرتے ہیں تو دوسری طرف آیورویدک پر بے معنی والہائی اور عدم قسم کے اعتراض کرتے ہیں۔ ان کا ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ آیورویدک میں بخاروں کی اس قدر اقسام ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جاسکتا بلکہ ان کی تشخیص کیسے کی جاسکتی ہے۔ ان کی آئینی کے مطابق بخاروں کی ۱۱۹ اقسام ہیں۔ لیکن ان کو ایک دوسرے سے ضرب دی جائے تو ہزاروں اقسام بن جاتی ہیں۔ اور اگر مرکب بخاروں کو شمار کیا جائے اور پھر ان کو آپس میں ضرب دے کر پھر منفرد بخاروں سے ضرب دی جائے تو ان کا شمار مشکل ہے۔

## جواب

کم قلیل لوگ اپنی بہت سی خاطر اس اعتراض کو سن کر بے حد خوش ہوں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ بھی اسی طرح بے خبر ہیں جس طرح اعتراض کرنے والے آیورویدک سے واقف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کل بخار آیورویدک میں آٹھ ہیں جن میں تین دانت، پت، کف، دوشوں کے کوپ (خراب) ہونے سے پیدا ہوتے ہیں اور تین ان کے مرکب، دانت، پت، دانت، کف، اور پت کف کے کوپ سے ظاہر ہوتے ہیں اور ایک "سنگت" بخار ہے جو ان تینوں دوشوں کے ایک وقت کوپ ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ آخری اور آٹھواں بخار کف ہے۔ حاملاتی قسم کا بخار ہے اور اس کوئی بات نہیں ہے۔ البتہ ان بخاروں میں کمی بیشی دوشوں کے فساد کی مختلف صورتیں اور مختلف مقامات کی خرابی سے ہوتی ہے۔ سو دوسری چیز ہوتی ہیں۔ ان کو سمجھایا گیا ہے تاکہ کسی بخار کے ٹیکنے میں کمی نہ رہ جائے۔ مثلاً سنگت یا ایک ہی قسم کا ہے۔ اس میں بھی کف زیادہ ہوتی ہوگی، کف، دانت اور کف پت کا اثر زیادہ ہوگا پھر ہر دوش کے پانچ پانچ اقسام ہیں۔ اور پھر ہر ایک کے جسم میں مختلف مقامات ہیں۔ اس مطلب یہ نہیں ہے کہ سنگت کے اس قدر اقسام بن گئے ہیں بلکہ اس کا صحیح مقصد یہ ہے کہ جب اس امر کا مطالعہ ہو جائے کہ بخار سنگت یا تیسری قسم کی چاہئے کہ ان سادوں زیادہ ہے اس کی کیا قسم ہے اور وہ کس مقام پر خراب ہوا ہے۔ گویا علاج سے پہلے پوری سلی کر لینی چاہئے کہ بخار کی کیا صورت ہے۔ یہ تشخیص کی سہولتیں ہیں۔ ان واقعات میں نہیں کہا جاسکتا۔ اس تشریح سے ثابت ہوتا ہے کہ سنگت یا ایک ہی قسم کا ہے۔ بخار ایک ہی قسم ہے، بلکہ آیورویدک کی تشخیص میں اور صورتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً اس امر کو دیکھا جائے کہ بخار کی قسم ہے۔ بخار کی قسم سے ہوتی ہے یا معدی سے بخار ہوا معدی سے ہوتی ہے یا سردی سے۔ طبی اور غیر طبی فرق اور اسی طرح پہلے یہ بھی جان لینا ضروری ہے کہ یہ بخار قابل علاج ہے یا نہیں۔

اتنی باریکی سمجھ لینے کے بعد بخار کا علاج مشکل نہیں رہتا۔ مگر جو لوگ صرف بخار کے نام کا علاج کرتے ہیں ان کو سمجھنے اور تشخیص کرنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ ایسے لوگ بھرتی معاف ہیں۔ ان کو وہ کہنا نہ دینا چاہئے کہ وہ بخار کب ہوا ہے کہ قیاس نہیں ہیں۔ وہ صرف فنگی، آخری صحت ہر بخار میں فیوریکلچر اور اسپرین دے کر بخار اتارنے کے طریق سے واقف ہیں۔ بخار کی اصیت اور صحت کی سمیت وہ بالکل بے علم ہیں۔

آیوریدک میں کسی مرض کو علاج کرنے سے قبل ضروری ہے کہ مرض کی حقیقت کو سمجھنے اور اس کی تین صورتوں میں سے ایک ہو سکتی ہے۔

① دوشوں میں کمی بیشی ہوگی، لیکن وہ اپنی حالت میں درست اور اپنے مقام پر ہوں گے۔

② دوشوں میں خرابی ہوگی، اس میں کمی بیشی اور مقام کی تبدیلی ضروری نہیں ہے۔

③ دوش اپنے مقام پر نہیں ہوں گے۔ ان میں اول دو صورتیں ضروری نہیں ہیں۔

مرض کی تشخیص وہی دیکر کر سکتا ہے جو دوش کی حقیقت اور ان کی تبدیلی کے مقام سے واقف ہوگا۔ مجھے بڑے بڑے دیشوں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے جن میں اکثر پروفیسر اور مصنف تھے۔ جب ان سے مقام کی تبدیلی کا ذکر آیا تو کانوں کو ہاتھ لگانے لگے۔ کہتے تھے یہ تو کوئی اور چرک یا ششتر آکر بیان کرے گا۔ پھر میں نے کہا کہ میں چرک اور ششتر نہیں ہوں۔ بلکہ ایک دیشی معالج ہوں۔ آپ مجھ سے جس مرض میں یہ جس دوا کے استعمال سے دوشوں کے مقام کی تبدیلی کے متعلق چاہئے پوچھ سکتے ہیں۔ انہوں نے سوال کئے اور میں نے تسلی بخش جواب دیئے۔ میرا اس بیان سے مقصد بڑائی نہیں ہے بلکہ یہ کہنا ہے کہ جب سے آیوریدک کے اصولوں اور قوانین کو علاج میں برتنا چھوڑ دیا ہے، طریق علاج ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اور مجر باقی معالج دیکھ کر ہلانے شروع ہو گئے ہیں۔

جہاں تک آیوریدک کے بخاروں میں لاکھوں اقسام ہونے کی وجہ سے اعتراض ہے۔ ازل تو یہ اعتراض اس کی بڑائی ہے کہ اگر اعتراض ہی خیال کرنا ہے تو فرنگی طب میں بخاروں کی لاکھوں سے بھی زیادہ اقسام ہیں۔ صرف طبریائے اقسام نہیں گنوائے جاسکتے جو معالج بھی فرنگی بخاروں سے واقف ہیں ان کو علم ہے کہ طبریائی کی کئی اقسام، کئی قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو اگر ضرب در ضرب کھسا جائے تو سینکڑوں نہیں ہزاروں اقسام بن جاتی ہیں۔ باقی اگر تمام بخاروں کے مرکب بنائے گئے تو لاکھوں تک نوبت پہنچ جائے گی۔ فرنگی طب کے بخاروں میں ہم ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی تمام اقسام گنوائیں گے۔ لیکن یہ سب کچھ الزامی جواب ہے۔ اس کا حقیقت ہے کہ کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ اس طرح کی الجھن آیوریدک کے بخاروں کی تحقیق میں ہے اور نہ ہی بخاروں کے اقسام کی الجھن فرنگی طب میں پائی جاتی ہے۔ یہ مغالطہ پیدا کرنے کی صورت ہے۔

آیوریدک کا کمال یہ ہے کہ ان بخاروں کو اس قدر مکمل انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک معالج کہیں بھی تشدد کام نہیں رہتا۔ حلف کی بات یہ ہے کہ بخار سے تھکی کی علامات لکھیں بھی اس انداز سے بیان کی گئی ہے کہ آج بھی ہم ان میں اضافہ نہیں کر سکتے۔

جور پور پور پور (قل از بخار علامات)

منہ کا بے ذائقہ پن، گرانی، جسم، کھانے کی خواہش نہ ہونا، آنکھوں میں سرخی اور ایک نیند کا زیادہ ہونا، بے چینی ہونا، ہمایاں آنا، اداسی، لرزہ، ٹکان، پکڑنا پلاپ، روٹنے کھڑے ہونا، دانوں کا ترش سا ہونا، آواز کا گٹن، وات اور پت کا کھچی اچھا برا لگنا، اروچی اوباک، کمزوری، اعضاء شکنی، گرانی، اعضاء، الب پراقت، بریجھو سترنا، البیہ چستی کے کاموں میں اچھا نہ ہونا۔ اچھے کاموں کے خلاف خواہش ہونا۔ بزرگوں کے کلام میں اعتقاد نہ رہنا، بچوں سے نفرت، دھرم سے لاپرواہی، چھوٹا، ماں، چند لپ اور جھوٹن سے تکلیف محسوس ہونا، بھینس، چھڑوں کی خواہش نہ ہونا، کھنے چارے پر پدارتھوں کا اچھا لگنا وغیرہ وغیرہ۔ کم و بیش مختلف بخاروں کی مناسبت سے یہ علامات پائی جاتی ہیں۔ البتہ سنہات کی علامات نہایت شدید ہوتی ہیں۔

جہاں تک ان اٹھ اقسام کے بخاروں کی مفرد و مرکب اور مرکب اسباب و علامات اور علاج کا تعلق ہے ان کا ذکر آیوریدک کی کتاب میں تفصیل سے درج ہے اس کو دہرانا طوالت کا باعث ہوگا۔ البتہ راج کلکھشما (دق و سل) کے متعلق آیوریدک معلومات پیش کیے دیتے

جس تاکر معالجہ ان کی مفید معلومات سے بھی مستفید ہو سکیں۔ اگرچہ اس کے متعلق ہم نے اپنی کتاب ”تحقیقات دق و سل (ٹی بی)“ میں ضرورت کے مطابق لکھ دیا ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تفصیل کے ساتھ لکھا جائے۔ اس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ مزید تحقیقات کرنے والوں کے لئے ہر ممکن سہولتیں پیدا کرنا یا فرض سمجھتے ہیں۔

### آیور ویدک میں دق و سل کی ماہیت

عام بخاروں کے متعلق لکھ چکے ہیں کہ ”جور“ مہادیو کے لاث ”غصہ“ سے پیدا ہوا۔ اور اس کے ستاپ گرمی سے رکت پت اور کھش کی کینوں کے ساتھ ممکن ”مواملت“ کرنے سے راج کھشتر چندرمان کو راج یکھشا ہوا۔ جس کی تفصیل سے متعلق چندرمان کی ایک شہوانی خیالات سے بھری ہوئی ایک پورا نیک کہانی رشیوں کو دیوتاؤں نے سنائی تھی جسے ہم یہاں پر غور و فکر کے لئے بیان کرتے ہیں۔

کہتے ہیں چندرمان روہنی پر عاشق تھا، اس لئے اس نے اپنے جسم کی بھی پرواہ نہیں کی جس سے اس کے جسم کی چکناسٹ (کھش) بالکل زائل ہو گئی اور اس کا جسم لاغر ہو گیا۔ چونکہ چندرمان کی روہنی سے خاص محبت تھی، اس لئے دھش پر جاتی کی باقی لڑکیوں کو جو چندرمان سے بیاہی ہوئی تھیں چندرمان کی ہم بستری کے لطف سے محروم رہنا پڑتا تھا۔ یہ سن کر دھش کے منہ سے سانس کے ذریعے غصہ مجسم ہو کر ظاہر ہوا۔ دھش پر جاتی کی 38 لڑکیاں چندرمان سے بیاہی ہوئی تھیں۔ لیکن چندرمان کا برتاؤ سب کے ساتھ ایک جیسا نہ تھا۔ وہ روہنی کے سوا کسی کے پاس نہ جاتا تھا۔ رجوتنگ سے اندھا ہو کر چندرمان اپنی استریوں سے سداوت کا برتاؤ نہ کرتا تھا۔ اس لئے دھش کی بدعا سے راج یکھشا نے اس میں دخل جمایا۔ آخر کار وہ اس مرض سے سخت عاجز ہو گیا۔ اس کے چہرے کا تمام نور جا رہا۔ یہ دیکھ کر دو دیوتاؤں اور دیو رشیوں کو ساتھ لے کر اپنے شہر کی خدمت میں حاضر ہوا اور معافی طلب کی۔ دھش نے جب دیکھا کہ اس کی عقل ٹھکانے آگئی ہے تو اس کو خوشی ہوئی اور اس نے اپنے شاگرد ”آشوک کمار“ کو حکم دیا کہ چندرمان کا علاج کیا جائے۔ چنانچہ آشوک کمار کے علاج سے چندرمان کو راج یکھشا سے نجات مل گئی۔ اور پبھی کی نسبت بہت خوبصورت نکل آیا۔ آشوک کمار کی بدولت بیج (حرارت) کے بڑھ جانے سے اس نے نہایت شہدہ ستو حاصل ہوا۔

راج یکھشا کو صرف یکھشا، کرودھ، جور اور دکھ بھی کہتے ہیں، چونکہ یہ روگ اول اول چندرمان کو ہی ہوا تھا اس لئے اس کو راج یکھشا بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ چندرمان کا دوسرا نام راج ہے۔ آشوک کمار کے پونکار نے کی وجہ سے یہ روگ سوڈگ لوک کو ترک کر کے منش لوک میں آ گیا۔

### چند سبیل کی تشریح

ظاہر میں یہ کہانی بے معنی اور عجیب معلوم ہوتی ہے اور اس کا دق و سل سے کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔ زیادہ سے زیادہ ایک اعتقاد کی کہانی ہے جس میں مذہبی خدش کے تحت یکھشا کی پیدائش کو تسخیر کیا جائے۔ لیکن ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ سبیل (اشارات) کا پڑھنا بھی ایک خاص قسم کا علم ہے جس سے عجیب و غریب اسرار و رموز اور عم و صحت کا پتہ چلتا ہے۔ یہ علم بالکل اسی قسم کا علم ہے جسے خواب کی تعبیر دینا ہے۔ ظاہر ہے یہ علم بہت مشکل ہے۔ اس میں غلطی کا امکان ہے۔ بہر حال اپنی طاقت کے مطابق ہر شخص تعبیر کرتا ہے۔ البتہ تعبیر خواب اور تشریح سبیل میں عقل سے زیادہ علم کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس کہانی میں سبیل (اشارات) بیان کئے گئے ہیں، لیکن ہم چند ایک کا ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً (۱) راج چندرمان (۲) عشق و محبت (۳) مواملت کی کثرت (۴) جسم کا نور (۵) بیج کی کمی۔ جن کی مختصر تشریح یہ ہے کہ چندرمان کا اشارہ رطوبات کی زیادتی کی طرف ہے۔ اس

لے ایسے لوگ جن میں رطوبت زیادہ پک جاتی ہیں وہ اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ رطوبات نزلہ، زکام، اور ٹیٹم کی زیادتی کی طرف اشارہ ہے۔ عشق و محبت کا اشارہ کسی خاص قسم کی گھٹن کے ساتھ ہے جس سے زندگی کے باقی کام رہ جاتے ہیں، ایک مسلسل گھٹن ایک ہی مرض میں مبتلا کر دیتی ہے۔ موصالت کی کثرت انفرادی موصال ہے جس کا لازمی نتیجہ اس مرض میں گرفتار ہونا ہے۔ نور سے مراد عقل ہے جس کا تعلق اعصاب سے ہے، نور کے ختم ہونے سے مراد اعصاب کا کمزور ہو جانا ہے۔ بیج آگ کو کہتے ہیں اور اس کی کمی سے ہی اقل و سن کی بندوبستی ہے۔

ان حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ قدم ویدھا جہاں دق و س کی حقیقت اور اس کی ابتداء سے پورے طور پر واقف تھے، اور اس کے مدفن پر بھی پورے طور پر غور ہی تھے۔ لیکن آج کل کے ویدائے مذہبی طبی اور قومی وکی علم کو بھلا کر فنی طب کی طرف جھٹ پڑے ہیں، جو دق و س کے حقائق سے قطعاً واقف نہیں ہے۔ بلکہ مجھرواھی اور جراثیم و کیزوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ یا کہیں "عصرہ تین چار سو سال سے جدید سائنس، نیو کے سائنس اپنے اڈان طاق پیش کر رہی ہے، اس کے مقابلے میں آئوریڈک میں ہزاروں سال سے صحیح اور مکمل صحت و حکمت چلی آ رہی ہے۔ جوت بھی بالکل اسی طرح صحیح حقائق اور مکمل تجربات پیش کر رہی ہے۔ اس لئے ویدھا جہاں کو ذرا پیچھے لوٹ کر دیکھ لینا چاہئے۔

## آئوریڈک میں دق و س کے اسباب

اس کے بڑے چار اسباب بیان کئے جاتے ہیں۔ (۱) طاقت سے بڑھ کر کسی کام کا شروع کرنا۔ (۲) حوائج نہ ورید کا روکنا یا رکنا (۳) کھنے (پینے) کا زائل ہو جانا۔ (۴) دشواری کھانے پینے میں بہتر قسمی جن کی تسہیل اور ذیل ہے۔

### طاقت سے بڑھ کر زور لگانا

طاقت سے بڑھ کر زور سے کسی کام کا شروع کرنا۔ اس کی آئوریڈک میں "اسھما میں اور پھٹ" کہتے ہیں۔ مثلاً طاقت سے بڑھ کر لڑنا، پڑھنا، لکھنا، بولنا، بوجھ اٹھانا، غر کرنا، پھلانگنا، چھلانگ مارنا، ٹرنا، چوٹ کھنا، یا دیگر حوصلہ صلب کاموں میں مشغول ہونا وغیرہ۔ طاقت سے بڑھ کر کام کرنے سے چھاتی کا گوشت پھٹ کر زخم ہو جاتا ہے۔ اور وہ یوگہر گرفت و پتہ دونوں کو تیزی میں لا کر زبردست بن جاتی ہے۔ (سوزش) چھاتی میں قیام پذیر ہو کر درد دل پیدا کر دیتی ہے۔ جب دل میں زخم ہو جاتا ہے تو کھانے وقت کف کے ساتھ خون بھی آ جاتا ہے۔ جب چھاتی زخمی ہو جاتا ہے تو کھانے وقت دل میں بھی درد ہو جاتا ہے۔ چونکہ یہ درگ سانس (طاقت سے بڑھ کر حوصلہ) کرنے سے پیدا ہوتا ہے، اس لئے عقل مند آدمی وہاں کاموں سے دور رہنا چاہئے جن میں سانس سے کام لینا پڑتا ہے۔ کیونکہ اس سے کئی قسم کی اور بھی شروع ہو جاتا ہے۔

### حوائج ضروریہ کا روکنا اور رکنا

جب انسان حیا، شرم اور خوف یا غصہ سے باخلاف و پافنا اور پیشاب و حوائج ضروریہ کو روک لیتا ہے یا اور چند اسباب سے روک جاتے ہیں تو وہ یوگہر گرفت و پتہ دونوں کو تیزی میں لا کر (سوزش پیدا کر دیتی ہے) کئی قسم کی غریبیاں پیدا کر دیتی ہے۔ جیسے زکام، کھنسی، سوجھ (آواز کا جھجھکاؤ)، اور پتی (ہلکے بندہ ہو جانا)، درد پس، اشتعال (درد سر)، بخار، کندھوں کا درد، اعضاء قطنی، بار بار تھوہل پیچیدہ۔ یہ سب و عوارض ضروریہ کے روکنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ انکی ترویج عوارض کی وجہ سے "کلیھما روٹ" پیدا ہو جاتا ہے۔

## چکناہٹ کا زائل ہوجانا

اس کو آیورویک میں ”کھشے“ کہتے ہیں غصہ، نفوس، خواہش کی زیادتی اور سد کے عجز کی وجہ سے انسان بہت ابلہ ہو جاتا ہے۔ نیز تھکنا یا فاقہ کشی سے دیر (منی) اور راج زائل ہو کر چکناہٹ اور بوجہ کی ہے اور ذیابٹز اور دوش کو ابھی رتا ہے جس سے زکام، ریشہ رکھنا، سہا، شکی، درد سرد، مدہل، عید، دہی، درد بلی، آواز بیٹھ جانا، کندھوں کی جلن، یہ تیار و عوارض پیدا کر دیتی ہے اور آخر کار دھوا توں سے زخم برسنے سے راج بھشما مبارک پیدا ہو جاتا ہے اور یہ بہت جلد مریش کو ہلاک کر دیتا ہے۔

## کھانے پینے میں بے ترتیبی

اس کو آیورویک میں دوششن کہتے ہیں، جب مختلف قسم کی غذایہ اور اثر بہ کو بے ترتیبی سے استعمال کیا جاتا ہے تو بے ترتیب دوش پیدا ہوتے ہیں، جو مہلک امراض پیدا کر دیتے ہیں۔ نیز اپنی بے ترتیبی کی وجہ سے خون وغیرہ دھوا توں کے سورخوں کو روک کر انہیں طاقت نہیں پہنچنے دیتا۔ دوششن سے پیدا ہونے والے امراض مندرجہ ذیل ہیں: زکام، ریشہ، کھانسی، سہا، کھانے سے بے رغبتی، زکام، کندھوں کی جلن، خون کی قے ہونا، درد بلی، درد سرد، آواز کا بیٹھ جانا، بکی عوارض تردد شکی کھش میں بے ترتیب پیدا ہوتے ہیں۔

آیورویک میں اسبابِ تپ وق وکل پر ایسی منسل بحث کی گئی ہے کہ ان سبب و مدلل رکھ جائے اور ان کے مطابق طاق یا جاتے اور ادویت دی جائے تو تپنی امر ہے کداس کو شریہ آرام ہو سکتا ہے۔ اس طریقہ علاج میں نہ صرف اسبابِ امراض کو مدتی سے بیان کیا گیا ہے، بلکہ طاق قبل از مرض کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ تاکہ ان کی موجودگی میں بہت جلد اس مرض کے چائل سے چھٹکارا حاصل کر دیا جائے۔

## پورب روپ علامات قبل از مرض

اس مرض میں سب سے پہلے زکام ہوتا ہے، اس کے بعد بے ترتیب، ذیابٹز، بے نفس یا توں میں نفس کھنی، اینہا، زخم و خونخاک، خون، کراہت سا ہونا، غذا اٹھاتے رہنے کے باوجود طاقت اور شوکت کا کم ہوتے جانے، عورتوں کا اپنی لگنا، شاب اور بوشت کی خواہش، ناانگہت، گزینی پر مائل ہونا، کھانے پینے کی چیزوں میں کبھی گھٹن، ہل اور شتوں کا باہموم تر، ہالوں اور ناخوں کا بہت زیادہ چاٹنا، خوب میں پرندہ، پتھوں وغیرہ سے ڈر جانا، خواب میں ہالوں، ہڈیوں اور راکھ کے ڈھیر پر چھٹنا، نیز سوکھے ہوئے کوئوں، کم ہوتے ہوئے پھاروں، بالوں، ریشوں، ریشوں سے تاروں کو دیکھنا راج بکھشما کے پورب روپ ہوتے ہیں۔

## تپ وق اور سل کی ابتداء

اپنی اپنی حرارت سے جیسے جسم کے تمام دھ تو (رہو بات) بنتے ہیں۔ دینے ہی اپنے اپنے سر توں (سورخوں) میں بٹھ جاتے ہیں، پھر خون دھ توں کے ذریعہ قوت حاصل کرتے ہیں، اس لیے سر توں کے رک جانے سے دھ توں کے کم ہو جانے اور دھ توں کی حرارت کے زائل ہوجانے سے راج بکھشما کی پیدائش ہوتی ہے۔ جب حرارت کم ہوجاتی ہے تو انہیں پتھ ہوتے تقریباً تمام جاتے کو طبیعت زہم نہیں ارضی اور وہ تمام کا تمام کھانا پانی نہ (خیر) دین جاتا ہے اور اس کا نہایت قلیل حصہ ارثی میں شامل ہوتا ہے اس سے راج بھشما کے مریش کے پانچنے کا خصوصیت سے خیال رکھنا چاہئے۔ کیونکہ تمام دھ توں کے کم ہونے سے مریش نہایت کم ہو جاتا ہے اور سد ف پانچنے کی کمی گزنی سے اس کی طاقت قائم رہ سکتی ہے۔ اس لیے جہاں تک ممکن ہو ایسی تدبیر عمل میں آتے ہیں کہ پانچنے کا نہایت کم ہونے اور خون زیادہ پیدا ہوتا رہے۔

جہاں تک آیورویک کے علاج کا تعلق ہے، علامات کے مطابق نہایت کامیاب علاج دیات اور اندر یہ تجویز کی گئی ہیں جسے ورت مند

ابھی طرح مستفید ہو سکتے ہیں۔

### ہماری تحقیقات کا مقصد

آیورویدک بخاروں کے متعلق یہ نہیں ہے کہ اس میں بخاروں اور خاص طور پر تپ دق وصل میں اس کی معلومات خلط ہیں یا اس کا علاج اور ادویات منفید نہیں۔ بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ آج کل اکثر ویدوں میں ایسے ہیں جو آیورویدک سے پورے طور پر واقف نہیں ہیں جو تھوڑے سے معالج واقف بھی ہیں وہ دوشوں کے تحت علاج نہیں کرتے اور اکثر مجربات سے علاج کرتے ہیں۔ جن میں فرنگی ادویات کی اکثریت ہوتی ہے جن کے دوشوں اور پر کرتی سے وہ بالکل واقف نہیں ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بخاروں اور خاص طور پر تپ دق وصل کے علاج میں بالکل ناکام ہیں۔

چونکہ اکثریت ویدوں کی ایسی ہے جو دوشوں کے ذریعے علاج نہیں کر سکتی، اس کی وجہ سے کہ وہ دوشوں کے افعال اور اثرات سے پورے طور پر واقف نہیں رہے اور مجربات تلاش کرتے ہیں، اس لئے ہم نے نظریہ مفرد اعضا کے تحت دوشوں کی تقسیم کر کے ان کے افعال و اثرات بیان کر دیے ہیں۔ پھر مفرد اعضا کے تحت بخاروں کی تقسیم کر دی ہے، تاکہ دوشوں کو سمجھنے کے بعد علاج بھی آسان ہو جائے۔

### طب یونانی میں بخار کی اہمیت

طب یونانی سے مراد ہماری ہمیشہ اسلامی دور کی طب یونانی رہی ہے، کیونکہ اس دور میں طب یونانی اپنے انتہائی دور پر بھی تھی، اس میں طب یونانی میں کئی سوگنا اضافات ہوئے ہیں، ایسی ایسی نئی معلومات و مشاہدات اور تجربات کا اضافہ کیا گیا ہے جن کا طب یونانی میں اس کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ نیز اس دور میں ایسی ایسی تحقیقات ہوئیں جن کا عشر مشیر بھی فرنگی طب میں نہیں پایا جاتا ہے۔ طب یونانی کو سمجھنے کے لئے ابھی فرنگی طب کو کم از کم ایک صدی کی ضرورت ہے۔

یہ جو کہا جاتا ہے کہ فرنگی طب کی بنیاد طب یونانی پر ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ یہ دعویٰ بالکل ایسے ہے جیسے کوئی سورن کی روشنی سے انکار کر دے۔ فرنگی طب نے اپنے ابتدائی دور میں ہی طب یونانی کی بنیادوں کو چھوڑ دیا تھا۔ بلکہ تعصب سے ان کی کتب کو آگ لگا دی تھی۔ فرنگی طب کی ترقی صرف فرنگی ترقی اور یورپ و امریکہ کی بڑھتی ہوئی سائنسی ترقی کے ساتھ آگے بڑھی اور شہرت حاصل کی۔ لیکن اس میں جو برائیاں ہیں، ان کی طرف ہمارے سوا کسی نے توجہ نہیں دی ہے۔

طب یونانی میں وہی طریقہ علاج ہے جو آیورویدک کے بعد دنیا میں قائم ہوا۔ اور وہی فنی حیثیت سے قوم دنیا میں پھیلا اور اب تک آیورویدک کی طرح نہ صرف زندہ ہے بلکہ متعلق خدا کی دنیا کے باقی تمام طریق علاج سے زیادہ خدمت کر رہا ہے۔ شاید بعض لوگوں کو سمجھ نہ آئے کہ یہ حقیقت ہے کہ دیگر ملک یہاں تک کہ یورپ اور امریکہ میں بھی طب یونانی قدیم طریق کے نام سے قائم ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ ملک چین میں فرنگی طریق علاج کے ساتھ ساتھ قدیم طریق علاج بھی رائج ہے۔ بلکہ ہر ہسپتال میں دوشوں قسم کے معالج کسٹھل کرمر لیس کا علاج کرتے ہیں اور ہر سرخی کو اجازت ہوتی ہے کہ وہ جو طریق علاج پسند کرے سرکاری طور پر اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

لیکن ہماری تحقیقات یہ ہیں کہ فرنگی طب بالکل غلط ہے۔ اس کو فوراً ختم کر دینا چاہئے۔ کیونکہ اس کا طریق علاج صحیح ہے اور نہ اس کی سائنسی تحقیقات درست ہیں۔ اس لئے ہم کو پھر مزید تحقیقات کے لئے پھر اپنی بنیاد آیورویدک اور اسلامی دور کی طب کو بنانا ہوگا۔ چونکہ فرنگی طب کے زیر اثر اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو اصل اور صحیح قسم کے آیورویدک اور اسلامی دور کی طب کو کھو بیٹھے ہیں۔ اس لئے ہم نے ایک نیا ”نظریہ

مفرد اعضاء پیش کیا ہے جس کے تحت ہم آہر ویدک اور طب یونانی جگہ ہومیو پتھی کی حقیقت و سچائی اور اصول و طریق علاج ذہن نشین کراتے ہیں۔ تاکہ پھر یہ طریق علاج نہ صرف اپنے اصل کلمات کے ساتھ زندہ ہو جائیں، بلکہ ان کی بنیادوں پر ہم فن طب میں مزید ترقی اور ارتقاء کی صورت قائم کر دی جائے۔ ذیل میں اس طب یونانی میں بخار کی جو حقیقت ہے، اس پر حقیقت مناروشنی ڈالتے ہیں۔ اپنے بیان میں ہم یہ کوشش ضرور کرتے ہیں کہ طب کا صرف وہی حصہ پیش کریں جو خاص اسلامی دور کی طب ہے۔ اس میں فرنگی کا اثر دخل نہ ہو۔ یہی کوشش ہم نے آہر ویدک میں بھی کی ہے۔

### طب میں بخار کی تعریف

اس کو عربی میں حمی اور فارسی میں چپ کہتے ہیں۔ یہ ایک عارضی اور غیر معمولی گرمی ہے جس کو حرارت غریبہ بھی کہتے ہیں۔ جو خون سے ذریعہ قلب سے تمام بدن میں پھیل جاتی ہے۔ جس سے بدن کے افعال میں کھلے طور پر نقصان پہنچتا ہے۔ غصہ اور مکان کی معمولی گرمی بخار کی حدود سے باہر ہے۔ کیونکہ اس سے کوئی غیر معمولی تبدیلی بدنی افعال میں لاحق نہیں ہوتی۔ ابست اگر ان کے اسباب و اثرات چند روز تک قائم رہیں، تو وہ بھی مستقل بخاروں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

## طب میں بخار کی اقسام

بخار کی تین بڑی اقسام ہیں۔ (۱) حمی یوم (۲) حمی وق (۳) حمی عفن۔ پھر ان کے تحت ان کی تینوں اقسام ہیں۔

### حمی یوم اور اس کے اقسام

حمی یوم وہ بخار ہے جس کی حرارت روح سے پھیلتی ہے۔ یعنی اس بخار کا تعلق اصل میں بدن کی بجائے روح سے ہوتا ہے۔ چونکہ اس قسم کے بخار میں اگر سب قوی نہ ہو تو اکثر ایک یوم ہی رہتا ہے۔ اس لئے بخار کا نام حمی یوم یعنی ایک روزہ بخار رکھا گیا ہے۔ چونکہ روح انسانی کی تین اقسام ہیں، اس لئے بخار کا نام روح حیوانی، طبعی یا نفسانی کوئی بھی ہو، عارضی حرارت سے گرم ہو جاتی ہے۔ پھر یہ حرارت قلب تک پہنچتی ہے اور قلب میں بھڑک کر شریانیوں کے ذریعے تمام جسم کے اعضاء اور اخلاط میں سرایت کر جاتی ہے یہ گرم ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ صدمہ صدمہ ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے بخاروں کی پیدائش بیرونی اسباب سے ہوتی ہے خواہ وہ اسباب بدنی ہو یا نفسانی یعنی خواہ وہ اس قسم کے ہوں نہ ابتدائاً ان کا تعلق بدن کے۔ جو جیسے تخت گرمی، سخت سردی، گرم نہ ان اور دواؤں کا کھانا، شدید ریاضت اور بدن کو درد وغیرہ اور حرارت خواہ۔ ان اسباب اس قسم کے ہوں کہ ابتدائاً ان کا تعلق روح کے ساتھ ہو۔ مثلاً اعضا در غم وغیرہ ان بخاروں میں نہ زیادہ خطرہ ہوتا ہے اور نہ زیادہ سے رہتے ہیں۔ کیونکہ ان جس کے ساتھ عارضی حرارت کا تعلق ہوتا ہے اپنی لطافت کی بنا پر کثرت کی وجہ سے عارضی حرارت جلد قبل میں لڑھکتی ہے اور جلد اس کو چھوڑ دیتی ہے۔ اکثر ایک روز میں تحلیل ہو جاتی ہے اور گرم ایسا ہوتا ہے کہ تین روزہ نہ زیادہ دھم ہے۔ چونکہ روح نہایت تر ہوتی ہے اس لئے اس میں حرارت شدت نہیں چڑھتی ہے۔ یہ دوسرے بخاروں مثلاً وق یا عفن کے بخاروں کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں، بشرطیکہ ان کی تدریج میں کوئی غلطی واقع ہو جائے یا سبب قوی اور مستقل ہو جائے۔ اس بخار کی اقسام ذیل میں ہیں: (۱) غم کا بخار (۲) خوف کا بخار (۳) شے کا بخار (۴) خوشی کا بخار (۵) بیداری کا بخار (۶) مکان کا بخار (۷) اسل کا بخار (۸) درد کا بخار (۹) ناشی کا بخار (۱۰) بھوک اور پیاس کا بخار (۱۱) سہلے کا بخار (۱۲) جذبی (۱۳) درد کا بخار (۱۴) دھوپ کا بخار (۱۵) مسامات کے بند ہونے کا بخار (۱۶) شراب، گرم غذا، گرم دوا کا بخار (۱۷) تروچام کا بخار (۱۸) غذا کا بخار وغیرہ۔



## حی غفونت اور اس کے اقسام

حی غفونت وہ بخار ہے جس میں پہلے اخلاط متعفن ہو کر گرم ہو جاتے ہیں پھر یہ گرمی خواہ کسی عضو کی ہوتی ہو اور قہر تک پہنچتی ہے۔ پھر یہ گرمی قہر سے تمام اعضاء میں پھیل جاتی ہے۔ جیسے کسی برتن میں گرم پانی ڈالنے سے وہ گرم ہو جاتا ہے چونکہ ان بخاروں میں اخلاط متعفن ہو جاتے ہیں۔ اس سے ان بخاروں کو مغلطی بھی کہتے ہیں۔ اور چونکہ اخلاط مادی ہیں اس لئے ان بخاروں کو مادی بھی کہتے ہیں۔

اخلاط کے اندر غفونت (فساد) پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ پہلے ان ہی اخلاط کی کثرت یا ان کی خلعت یا ان کی لزومیت لیسہ ہونے کے باعث سلسلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب ہوا کے راستے اور گول کی تالیاں بند ہو جاتی ہیں تو سرد ہوا اور ارواح کے نہ نکلنے کے باعث اور بنی رات دغنائیہ کے بند ہو جانے کے باعث جو کہ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اخلاط متعفن ہو جاتے ہیں۔

## غفونت کیا ہے؟

غفونت جس کو اردو اند بھی کہتے ہیں ماضی حرارت کے اس فعل کا نام ہے جو کسی رطوبت میں حرارت سے مخالف تغیر پیدا کرتا ہے۔ یہ ہوا جو اپنی نوعیت پر قائم رہنے کے اپنے اصل مقصود کے کار آمد نہیں رہتی۔ گویا وہ دے کے اندر تخمیر اور فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ جب اس کا قہر بدن کی رطوبت سے ہوتا ہے تو مرنے کے بعد وہ کہتی ہے اور نہ صلاح پذیر ہوتی ہے اور نہ اس سے بدن میں کوئی نفع پہنچتا ہے۔ کیونکہ یہ سب کام طبعی فعل سے ہیں جو حرارت تسلیہ کی مدد سے پورے ہوتے ہیں اور یہ حرارت آتش، ماضی اور ان طبعی افعال کے مخالف ہوتی ہے۔ اس لئے اس رطوبت سے گرم اور تیز بخارات اٹھتے ہیں جو اعضاء کے مزاج کے مخالف ہوتے ہیں۔ اس وقت بدن کے اندر سوزش گرمی اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

اس کا سبب یہ ہے کہ ماضی حرارت جب کسی مرکب میں شریک رہتی ہے تو اس کے مرکب اجزاء ماضی یعنی آتش اجزاء حرارت کے مرکب کو بنا چکی ہے۔ پھر یہ اجزاء اس ماضی حرارت کی امداد سے ہوا کے لطیف اجزاء کی جن سے حرارت کے باعث ملاقات ہو جاتی ہے ہوتی طبیعت ان صرف سے نکال کر آتش طبیعت کی طرف لے جاتے ہیں۔ یعنی ہوائی اجزاء کو آگ بنا دیتے ہیں۔ جس سے اجزاء ماضیہ مرکب میں زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ماضی حرارت کا اس مرکب پر نہ ہو جاتا ہے جس سے اس مرکب کی رطوبت گرم ہو کر اس قدر جوش مرقی ہیں کہ اس کے لطیف اجزاء لطیف اجزاء کو چھوڑ کر الگ ہو جاتے ہیں اور خاصہ میں جا ملتے ہیں۔ مرکب اجزاء سے نکل کر لطیف اجزاء کے ماضیہ میں ملنے کے عمل کو مل احراق بھی کہتے ہیں۔

اگر غفونت وراثۃ اللہ کے طریق کار پر غور کیا جائے تو سب حد حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح سینکڑوں سال قبل خدایا اسمانی نے اس خدیشہ رتی سے ذمہ نشین (ممل تجزیہ) اور اوہامیاد میں (احراق) کو بیان کیا ہے کہ ماضیہ سائنس بھی اس کو ذہن نشین نہیں کر سکی۔ خاص جو پر آتش اثرات سے ہوئی جز ماور رطوبت سے ماضیہ جز و ماضیہ میں شامل ہونا قہر طریف طریق پر بیان کیا گیا ہے۔ مرنہ بدن سائنس میں ماضیہ کے اندر جو آتشیں کار بانف اور پائیزو جن سے تغیرات بیان کئے گئے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ماضیہ کی نقل آتاری گئی ہے جو چھ ماضیہ ماضیہ سائنس کی یہ سوں پہلے پہلے ہیں، اگر ایک بار پھر اس پر غور کر لیں تو یہی تحقیقات کا بے حد حلف آ جائے گا۔

اخلاط بھی جس کے اندر متعفن ہوتے ہیں، بھی جس کے ہا ہر۔ جب رگوں کے اندر متعفن ہوتے ہیں تو اس سے بوقت کار بننے اور بخار ماضیہ ماضیہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ رگوں کے اندر کے مودروں کے طبقات کے دین اور مٹوس ہونے کے باعث تحصیل نہیں ہوتے۔ یہ رگوں

کے متعلقہ مواد جو غنوت کے لئے آمادہ ہوتے ہیں ان میں بہت جلد غنوت دوڑ جاتی ہے۔ عملی انداز یہ ہے کہ جب رگوں کے اندر رگوں کے اوپر کسی وقت نہیں تو فی الحالین ہر غلطی جو پری مقرر ہے ان پر رگوں کے دن میں بخار میں ڈرازیادہ ہوتی ہو جاتی ہے۔

جب رگوں سے باہر مواد متعفن ہوتے ہیں تو اس سے باری کے بخار پیدا ہوتے ہیں، کیونکہ جو مواد رگوں کے باہر متعفن ہوتے ہیں وہ سارے کے سارے ایک جگہ تو ہوتے نہیں۔ اس لئے باری کے وقت جب اس کے کسی ایک حصے میں غنوت آتی ہے تو وہ اس کی رگوں کو دفعتاً بڑھاتا ہے۔ اور ان رگوں کو پھینک دیتا ہے، بخارات اور دوسری شکلوں میں بدن سے خارج کر دیتی ہے۔ کیونکہ یہ مواد رگوں میں تو بند ہوتا ہے نہیں جو دینے میں جن میں کسی جزاء باقی رہ جاتا ہے، جن کے ساتھ بخار ختم نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی غنوت کا مادہ بن سکتا ہے۔ اس وقت حرارت کے نہ ہونے سے بھی بخار باطل ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مادہ کو کوئی دوسرا حصہ دوسری بار غنوت کے مقام پر گرنا ہے اور یہ بھی حرارت کی وجہ سے متعفن ہو جاتا ہے۔ بخار غنوت سے ان کے خاکی اجزاء اور جیل ہوئے مواد کے باعث مقام غنوت میں باقی رہ جاتی ہے یا جس سبب نے پہلے مادے کو متعفن کیا تھا۔ اسی سبب کے باقی ماندہ اثرات سے متعفن ہو جاتا ہے، اسی وجہ سے بلغمی بخار کی باری ہر روز آتی ہے کیونکہ بلغم کی مقدار بدن میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے وہ بآسانی جمع ہو جاتا ہے اور چونکہ اس میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے، اس لئے دو بآسانی متعفن ہو سکتا ہے۔ اور سودا کی باری ہر روز آتی ہے۔ اور آ کر مٹی ہے۔ کیونکہ سودا اپنی کمیت مقدار کے باعث بمشکل متعفن ہوتا ہے، کیونکہ یہ خشک ہو جاتا ہے اور اسر سودا سے متعلقہ کیا جائے تو صفر۔ اس کے لحاظ سے بآسانی اکٹھا ہوتا ہے، کیونکہ صفر کی مقدار سودا سے زیادہ ہوتی ہے اور سودا کے لحاظ سے جلد متعفن بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ صفر ایک حاد گرم خشک ہے، اسی وجہ سے صفر کی باری ایک روز آتا ہے، ایک روز نہیں۔

## بخاروں کے دوروں کی وجوہات

بخاروں کے دوروں کی وجوہات مختلف ہونے میں تین باتیں اہم ہیں۔ (۱) مادوں کا اکتھا ہونا۔ (۲) ان کا متعفن ہونا۔ (۳) ان کا تحلیل ہونا۔ تفصیل ان کی درج ذیل ہے۔

### ۱۔ مادوں کا اکٹھا ہونا

مادے کے جذبہ دیر سے اکٹھے ہونے کا دار و مدار مادہ کی مقدار پر ہے۔ جب دار و مدار زیادہ ہوتا ہے تو تھوڑی سی دیر میں بآسانی اکٹھا ہو جاتا ہے۔ برعکس اس کے جب دار و مدار ہوتا ہے تو دیر میں جمع ہوتا ہے۔ اسی طرح جذبہ دیر اکٹھے ہونے کا دار و مدار اس کی کیفیت یعنی رقت و غلظت اور حرارت و برودت پر بھی ہے۔ چنانچہ جب مواد رقیق اور گرم ہوتے ہیں تو بآسانی جمع ہو جاتے ہیں اور برعکس اس کے جب مواد غلیظ اور سرد ہوتے ہیں تو بمشکل جمع ہوتے ہیں، لیکن دونوں باتوں میں سے مادہ کی مقدار کو دخل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صفر کی بخاریں مہلت بہت جلد بلغمی بخار کے زیادہ ہوتی ہے۔ حالانکہ صفر اور بلغم کے گرم اور رقیق ہیں۔

### ۲۔ مادہ کا متعفن ہونا

مادہ کے جذبہ دیر سے متعفن ہونے کا دار و مدار چار کیفیتوں پر ہے، جب مواد گرم یا گرمی اور تر کی سے مرعوب ہوتے ہیں تو بآسانی متعفن ہو جاتے ہیں۔ اور جب سرد یا خشک یا سردی اور خشکی سے مرعوب ہوتے ہیں تو بمشکل متعفن ہوتے ہیں۔

### ۳۔ مادہ کا تحلیل ہونا

مادہ کے تحلیل ہونے کا دار و مدار لیسہ اور ہونے یا نہ ہونے، غلیظ و رقیق اور تر و خشک ہونے یا نہ ہونے، ن کا خارج کرنا و شمار ہونا

ہے۔ لیکن ان تمام باتوں میں زیادہ اہمیت لیں کہ اس وجہ سے بخاری بخار کے دورے کی مدت لمبی ہوتی ہے۔ بلکہ پورے طور پر اثر ہی نہیں۔ حالانکہ بھگت تر جیوا کرتی ہے، برعکس اس کے جب مواد رقیق اور لیس سے خالی ہوتے ہیں تو بدن سے ان کا اخراج کرنا سہل ہوتا ہے۔ خواہ مقدار بہت زیادہ کیوں نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ سوداوی بخار کے دورہ کی مدت بمقت بلہ صفاوی بخار کے بڑی ہوتی ہے۔

### عقونی بخاروں کے اقسام

عقونی بخار چاروں اغلاط کے شمار سے چار اقسام ہیں۔ پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ باری سے آنے والے اور دائمی رہنے والا باری کا بخار اس وقت آتا ہے جب مادہ رگوں سے باہر آتا ہو اور دائمی بخار اس وقت ہوتا ہے جب کہ مادہ رگوں کے اندر متعفن ہوتا ہے۔ لیکن بڑے بڑے رگوں کے اندر جب بہت سارا خون جمع ہو کر متعفن ہو جاتا ہے اور خون رگوں سے باہر متعفن ہو جاتا ہے تو اس صورت میں بھی دائمی بخار ہوا کرتا ہے۔ پھر جب درم پک جاتا ہے تو اس کے اندر کے مواد خارج ہو جاتے ہیں تو بخار دور ہو جاتا ہے۔

بخاروں کے اقسام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

### حمی غب

اس کو تجارتی بخار بھی کہتے ہیں، جو اصل میں صفاوی بخار ہے جس کا مادہ رگوں سے باہر متعفن ہوتا ہے۔

### حمی محرقة

یہ بھی ایک قسم کا صفاوی بخار ہے لیکن اس کا مادہ رگوں کے اندر متعفن ہوتا ہے۔

### حمی مطبقة

یہ بخار دوسری ہے، اس کا نام مطبقة اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ رات دن یکساں رہتا ہے۔ مطبقة کے لغوی معنی بھی یہ ہیں جو رات دن چڑھا رہے۔ جب کبھی خون غفلت کے بغیر گرم ہو جاتا ہے، اس میں صرف جوش سا آ جاتا ہے، اس کو سونوخس کہتے ہیں جو اکثر حمی مطبقة میں تبدیلیں ہو جاتا ہے، دونوں کا علاج ایک اصول پر ہے، صرف شدت و خفت کا فرق ہے۔ جب مطبقة عقونی صورت اختیار کر لیتا ہے تو اس کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔

**اول:** "محرقة" بڑھنے والا۔ یہ قسم بخار کے ختم ہونے تک زیادہ سی ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب خون میں تحلیل سے تعفن زیادہ ہو۔

**ثانی:** "مخاطبة" گھٹنے والا۔ یہ قسم بخار ختم ہونے تک کم ہوتا رہتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب تعفن تحلیل زیادہ ہو جس کے اسباب مذکور بالا اسباب کے مخالف ہوتے ہیں۔

**ثالث:** "مساویہ" قائم رہنے والا۔ یہ بخار ختم ہونے تک ایک سی حالت میں رہتا ہے، یہ اس وقت ہوتا ہے جب تحلیل تعفن دونوں برابر ہوں۔ ان تینوں میں بدتر بڑھنے والا ہے۔

**چہارم:** "حمی مواظبة" یعنی بخاری جو باری سے آتا ہے اور اس کی باری روزانہ آتی ہے۔ اس کا نام مواظبة اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ ہمیشہ روزانہ آتا ہے۔ (مواظبت) کسی کام کو ہمیشہ کرنا۔ اس بخار میں رگوں کے باہر بھگت متعفن ہوتا ہے۔

**پنجم:** "حمی لیشہ" یعنی دائمی بخار کا نام ہے۔ اس کا دور رگوں کے اندر متعفن ہوتا ہے، چونکہ اس کے بھگت میں رطوبت اور تری زیادہ ہوتی

ہے، اس لئے اس بخار کا نام لگھ ہے، لگھ (لام کی زیر) کے معنی نرمی کے ہیں۔

**ششم:** ”حمی ریلج دائرہ“ اس بخار کا نام ریلج ”چوٹھا“ اس لئے رکھا گیا ہے کہ پہلی باری کے بعد دوسری باری کی ابتداء چوتھے روز ہوا کرتی ہے۔

بعض لوگ اس کا نام مشہ کہتے ہیں۔ جو غلط ہے۔ کیونکہ مشہ تمہاری بخار کا نام ہے یہ بخار سوداوی ہوتا ہے، جس کا مادہ رنگوں کے باہر متعفن ہوتا ہے۔

**ہفتم:** ”حمی ریلج لازمہ“ یہ بھی سوداوی بخار ہے اس میں بھی باری کے چوتھیا بخار کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس کے ساتھ

لرزہ نہیں ہوتا اور چوتھے روز بجائے نئی باری آنے کے بخار میں شدت ہو جایا کرتی ہے۔ باقی دنوں میں بکار رہتا ہے۔ اس بخار کا جو منہایت کم

ہوتا ہے۔

**ہشتم:** ”فخس، سرس سح“ یہ بخار پانچویں، چھٹے، ساتویں روز یا زیادہ دنوں کے بعد دورہ کیا کرتا ہے۔ وہ بھی دراصل چوتھیا بخار کی قسم ہے،

کیونکہ یہ بھی اسی قسم کے مادے سے پیدا ہوتا ہے۔ جس قسم کے مادہ سے چوتھیا بخار ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس کا مادہ چوتھیا بخار سے زیادہ خلیط ہوتا ہے۔

**نہم:** ”حیات غلط“ اس سے مراد وہ بخار ہے جن کے دورے ایک قاعدہ سے نہیں آتے ہیں۔

**دہم:** ”ماخیا لوس“ اس بخار میں اندر سردی اور باہر گرمی ہوتی ہے۔ یہ بطن زحاجی (گاڑھی لیسدار) سے پیدا ہوتا ہے۔ جو کہیں اندر گرمائی میں ہوتا

ہے۔ جہاں یہ ہوتا ہے وہاں تو اس کی سردی سے ٹھنڈ ہوتی ہے، لیکن اس میں چونکہ عفونت لاحق ہوتی ہے، اس لئے اس کے متعفن ہونے سے کچھ

بخارات اُٹھ کر بیرونی اعضاء کو گرم کر دیتے ہیں۔

**یازدہم:** ”لیغوریا“ مندرجہ بالا بخار کے برعکس اس بخار میں اندر گرمی اور باہر سردی ہوتی ہے۔ دراصل غلیظ بطن اس کا سبب ہوتا ہے۔ جو اندر

متعفن ہو کر گرمی پیدا کر دیتا ہے، اور اس سے اس قدر بخارات نہیں اُٹھتے جو بیرونی اعضاء میں پھیل کر زیادہ گرمی پیدا کر سکیں۔ حقیقت میں یہ بطن

نہایت سرد ہوتا ہے جس سے تیز اور زیادہ بخارات نہیں اُٹھتے۔

**دواز دہم:** ”حمی غشیہ“ یہ وہ بخار ہے جس کے آنے کے وقت غشی لاحق ہوتی ہے۔ یہ بخار اکثر اس وقت لاحق ہوتا ہے جب کہ بطن معدہ وضعیف

ہوتا ہے اور وہ اپنے بکے اخلاط اور بطن کی کثرت کو دفع کرنے سے عاجز ہوتا ہے۔ جب ان خام، دلوں کا کچھ حصہ سرد ہوتا ہے تو قلب کی طرف گرتا

ہے جس سے ٹٹنی آ جاتی ہے۔ گاہے یہ بخار ایسے صغریٰ مواد سے پیدا ہوتا ہے جو نہایت رقیق ہونے کی وجہ سے بخار نہ اُٹھنے والے ہوتے ہیں اور جن

کا جو ہر درمی اور زہریلہ ہوتا ہے اور جس میں عفون لاحق ہوتا ہے۔ اس کے تعفن کی وجہ سے اس کی برائی اور اس کا فساد اور بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اور بدن

میں پھیل کر کچھ قہب تک پہنچ جاتا ہے ان عفونی بخاروں کے اقسام ختم ہونے جن کی عفونت جسم میں تیار ہوتی ہے۔

اب ان بخاروں کا ذکر کیا جاتا ہے جن کی عفونت جسم انسان کے باہر فضا میں تیار ہوتی ہے، ایسے بخاروں کو وہائی بخار کہتے ہیں۔

حمی وبائیہ

وبائیہ تعفن یا سزا مند ہے جو ہوا میں پیدا ہوتی ہے، ہوا سے مراد وہ جسم ہے جو زمین کے اوپر کی فضاء میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ جسم حقیقت میں

خالص ہوا نہیں ہے بلکہ اس کے اندر اصلی ہوا کے علاوہ پانی کے اجزاء جو بخارات کی شکل میں اُٹھتے ہیں مٹی کے اجزاء جو دھوس اور غبار کے ساتھ

اُٹھتے ہیں اور آگ کے اجزاء جو زمین سے اُٹھتے ہیں یہ سب چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ چونکہ یہ ہوا غیر چیزوں سے مل کر خالص اور بیض نہیں رہی ہے،

اس لئے اس کا متعفن اور گندہ ہونا محال نہیں ہے۔ چنانچہ جب اس کے ساتھ برے بخارات مل جاتے ہیں جو غراب کانوں یا گندمی جھیلوں یا خراب

سبز یوں اور درختوں یا میدان کی لاشوں اور مردوں وغیرہ سے نکلتے ہیں یا جب ہوا کے ساتھ کوئی اور چیز مل جائے جس سے کہ وہ خالص نہیں رہی یا

جب آہنی بارش زمینی مائع معلوم اسباب سے ہوا میں غیر معمولی تری آجائے تو جلد سے جلد متغفن ہونے کے لئے ہوا میں قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے لئے ہلکی حرارت کا مکمل کرنا شرط ہے۔ ہوا کو یہ قفن اس پانی کے قفن سے مشابہت رکھتا ہے جو کھڑا ہو اور دوسرے اجزاء کے ارضیہ کمل جانے سے بگڑ گیا ہو۔ جب ہوا متغفن ہو جاتی ہے تو بدن کے مواد بھی ٹنڈے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ہوا کے ہلکی ٹنڈے کے اجزاء و اخلاط کے ساتھ مل جاتے ہیں اور اس طرح اخلاط میں بھی غلظت آ جاتی ہے کہ جب ایک مرض اور زہریلی چیز بدن میں گھسکتی ہے تو قوتیں کمزور ہو کر رصوتوں کے قبضہ و تلف سے عاجز اور ماضی حرارت کے روکنے سے مجبور ہو جاتی ہے اور سب سے پہلے قلب کے مواد ٹنڈے ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ وہی ہوا سب سے پہلے قلب تک ہی پہنچتی ہے جس پر اس کا خون متغفن ہو جاتا ہے پھر تمام جسم میں پھیل کر بخاری صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ بخاریہ پانی ہوا سب سے بدن کے بدن میں استعداد و قابلیت ہوتی ہے، لائق ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کو اس کا سبب بنی مادہ پھیل ہوا ہوتا ہے۔ وہ کم اثر نسلوں کے بدن سے ہوا زہر ہے۔ دوسرے لوگوں کے سانس میں چل جاتے ہیں۔ جب یہ دوسرے شخص کے قلب میں پہنچتے ہیں تو اس میں اثر کر کے اس کے مزاج، اخلاط اور روح کو فساد کر دیتے ہیں۔ وہ پانی استعداد دار و قابلیت ان لوگوں میں ہوتی ہے جن کا بدن برے مواد سے پر اور وہ پانی ہوائے من سب ہوتا ہے۔ اور جن کا بدن ضعیف ہوتا ہے، ایسے بنی مادہ مائعوں کے تھیرات خصوصاً برسات کے موسم کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ ٹنڈے مریضوں میں ماضی حرارت فوراً ٹنڈے اور متغفن بن جاتا ہے۔ یہ برے فسادیں کم و بیش قفن پیدا کر دیتی ہے۔ البتہ سری تری کے امراض جیسے زلہ، زکام، کھانسی، ذات الریہ کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ پانی بخاریہ مائعوں میں ایک علامت ہے بھی ہے کہ یہ بہت سے لوگوں بلکہ دیوانوں کو بھی محصور پر کثرت کے ساتھ لاحق ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کی عمومیت کی وجہ سے اس کو وہا کہتے ہیں۔ ورنہ موسم کے لحاظ سے مندرجہ بالا تمام مخلوق (بشر، دھوی، پتلی، مفری اور سوداوی) اپنے اپنے موسم وہا کی کشش کے ساتھ ساتھ پیدا ہو کر خفیف ہوتے رہتے ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ جس بخاریہ ماضی ہوا کہتے ہیں وہی (مفری) ہے۔ کیونکہ ہر برسات میں فضا میں قفن ہوتا ہے۔ اور مفری بخاریہ بخاریہ صورت اختیار کر لیتا ہے۔

### حمی جدری اور حمی صہ

یہ دونوں بخاریہ مخلوق وہا پانی بخاریہ میں شدت اور خفت کے سوا اور کوئی فرق نہیں ہے۔ دونوں میں جسم پر دانے نکلتے ہیں۔ حمی جدری "چھپ" میں موٹے موٹے درشت دانے نکلتے ہیں۔ اور حمی صہ (خسبہ) میں شدت بہت کم ہوتی ہے۔ اور دانے بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ جسم کو ظیف بھی کم ہوتی ہے۔ دونوں بخاریہ ماضی ہیں۔ ماضی خون متغفن ہو کر جوش مارنے لگ جاتا ہے۔ یہ بخاریہ کال کو زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کا مزاج ماضی اور گرم تر ہوتا ہے۔

### حمیات مرکبہ

گانے ایک بخار دوسرے کے ساتھ مرکب ہو جاتا ہے۔ ان مرکب بخاریہ میں قسمیں اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا شمار کرنا ورنہ ان کو ضبط تحریر میں نامحال ہے۔ ماضی قوتوں میں جو ایک ہی قسم کے بخاریہ ہوں، ان سے مرکب ہوتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو دو مختلف جنسوں سے مرکب ہوتے ہیں، بعض وہ ہیں جو پانی اور پانی غیر از ماضی سے مرکب ہوتے ہیں۔ تیسرے غیر لازمی بخاریہ سے مرکب ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ ترکیب کی اور بھی بہت سی قسمیں ہیں، اس سے مناسب نہیں ہے کہ بخاریہ کی تفصیل میں ان کے دوروں پر بھروسہ کریں۔ بلکہ ان کی علامت، خصوصیت اور مراض از مہ پر غور کریں۔ کیونکہ گانے یا بھی ہوتا ہے کہ وہ فساد دار و کے ماضی سے روزانہ بخار آئے جاتا ہے۔ حالانکہ ایسے روزانہ

بطنی بخاروں کے مرکب ہوتے ہیں۔ اگر ان دوروں کو دیکھ کر بطنی بخار کا طبع کیا جائے تو یقیناً مرض بک بوج ثابت ہے۔ لیکن طبیعت مرکب میں اکثر عصارہ اور بطن کے بخار جمع ہوا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام طبیعت مرکب میں صرف اسی ایک بخار کا مخصوص بہہ شلط العقب دھایا ہے۔ لہذا یہ بخار بطنی اور صغریٰ بخار سے مرکب ہوتا ہے۔ شلط کے معنی جزو اور مرض سے ہیں۔ اس بخار میں بطن اور صغریٰ دونوں کے جزو ہوتے ہیں۔

### بخاروں کی کثیر اقسام پر اعتراض

کہا جاتا ہے کہ مغز اور بخار بھی کچھ نہیں۔ لیکن مرکب بخاروں کا شہرہ تھریا، ممکن ہے۔ ان کی تعداد بلا مبالغہ انھوں تک جی ہوتی ہے۔ درحقیقت یہ بات نہیں ہے۔ بخار صرف مغز ہی ہیں۔ بخاروں کی مرکب صورتیں صرف تشخیص کے لئے کی گئی ہیں تاکہ طبع میں تبدیلیوں ہوں۔ باطل آج یہ ایک کے دو شلط کی طرح بھی ایک غلط خراب ہو جاتی ہے۔ کبھی شدید فساد و زہ اور قہقہ و سرائند و جبہ سے بھی دوا ہو سکتی تھیں اور کبھی چاروں اخلاط خراب ہو جاتے ہیں۔ ان مرکب بخاروں میں ان اخلاط کی خرابیوں کو مرکب صورتوں میں تشخیص کی خاطر ذہن نشین کر لیا گیا ہے۔ جو بک بوج بخاروں کی کثرت اقسام پر اعتراض کرتے ہیں دراصل ان کو یہ ان ہونا چاہئے کہ طب میں بخاروں کو کس قدر تشخیص سے بیان کیا گیا ہے۔ بعض دور اعضاء کی بخاروں اور عظم و فکھن طب پر کس قدر گہری نظر تھی۔ یہ قصہ ران کے نظر و فکر کا ہے کہ انہوں نے نہ ان کے عہد و فن کو جانچا اور نہ ہی ان پر نور زریں ان سے مفید مصلحہ حاصل کئے۔ نہ تحقیق کی وجہ سے بے معنی اعتراض کئے گئے ہیں۔

### حمی و ق

حمی و ق وہ مرضی حرارت جو اعضاء اصلیہ اور بالخصوص قلب کے ساتھ وابستہ ہے۔ جس سے بدن کی رگوں میں تعمیل ہو رہی ہوتی ہے۔ تپ و ق کی پیدائش گاہ اسباب سابقہ سے ہوتی ہے مثلاً تپ حرقہ جب کہ اس کی مدت بڑھ جاتی ہے اور قلب اور اعضاء حصیہ کی رگوں میں حرارت عمل کر کے اس کو فانی کر دیتی ہے۔ مثلاً گرم ورم جو سینہ میں پیدا ہوا ہوا اس کی حرارت قرب کی وجہ سے قلب تک نہ پہنچ سکتی ہے۔ دوسرے اعضاء حصیہ تک پہنچتے۔ یہ حرارت قلب اور شرائین کی رگوں کو جذب کر کے انہیں خشک کر دیتی ہے۔ جس کے ساتھ اعضاء حصیہ بھی خشک ہو جاتے ہیں اور گاہ تپ و ق اسباب بادی یعنی پیرونی اور خارجی اسباب سے پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً غم و غصہ و غور و فکر، بیداری طمان، کافی مدت تک جھوک رہنا یا ضرورت کے مطابق غذا کا نہ ملنا۔ اور دوسرے ایک ایسے اسباب کا اثر اس وقت زیادہ ہوتا ہے۔ جبکہ یہ اسباب عامہ جو ان میں متبع ہوں۔ نیز موثر تر مابوا و مرلیش کا مزاج بھی گرم ہو اور دوسری تدبیریں بھی گرم اختیار کی جائیں۔

تپ و ق کے تین درجات ہیں۔

**پہلا درجہ** - ماضی حرارت ان رگوں کو فانی کرنے لگی ہو جو چھوٹی چھوٹی رگوں (عروق شعریہ) کے اندر ہوتی ہیں، اور ان رگوں کو فانی کرنے لگی ہو جو اعضاء کی نشاٹوں اور ان کی وسعتوں میں ہوتی ہیں۔ اعضاء کی نشاٹوں سے مراد وہ چھوٹی چھوٹی خلائیں اور پارہ ہیں خانے ہیں جو گوشت جیسے نرم اعضاء میں تو نمودار نہیں ہوتے، کیونکہ ان کے اجزاء باہم ایب وہاں سے سے جڑے ہوتے ہیں اور بڑی جیسے سخت اعضاء میں یہ خانے نمودار ہوتے ہیں (ان خانوں سے مراد غلیات ہیں)۔

**دوسرا درجہ** - دوسرا درجہ یہ ہے کہ اعضاء کی اندرونی رگوں میں تپ ہوتا ہے اور حرارت کا تعلق اس رگوں سے ہے۔ ساتھ ساتھ وہ تپ و ق زہبہ ان اعضاء اور اعضاء کے ساتھ چسپاں ہونے والی ہوتی ہے۔ تپ و ق کے اس درجہ کا مہم جو (چلنا) ہے۔ اس کے لٹخ و ق کا نام پہلے درجہ تکبیری کہلاتا ہے۔ اور پہلا درجہ ہونے کی وجہ سے ہی تمام درجات پر یوں پہنچ جاتا ہے۔

**تیسرا درجہ:** تیسرا درجہ یہ ہے کہ یہ رطوبتیں بھی فنا ہو چکی ہوتی ہیں۔ اور حرارت کا تحقق اس رطوبت سے ہو چکا ہوتا ہے جو یہ ائش کے وقت عناصر سے یعنی پانی اور ہوا سے بدن میں حاصل ہوتی ہے۔ اس کو رطوبت اسطقیہ اور رطوبت منویہ بھی کہتے ہیں۔ جن سے اعضاء مغرہ کے اجزاء ابتدائی پیرائش سے باہم متصل و چسپاں رہتے ہیں۔ اور جن کے فنا ہونے سے اعضاء کے اجزاء الگ الگ اور بڑا بڑا ہو جاتے ہیں۔ جب دق کے اس درجہ کا نام مقنت (بڑا بڑا کرنے والا) اور محضف (بوسیدہ کرنے والا) ہے۔

دق جب پہلے درجہ میں ہوتا ہے تو اس کی تشخیص دشوار ہے۔ مگر علاج اس کا اہل ہے اور جب یہ دوسرے درجہ میں ہوتا ہے تو اس کا پتہ پانا قبل سے مگر علاج دشوار ہے اور جب یہ تیسرے درجہ میں ہوتا ہے تو اس کا علاج بالکل ناممکن ہے۔ (اثر اسباب و ملات)

طب میں بخاروں کی اہمیت و اقسام اور تشخیص و اسباب کو اس قدر اچھے انداز میں بیان کیا ہے کہ بخاروں کی کوئی ایسی صورت باقی نہیں رہتی بلکہ تشخیص کی ہاریکیوں کے مد نظر بخاروں کے اس قدر اقسام بیان کر دیئے ہیں کہ ایک عوامی معالج پڑھ کر گھبرا جاتا ہے کہ اس قدر اقسام کا احاطہ کرنا اور ہر قسم میں اس کی مخصوص رعایت رکھنا تو بڑی ایک طرف ان اقسام کو پورے طور پر سمجھنا بھی بحد دشوار ہے۔ لیکن دراصل یہ بات نہیں ہے بلکہ یہ کم ہمو عقل کی صورت ہے۔ ورنہ صرف مغرہ و بخاروں کو پورے طور پر ذہن نشین کر لینے سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ مرکب صورتیں تو اس وقت سامنے آتی ہیں جب مغرہ و صورتوں کی ہاریکیوں کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ورنہ دراصل مرکب بخار اپنے اندر کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ جب مغرہ و بخاروں پر پورے طور پر عبور حاصل ہو جاتا ہے تو مرکب بخاروں کی حقیقت آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے۔

جن اہل علم اور صاحب فن نے طب میں بخاروں کا گہرا مطالعہ نہیں کیا اور وہ فرنگی طب کے بخاروں کے متعلق تحقیقات پر حیران ہوتے ہیں۔ وہ لوگ اندھیرے میں ہیں۔ طب میں بخاروں کے متعلق جو بہت و تفسیر اور تشخیص و اسباب جو جس فطری (نچرل) اور باقاعدہ (سسٹمٹک) انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ فرنگی طب میں ان خوبیوں کا غم غشیرہ بھی نہیں ہے۔ طب میں بخار کی تقسیم سمجھ لینے کے بعد نہ صرف ہر قسم کے بخار سمجھ میں آ جاتے ہیں بلکہ ان کا علاج سہل اور آسان ہو جاتا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مرکب بخاروں میں تمام بخاروں کے تعلق کو اس طرح واضح کر دیا ہے جس سے تمام بخاروں پر سیر حاصل روشنی پڑ جاتی ہے۔ مرہ یہ ہے کہ موکی بخاروں اور دق کے بیان کا انداز وہی جدا ہے۔ ان کو اس طرح ذہن نشین کر لیا ہے کہ فرنگی خود ان کو پورے طور پر نہیں سمجھ سکا۔ ایک طرف ان کو جدا جدا صورتوں میں بیان کیا ہے دوسری طرف یہ ثابت کر دیا ہے کہ دیگر بخاروں کا بھی ان سے گہرا تعلق ہے۔ انھوں فرنگی ڈاکٹر اور فرنگی حکیموں نے اس طرف غور ہی نہیں کیا ہے۔

ذیل میں ہم ان بخاروں کو بیان کرتے ہیں جو فرنگی طب نے بیان کئے ہیں۔ بہر حال ان کی تحقیق کے مطابق بیان کریں گے۔ جس طرح ہم نے آجورہ یہ کہ اور طب کے بخاروں کو ان کی تقسیم کے مطابق بیان کیا ہے۔ ان شاء اللہ یہاں بھی کی بیشی نہیں کریں گے۔ مگر ہم سے کہیں کی بیشی ہو جائے تو ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ صحیح حقیقت بیان کر دے۔ ہم تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔

### فرنگی طب اور بخار

فرنگی طب میں بخار کے متعلق بتایا گیا ہے کہ کسی مرض کا نام نہیں ہے بلکہ ایک ایسی علامت ہے جو بہت سی بیماریوں میں پائی جاتی ہے اور بعض امراض میں ایسی شدت سے ایسی تکلیف اور خطرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ مریض اور طبیب دونوں اصل مرض کو بھول کر اس کو مرض سمجھتے ہیں۔

## ایک اعتراض

فرنگی طب میں اگر متعدی امراض خصوصاً بخاروں پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ پیدائش امراض فرنگی ڈاکٹر جراثیم کو اسبابِ خاصہ اسبابِ فعلہ اور اوصاف سمجھتے ہیں۔ تو ایسی صورت کو بخار کی علامات کیسے کہا جاسکتا ہے۔ بخار علامت اس صورت میں بن سکتا ہے جب وہ بخار کے اسباب میں دیگر امراض کو بیان کریں۔ جب وہ صاف اور واضح طور پر بیان کرتے ہیں کہ جراثیم جسم میں داخل ہو کر اس میں اپنے زہر سے اثرات سے مختلف قسم کے بخار پیدا کر دیتے ہیں تو پھر بخار علامت نہ رہا بلکہ بذات خود مرض ہو گیا۔

اگر فرنگی طب بخار کو ایک علامت تسلیم کرتی ہے تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ بخاروں کے اسبابِ فعلہ اور اوصاف جراثیم نہیں ہیں۔ بلکہ دیگر امراض ہیں۔ ایسا تسلیم کرنے سے جراثیم کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔ اب چاہئے وہ جراثیم کی اہمیت کو قائم رکھتے ہوئے اس کو سببِ فعلہ اور اوصاف تسلیم کرے۔ ورنہ اس کو یہ ماننا پڑے گا کہ وہ بخار کو اصل مرض تسلیم کرتی ہو قطعاً غلط سوچ ہے۔ یہ اعتراض اس لئے کیا گیا ہے کہ آئندہ مصنفات میں یہ ثابت کریں گے کہ جراثیم اسبابِ اواصلہ اور فعلہ ہیں اور نہ بخار مرض ہے جیسا کہ فرنگی طبی طور پر تسلیم کرتا ہے۔

## فرنگی طب میں بخار کی تعریف

بدن انسان کی اس حالت کو تپ کہتے ہیں جس میں بدن کی حرارت درجہ اعتدال سے بڑھ کر کچھ عرصہ کے لئے غیر عادی حالت میں قائم ہو جاتی ہے۔ جس میں نظامِ جسمانی میں شدید فعل واقع ہو جاتا ہے۔ عام طور پر حرارت جسمانی کے بڑھ جانے کو خواہ وہ کسی سبب سے زیادتی کرے تپ یا بخار کہتے ہیں۔

اس امر کو ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ فرنگی طب حرارت کو صرف ایک ہی قسم تسلیم کرتی ہے۔ وہ حرارت کی غیر طبعی حالت کو توسیم کرتی ہے مگر اس کو طبعی حرارت سے جدا نہیں سمجھتی۔ بلکہ اسی میں اضافہ خیال کرتی ہے۔ مگر یہ ان کے کتنے نگاہ میں نہ کوئی عارضی حرارت یا حرارتِ غریبہ ہے اور نہ غرضی حرارت، حرارتِ غریبہ ہے بلکہ حرارتِ محض ایک حالت ہے جس میں کئی نشی ہوئی رہتی ہے۔ اور اس کے اعتدال سے زیادتی کا نام بخار رکھا گیا ہے۔

حیرت تو اس امر کی ہے کہ فرنگی طب اپنی روشنی ماڈرن سائنس سے حاصل کرتی ہے اور ماڈرن سائنس یہ تسلیم کرتی ہے کہ آکسیجن بائیڈروجن اور کاربانک ایسڈ گیس میں بہت فرق ہے۔ سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ اول الذکر جلتی ہے اور مؤخر الذکر دونوں جمتی ہیں۔ دوسرے یہ بھی تسلیم کرتی ہے کہ جب انسان سانس لیتا ہے اس کے جسم میں ہوا کے ساتھ آکسیجن اندر داخل ہوتی ہے۔ کاربانک ایسڈ گیس اندر سے خارج ہوتی ہے۔ تیسرے یہ بھی تسلیم کرتی ہے کہ بخار کی حالت میں جسم میں آکسیجن کی بجائے کاربانک ایسڈ گیس بڑھ جاتی ہے۔ ان تھانوں کو سامنے رکھ کر وہ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتی کہ بخار کی حالت میں جو حرارت درجہ اعتدال سے بڑھ کر غیر طبعی صورت اختیار کرتی ہے وہ آکسیجن ہوتی ہے یا کاربانک ایسڈ گیس کی زیادتی ہوتی ہے جو جسم انسان کے لئے طبعی اور اسی حرارت نہیں ہے جو اندر جا کر بائیڈروجن کو جلا کر ایک خاص قسم کی حرارت پیدا نہیں کرتی جو دراصل عارضی حرارت یا حرارتِ غریبہ اور بخار کا کام کرتی ہے۔ کیا کوئی فرنگی ڈاکٹر تسلیم کر سکتا ہے کہ بخار کی حالت میں جو حرارت درجہ اعتدال سے بڑھ چکی ہے وہ آکسیجن کی زیادتی ہے اور کاربانک ایسڈ گیس کی زیادتی نہیں ہے۔ اگر ہمارا استدلال صحیح نہیں ہے تو پھر تسلیم کرنا پڑے گا کہ حرارت جو درجہ اعتدال سے بڑھتی ہے وہ عام حرارت نہیں ہے جس کو ہم عارضی حرارت اور حرارتِ غریبہ کہتے ہیں۔

اکی پر ہی مبنی نہیں ہے بلکہ اگر غیر اور بعض کوسا نے نہیں اور ان سے جو گیس پیدا ہوتی ہے اس میں کچھ غور و فکر کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اس



تہ جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ اس حرارت سے بالکل مختلف ہے جس میں انسان بہت سہانی سے سانس لے کر اپنی صحت کو بگاڑتا ہے۔ یہ وہ قسم کی بیماریاں ہیں جو فزیکل طب نے معروف نہ کی ہیں۔ جن کا بھرپور تھیل سے فریئر کے۔ یہ وہ اس نے غلط طریقہ جاننے فن میں بے شمار خرابیاں پیدا کر دی ہیں۔ بلکہ فن، فن کوئی نوع انسان کے لئے نقصان دہ اس کی شکل و صورت حاصل کر لی ہے۔ اس نے ہم پر فاضل و مذہب کے جسم کی خرابیاں اور خطیہ عوام تک پہنچائیں تاکہ وہ اس کے نقصانات اور غرائب سے محفوظ رہ سکیں۔ مروجہ مایہ خبیث بھی اور ہو جائے کہ تحقیق و تحقیق طریق ملانے ہے۔

### زندگی اور حرارت کا اعتدال

فزیکل طب اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ اگر زندگی کا دار و مدار حرارت پر ہے جب اعتدال حرارت نہیں رہتا تو صحت بھی قائم نہیں رہتی۔ اور جب اعتدال حرارت سے قید حرارت، اخراج حرارت، دھند و طغیہ فعل مغموم ہوتے ہیں۔ اگر حرارت فتنہ پیدا ہوتی ہے، اور ان دونوں نے توازن اس قدر افرط ہو جائے گی کہ درجہ اعتدال سے کہیں زیادہ بڑھ جائے گی۔ ماسوائے قید و خراج حرارت کے درمیان درجہ اعتدال قائم ہو جائے گا یہ انتہائی ضروری نہیں ہونا چاہئے جس کا ایک ایسا معتدلاتھ ہو جائے تاکہ اس کا حاصل ہمیشہ درجہ اعتدال رہے۔

### تولد حرارت کس طرح اور کہاں پر ہوتا ہے

فزیکل طب یہ حقیقت تسلیم کرتی ہے کہ یہ وہی تبدیلیاں اگرچہ بدن میں سب جگہ پر ہوتی ہیں مگر سب اعضا میں یکساں نہیں ہوتیں۔ عالمہ و متعارف اور آثار و رابطہ جو فو، بخور و متحرک نہیں ہوتے ان میں یکسانی عمل بہت کم ہوتے ہیں۔ حرارت مطلق ہے۔ اسی سبب سے یونیویورسٹی حاصل کا مزاج سامنے ہیں۔ اعصاب و عضلات اور معدہ دینے والے جگہ جگہ میں ہمیشہ چھوٹے چھوٹے ہوتا رہتا ہے۔ جس سے ان میں حرارت پیدا ہوتی رہتی ہے جس وقت اعضا اپنے اپنے افعال سرانجام دیتے ہیں اس وقت ان میں یکساں تبدیلیاں بھی زیادہ ہوتی ہیں۔ اور ان اوقات میں ان میں سے حرارت بھی زیادہ نکلتی ہے۔

تھنکس کی جھونکی بہ وقت طلوع رقی ہے۔ دل کی گڑبڑ بہ وقت شب کھڑی رہتی ہے اور معدہ و امعاء کی کچلی بہ وقت پستی رقی ہے۔ ہذا ان مقامات میں حرارت غریبی بھی ہمیشہ ملتی رہتی ہے۔ معدہ و کالونوں میں جس وقت رطوبتیں تیار ہوتی ہیں تو وہاں پر بھی چھینیاں گرم ہوتی ہیں۔ خون بہ وقت دور کرتا ہے اور اس کے اجزاء ایک دوسرے کے ساتھ گڑبڑ لگاتے ہیں۔ گرم ہوتے ہیں۔

مغصہ بالافعال و حرکات عضلات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور دماغ بدن کا بڑا ایڈری دھڑ عضلات سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے عضلات کا قبض و بسط حرارت ہے تو اس سے ظاہر ہے کہ جب ہم ریاضت یا سخت کام کرتے ہیں تو بدن میں حرارت بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر اس سے ساتھ سہمت نفس اور کثرت عرق کے ذریعے حرارت سے ساتھ ساتھ بدن نہ ہوتی جائے تو بدن بہت جلد گرم ہو جائے گا۔ جب عضلات میں تشنگ ہوتا ہے تو بدن کی حرارت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ گڑبڑ اور دیگر تشنجی امراض میں بدن کی حرارت اس کثرت سے زیادہ ہو جاتی ہے کہ بیمار کے مر جانے کے بعد کچھ عرصہ تک بدن گرم رہتا ہے۔

اس طبیعت کے شروع میں جان لگتا ہے جس سے یہ فنی ہیں کہ عضلات میں تشنج واقع ہو کر زیادہ حرارت پیدا ہوتی ہے۔ ان کے سبب سے بدن کی حرارت بڑھ جاتی ہے۔ غیر طبی طور پر جب حرارت بدن چھ عرصہ کے لئے تجاوز کر جاتی ہے تو قابل اور غری زیادہ تر عضلات میں واقع ہوتی ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ حرارت پیدا کرنے کا سامان زیادہ تر عضلات سے لیا گیا ہے۔ گرم اعضا یہ اور اویسے بھی حرارت

پیدا ہوتی رہتی ہے۔

## اخراج حرارت کس طرح ہوتا ہے

علم طبیعیات سے ہمیں معلوم ہے کہ طبعی طور پر گرم اجسام میں سے حرارت تین طرح سے منتشر ہوتی ہے، پہلا یہ کہ ان کا کچھ حرارت کتبے ہیں۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ جب کوئی گرم چیز کسی سرد مقام میں رکھی جاتی ہے تو حرارت کی شعاعیں اس میں سے چاروں طرف پھلتی ہیں اور خارجی ہوتی رہتی ہیں اور رفتہ رفتہ وہ جسم سرد ہوتا ہے اور اس کے اطراف کی ہوا کے درجہ پر اس کی حرارت بھی کم ہو جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان کا کس حرارت گرم جسم میں سے اس صورت میں ممکن ہے کہ جب اس کے باہر کی ہوا کی حرارت اس کی اپنی حرارت کی نسبت زیادہ اور گرم ہو تو حرارت اس سے زیادہ ہو تو ان کا کس حرارت بھی اس کے برعکس ہوگا۔ یعنی ہوا کی حرارت اس چیز کو گرم کر دے گی، سرد اور گرم دونوں میں ایسے تجربات اکثر ہوتے رہتے ہیں۔

دوسرے طریقے کو اتصال یا مس کہتے ہیں یعنی جب ایک گرم اور ایک سرد جسم ایک دوسرے کے ساتھ ملے اس وقت کہ وہ ایک دوسرے میں سے حرارت منتقل ہو کر سرد جسم کو گرم کر دیتی ہے حتیٰ کہ دونوں اجسام کی حرارت مساوی ہو جاتی ہے۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ جب مادہ مشفہ ذرات سے تخلیلی صورت اختیار کرتا ہے تو حرارت کو جذب کر لیتا ہے۔ اور یہ حرارت مادوں کے اجسام سے یا ان سے ہوا سے متعلق ہے جو اس کے ماس واقع ہوتے ہیں۔ جب پانی ہوا یا بخاری صورت اختیار کرتا ہے تو حرارت کو جذب کر لیتا ہے یعنی حرارت اس بخار کے اندر منتقل ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ بخاری ہوا اصل حالت سے کشیف اور غلیظ ذرات اختیار کرتی ہے تو حرارت اس سے اخراج پا لیتی ہے۔ یہ تینوں عمل انسان کے بدن میں بھی کام کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ ذیل کے اعمال بھی اپنے کام کر رہے ہیں جن سے اخراج حرارت جاری رہتا ہے۔

- ① جو ہوا اس نینے کے وقت تک کے اندر چلتی ہے اس کے ذریعے سے بہت سی حرارت خارجی ہوتی ہے۔ تاکہ کے اندر داخل ہو کر یہ ہوا اس غشاء سے متماص ہوتی ہے جس کے اندر گرم اور کشیف خون دورہ کرتا ہے۔ یہ ہوا موما خشک ہوتی ہے اور ہمارے بدن کی نسبت سرد ہوتی ہے۔ اس لئے خون میں سے یہ اجزاء کے نشی اور ان کا کس حرارت سے اس کی ترمیم ہو جاتی ہے۔
- ② کھانا پینا بدن کی نسبت سرد ہوتا ہے۔ جسم کو اس کے پکا کر بدن کرنے کے لئے حرارت کی ضرورت ہے اور منتقلی صورت میں خارجی ہونے کے وقت بھی وہ جسم کے باہر گرم ہو کر نکلتا ہے۔ یعنی حرارت کو جذب کر لیتا ہے۔
- ③ ہمارا جسم جدت سے ڈھکا ہوا ہے۔ جس میں چاروں درمیں جان کی طرف تھی ہوئی ہیں۔ ان درمیں سے اندر سے وقت خون دورہ کرتا رہتا ہے۔ جب غندی ہوا بدن کو گنتی ہے تو اس خون سے ماس ہو کر اس کو خشک کر دیتی ہے۔ یہ خون سرد ہو کر اندرونی غشاء کی طرف چلا جاتا ہے اور وہاں سے دوسرا گرم خون ترمیم کے لئے جلد کی طرف آ جاتا ہے۔
- ④ تمام بدن کی جلد میں چھوٹے چھوٹے غدود موجود ہیں، جو یہ وقت خون میں سے مایہ اجزاء نکال کر کمال کر جلد سے اوپر تھرتے اور خارج کر دیتے رہتے ہیں۔ اور جب پینہ خشک ہوتا ہے تو جسم کی حرارت کم ہو جاتی ہے۔ اس قسم کا انتظام بہت ضروری تھا۔ یہ غدد پہلے تین آفات نکالتا اس وقت مفید ہو سکتے ہیں جب خارجی ہوا بدن کی نسبت سرد ہو۔ چونکہ طریقہ سے صورت میں بھی کام کرتا ہے جب ہوا کی حرارت بدن کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔

## اعتدال حرارت قائم رکھنے کا انتظام

دنیا میں حیوان و قسم کے ہوتے ہیں۔ اول قسم کے سرد خون والے کہلاتے ہیں، جیسے چھٹی و مینڈک اور چھٹی و سانپ، دوسرے قسم کے گرم خون والے کہلاتے ہیں۔ مثلاً پرند و چمندر اور حیوان اور انسان۔ فرق ان دونوں اقسام میں یہ ہوتا ہے کہ سرد خون والے حیوانات کی جسمانی حرارت ان کے ماحول سے پانی اور ہوا کے برابر ہوتی ہے۔ اگر پانی اور ہوا گرم ہوتے ہیں تو ان کا جسم بھی گرم ہوتا ہے۔ اگر سرد ہوتے ہیں تو وہ بھی سرد ہوجاتے ہیں۔ اس لئے سرد خون والے حیوانات جھاوٹ کی مثال ہوتے ہیں، گرم خون والوں میں یہ قابلیت ہوتی ہے کہ وہ اپنی جسمانی حرارت اس کی درجہ پر زبانی ہے خواہ وہ گرم مقام میں ہوں یا سرد مقام میں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان حیوانات کے اندر کوئی ایسا انتظام موجود ہے جو حرارت کو اعتدال پر رکھتا ہے۔ اور کم و بیش نہیں ہونے دیتا ہے۔

ان دونوں قسم کے حیوانات میں اختلاف نظام عصب ہے۔ گرم خون والوں کا نظام عصب بہت اعلیٰ درجہ کا اور پیچیدہ ہوتا ہے۔ اور سرد خون والوں میں نظام عصب کچھ ایسا ہی ترقی یافتہ نہیں ہوتا ہے۔ بچوں میں چونکہ یہ نظام پورے طور پر تکمیل کو نہیں پہنچتا ہوتا چنانچہ بچوں کی حرارت بہت آسانی سے کم و بیش ہوجاتی ہے، اور زیادہ گرمی اور زیادہ سردی کا بھی طرح برداشت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح شدید امراض میں جب نظام عصب اور دماغ کمزور ہوجاتا ہے تو اس حالت میں بھی ضبط حرارت کی قوت کمزور ہوجاتی ہے اور بیمار سردی گرمی کا بھی طرح تحمل نہیں ہوتا۔ کہ حرارت بدن کا ضبط دراصل نظام عصب کے متعلق ہوتا ہے۔ اور یہ درست بھی معلوم ہوتا ہے، کیونکہ ایسا ضروری فعل جس پر صحت اور حیات کا انحصار ہے، وزیر بدن کے اپنے خود حکم میں ہونا ہی مناسب ہے۔

## ضبط حرارت کا انتظام کیا ہے

تجربہ اور مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ضبط حرارت دو طریق سے عمل میں لایا جاتا ہے۔ اول طریق یہ ہے کہ دماغ اعلیٰ میں ایک مدم واقع ہے جس کے ایک حصہ کو ”کالپس سٹراکیم“ کہتے ہیں۔ جس کا تعلق تولد حرارت سے ہے۔ اس مقام میں جب دماغی یہ ریں ہوتی ہیں تو حرارت بدن کو ہوجاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر مولد حرارت واقع ہے۔ جہاں سے احکام صادر ہو کر عضلات میں جاتے ہیں اور وہاں پر کیے یا وہی تہذیبیاں حسب الحکم کم و زیادہ ہوتی ہیں۔ جس کے سبب سے حرارت بدن بھی کم و بیش ہوجاتی ہے۔

اس اول طریق میں ہی دوسری صورت یہ ہے کہ ایک اور مدم دماغ مستطیل میں ہے جس کا تعلق اخراج حرارت ہے۔ اخراج حرارت اس طور پر ہوتا ہے کہ دماغ مستطیل سے اعصاب متحرک سٹراکیم کے نام احکام صادر ہوتے ہیں۔ جیسے جلدی سٹراکیم حسب ضرورت پھیل جاتی ہیں یا سکڑ جاتی ہیں۔ اور اس طریق سے اخراج حرارت میں کم و بیش کر دیا جاتا ہے۔ ان دونوں مصادر کے واسطے دماغ میں سے پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ بعض دماغی حصوں میں دیکھا گیا ہے۔ جب آدمی کو کسی بات کی شرم آتی ہے تو پسینہ آکر تر ہوجاتا ہے۔ اور ہاتھ پر ہوجاتے ہیں۔ نہایت کبھی مادہ سے جو حرارت برقی ہے وہ اسی قسم کا ہوتا ہے۔ دماغ مصادر معمولی حس کے اعصاب سے بھی متحرک ہوتے ہیں۔ سنگ گردہ و کبہ و جب بول و صفار کی نالیوں میں سے نر رتاتے تو اعصابی خراش ہو کر مصدر مولد حرارت متاثر ہوجاتا ہے اور جائز انگ کہ بخار ہوجاتا ہے۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ جب سردی ہوتی ہے اور سردی بدن کو لگتی ہے تو اخراج حرارت بدن سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس فنون نقصان کی ختم اعصاب حس کے ذریعے دماغ مستطیل میں پہنچ جاتی ہے۔ پھر وہاں سے خطرہ نفع ہوتا ہے اور عروق جلد کو نور انگ کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ حرارت ضائع نہ ہو۔ یہی باعث ہے کہ سردیوں میں جلد خشک ہوجاتی ہے۔ اسی سے کہ تھوڑی سی صورت سمیات جراثیم کی ہے۔

مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ حرارت کو اعتدال کے درجے تک رکھنے کے لئے ایک نہایت پیچیدہ انتظام عمل میں لایا گیا ہے۔ تولد و اخراج حرارت کا ضبط دماغ کے ہاتھ میں ہے۔ گو یہ دماغ کے ہاتھ میں ضبط حرارت کو کام ہے۔ جب تک دونوں راسیں مناسب طور پر چلتی رہتی ہیں، موزوں سیدھا چلتا رہتا ہے، اور جب ایک راس کی باعث زیادہ کھینچ جاتی ہے یا ٹوٹ جاتی ہے تو انتظام میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔

### تپ کس طرح پیدا ہوتا ہے

ان اصولوں کے مطابق حرارت کا بڑھنا دو طریق پر ہے یا تو حرارت پیدا ہی زیادہ ہو اور اخراج حسب معمول ہوتے رہے، جس صورت میں خرچ کی نسبت داخل حرارت زیادہ ہونے سے حرارت کا اجتماع ہو کر تپ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے یا اخراج کم ہو جائے یعنی حرارت جبرما کر جانے پید ہوتی رہے مگر اخراج کم ہو۔ اس صورت میں بھی وہی کیفیت پیدا ہو جائے گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ تولد و اخراج حرارت دونوں میں فتور واقع ہو جائے۔ اور تجربہ و مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی ہوتا ہے۔ تپ کی حالت میں حرارت بہت زیادہ پیدا ہوتی ہے اور کثرت سے کیونکہ اخراج حرارت بھی اگرچہ معمول سے زیادہ ہوتا ہے، تاہم حرارت صحت کی نسبت بہت زیادہ رہتی ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ بخار کی حالت میں "کار با تک الہیڈ" اور "یوریا" دونوں کی مقدار بدرجہا بڑھ جاتی ہے۔ یہ دونوں فضولت میں جو جسم کے اجزاء کے جننے سے پیدا ہوتے ہیں۔ شاید امراض اور حمایت میں بدن کی چربی اور عضلات کا بڑا ل اور نقصان بھی اس بات کا ثبوت ہے۔

ڈاکٹر آرمڈ کا خیال ہے کہ بخار کے وجہ سے چونکہ صحت کے معمولی افعال حرکت و سکون اور زخم غذا وغیرہ مرئض اچھی طرح نہیں کر سکتا، اس لئے اعصابی قوت کا وہ حصہ جو ان افعال کے سرانجام کے لئے اٹھ کر رکھ دیا جاتا ہے، مصروف میں نہ رہے جانے کے سبب سے حرارت کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

مندرجہ بالا تحقیقات سے ہمیں کسی طور پر شک نہیں رہتا کہ بخار کی غیر طبعی حرارت اعصابی عمل سے ہوتی ہے۔ یعنی خارجی سمیات بدن میں داخل ہو کر داخل سمیات بدن کے اندر پیدا ہو کر نظام اعصاب پر اپنا موزوں اثر کرتے ہیں۔ جس کے سبب سے تولد و اخراج حرارت کا تپ سب بڑھ جاتا ہے اور حرارت درجہ اعتدال سے بڑھ جاتی ہے۔ بخار کے اعصابی اسباب سے پیدا ہونے کا ثبوت اس بات سے بھی مل سکتا ہے کہ جس وقت بخار کی حرارت تیز ہوتی ہے، اسی وقت دوسری اعصابی علامات مثلاً درد، سر، اعصاب، غشی، ہڈیاں، اختلاط حواس وغیرہ بھی نمودار ہوتے ہیں۔ صحت کی حالت میں اگرچہ حرارت کا اوسط درجہ 98.6° تا 99° ہوتا ہے۔ مگر بدن کی حرارت ہر وقت اتنی نہیں رہتی۔ اس سے کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ رات کے 2 بجے سے صبح 6 بجے تک حرارت اکثر کم ہوتی ہے اور ہر شام کے 5 بجے سے 8 بجے تک 98.6° درجہ سے بڑھ جاتی ہے۔ سکون و حرکت اور کھانے پینے سے بھی حرارت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ بچوں کی حرارت بہ نسبت جوانوں اور جوانوں کی نسبت بزرگوں کے کسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ مولے آدمیوں میں تحت اجندہ چربی زیادہ ہونے کے باعث اندرونی حرارت بہ نسبت بیرونی حرارت کے زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح دھوپ میں جانے سے اور سرد ہوائ سے بھی حرارت زیادہ اور کم ہو جاتی ہے۔ بدن کے سارے حصے یکساں گرم نہیں ہوتے۔ مختلف مقاموں میں مقامی اسباب سے بھی حرارت میں فرق ہوتا ہے۔

اسی طرح سے التهاب (انفلامیشن) و نکات و حس (غیر زایا) میں شریاٹوں کے پھول جانے سے جب کسی مقام پر خون زیادہ ہوتا ہے تو وہ مقام گرم ہو جاتا ہے۔ جس مقام پر (کنٹر لین امپوزٹرم) ہو یا کسی سدد کے باعث خون کافی مقدار میں نہ جاے تو جاتی بدن کی بہت وہ مقام سرد ہو جاتا ہے۔

اس طریق سے اگر تمام اسباب کو جمع کیا جائے تو صحت کی حالت میں اوسط درجہ حرارت خاص مقدار میں رہنے پر پہنچے، تو رقیق رہتا ہے اور ان

اجلی اور اشعہء کی اوسط کا مہ اعتدال حرارت ہے جس طرح اعصابی اور دماغی عمل سے حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح کئی اسباب مختلف دماغ اور اعصاب اپنے ہوتے ہیں جن سے حرارت بدن بہت ہی کم ہو جاتی ہے۔ مثلاً جریان خون، غلظت کثیف، امراض مزمنہ مثل سرطان، (کمی خون)، کلوروسس، امراض مزمنہ و قلوب، دماغی امراض میں حرارت بدن ہمیشہ کسی قدر کم رہتی ہے اور ناراضیہ فیور میں جب اعضا، پس ہو جاتی ہیں، زہیہ، لکھلکھ، کاروبار، اندک لکھی اثرات سے بدن کی حرارت بہت جلد نیچے تر جاتی ہے۔ اعتبار سے حرارت جسم بدن بہت زیادہ ہے۔

### جراثیمی سمیات سے پیدا کس حرارت

ماذون سائنس کی تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ حرارت جسمانی کے دو اسباب ہیں۔ اول اس دماغی مرکز کا فعل جو میز ان حرارت کو بقا دے رہتا ہے (جس کا ذکر ہم تفصیل سے کر چکے ہیں)۔ دوم دوران خون میں جراثیمی ان کے سمیات کی موجودگی، یہ سب (سمیات جراثیمی) بھی دو طریق سے حرارت کو بڑھا دیتے ہیں۔

اول میٹابولزم میں خلل انداز ہوتے ہیں۔ میٹابولزم افعال اعضا و اندرونی کو کہتے ہیں۔ مثلاً انہیں صدمہ، عروق، ماریتی، غذا سے سیال جزو، ہڈی، جگر اور باغیہ داخل، مردوں کا پیشاب جلد سے خارج کرنا اور غذا کو جسم میں احتراق وغیرہ اس سلطان سے مراد یہ ہے کہ سمیات جراثیمی ان اعضاء کے افعال اندرونی میں خلل انداز ہو کر حرارت کو بڑھا دیتی ہیں۔

جراثیمی سمیات کے فعل انداز ہونے کی دوسری صورت یہ ہے کہ مرکز دماغی جو حرارت کو میز ان کرتا ہے اس میں خلل انداز ہوتی ہے۔ میں کو خراب اندک اسباب یعنی جراثیمی سمیات اپنے ہیں کہ جن کا سمجھنا نہایت اہم ہے کہ یہ کس طرح خون میں قحط پیدا کر دیتے ہیں۔ ذیل کی ایک مثال سے آسانی سے ذہن نشین ہو جائے گا۔

ایک جراثیم سے پاک سرہہ بوش میں قدر قدر ذرا لکھ کر اس میں کوئی نہ وغیرہ جینی سیال، شل، شہرہ یا آب گوشت، دیا جاتا ہے۔ اور بوش کے منہ کو کھلا رہنے دیا جاتا ہے۔ تاکہ ہوا اس میں داخل ہوتی رہے۔ آخر تجربہ جلد سے صوب ہو تو آگ پر بوش دے دیا جاتا ہے۔ وہ کوئی نہ مدت نہیں ہے۔ پھر مدت بعد اس کی سطح پر جھاک پیدا ہو جاتا ہے اور اب اس جھاک کو بذریعہ خوردبین ملاحظہ کیا جاتا تو اس میں مختلف قسم کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ یہ سیال اول ہے اور اب نہ رہا مگر اب نہایت متغصن اور زہیم رہا ہے۔

کسی طرح جب جراثیم انسان کی ساخت میں داخل ہو کر یا دوران خون میں داخل ہو کر رہنے لگتے ہیں تو وہ اپنی غذا جس سے حاصل کرتے ہیں اور جسمانی حرارت ان کی زندگی کے نہایت موزوں ہوتی ہے۔ ان کی نسل خوب بڑھتی ہے، جس سے مرض کی تمام علامات شدت سے نمودار ہوتی ہیں۔ خور و یوان کے اسی کیفیت و قحط داخل عروق کے کام سے حمیہ کیا ہے اور اعضاء میں بھی جراثیم اپنے عوزی اثرات سے قحط پیدا کر دیتے ہیں۔ جب بخار جراثیم کے جسم میں داخل ہونے سے ہوتا ہے تو وہ حقیقت یہ نہایت وسیع و تہذیبوں کے باعث ہوتا ہے۔ اس کا سمجھنا نہایت مشکل ہے اور اسلی بنا رہی ہے اس کو ڈاکٹری اصطلاح میں "پانی ریل یا" کہتے ہیں۔ مگر جب بخار جراثیم کے جسم میں داخل ہونے سے ہوتا ہے جس کی کوئی بھی وجہ مثلاً زیادہ گرمی کا ملک جان، کان، وغیرہ تو اس کو "پانی پھر میں" کہتے ہیں۔

جب جراثیمی کی موجودگی سے بخار ہوتا ہے تو قوت مدافعت جراثیم کے ساتھ شدید متجدد کرتی ہے۔ اور بخار اس متبلی پائے علامت ہے (گلو یا بند شغلات)۔ آخر بخار نمودار یا کسی کسی شدید بخار سے جراثیم جسم میں داخل ہو جائیں اور قوت مدافعت ان کو زائل نہ کر سکے بخار نہ ہو یا بہت خفیف ہو تو اس کا انجام مہلک ہوگا۔ مگر نہایت ضعیف اور کمزور ششاس میں یہ حالت، انجمی باقی ہے۔ جو کہ اور بخار دیکھا دیکھا لویہ کم متعدی بخاروں میں سخت ہی رچہ جاتا ہے۔ یہ قوت مدافعت اپنی پوری طاقت سے کام لیتی ہے۔ "کئی منعت" "ایمنی" کو پیدا کرنے کی پوری و شش



میں وہ ہے کہ تین چار سوسالوں کے سائنسی دور کے باوجود آج تک کسی ایک قسم کے بخار کا صحیح علاج معلوم نہیں کر سکی۔ وہ جو آج کل بخاروں کے علاج میں ادویات مستعمل ہیں خود سب عطایانہ ہیں۔ جو ہر پانچ دس سال بعد بدل جاتی ہیں۔ اگر علاج کے متعلق ان کے نظریات درست ہوتے جیسا کہ طب اور آیورویدک میں پائے جاتے ہیں تو ہزاروں سالوں تک بھی ان کے علاج اور ادویات میں بھی تبدیلیاں پیدا نہ ہوتیں۔ لیکن غلط طریقہ علاج ہے جس کی اصلاح بھی مشکل ہے۔ اور اس کا فخر کرنا ہی ہر حال میں بہتر ہے۔

## اعتراض دوم

فرنگی طب ایک طرف بخاروں کی پیدائش اور حرارت کی زیادتی کو دماغی مرکز کی خرابی تسلیم کرتی ہے اور دوسری طرف یہ بھی تسلیم کرتی ہے کہ جب تک کسی عضوی من عت (امیونی) کمزور نہ ہو جائے اس وقت تک نہ جراثیمی سمیات جسم کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی کیفیتی و نفسیتی اور مادی و فعلی اثرات نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اگر اس کو صحیح تسلیم کر لیں تو یہاں پر پھر دوسرا اعتراض یہ پیدا ہوتا ہے کہ جراثیمی سمیات اور کیفیات و نفسیتی اور مادی و فعلی اسباب و اثرات بالکل بے معنی ہیں۔ کیونکہ جب تک اعضاء کی من عتیں درست ہیں تو پھر اور کوئی اثر نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے۔ اس لئے سب سے زیادہ جس چیز کی احتیاط لازم ہو سکتی ہے تو وہ اعضاء کی من عتیں ہیں نہ کہ جراثیمی سمیات اور دیگر اسباب کو مد نظر رکھا جائے۔

## اعتراض سوم

مناعت (امیونی) کا تعلق اعضاء سے مخصوص ہے، یعنی جب تک کسی عضوی (امیونی) من عت (درست اور مضبوط ہے اس وقت تک اس کے افعال درست ہیں۔ اس وقت تک اس پر کسی جراثیم کا حملہ نہیں ہو سکتا نہ ہی کوئی مرض پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن جب بھی کسی عضوی من عت کمزور ہو جاتی ہے اور وہ اپنی درست حالت میں نہیں ہوتی تو اس کے افعال صحیح نہیں رہ سکتے۔ اس پر کسی نہ کسی جراثیم کا حملہ ہو گا یا کوئی مرض پیدا ہو جائے گا۔ ان امور سے ثابت ہوا کہ من عت (امیونی) اور ان کے افعال لازم و ملزوم ہیں۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ اعضاء کی مناعت (امیونی) اور ان کے افعال لازم و ملزوم ہیں، تو نتیجہ نکلا کہ دیگر اعضاء کی خرابی سے بھی بخار اور دیگر امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ صرف دماغی مرکز کی خرابی ضروری نہیں ہے۔ اور اگر اس کا جواب دے دیا جائے کہ جب دیگر اعضاء کی من عت اور افعال خراب ہوتے ہیں تو پہلے ان کا اثر دماغی مرکز پر ہوتا ہے۔ پھر امراض بخار اور حرارت میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ تو اس کا جواب آسانی سے یہ دیا جا سکتا ہے کہ ایسے بخار جن میں دماغی مرکز میں خرابی پیدا نہیں ہوتی اور بخار پیدا ہو جاتا ہے اور حرارت غیر طبعی بڑھ جاتی ہے۔ جیسے کیفیاتی و نفسیتی اور مادی و فعلی بخار وغیرہ جیسا کہ فرنگی طب تسلیم کرتی ہے جن کا ثبوت ان کی بزرگ کتاب میں درج ہے اور ان کی تقسیمہ بھر بخار میں تفصیل سے بیان کر دیں گے۔

نتیجہ

مندرجہ بالا حقائق اور بحث سے نتیجہ یہ نکلا کہ بخار کی پیدائش کے اصل اسباب دماغ اور دیگر اعضاء کے افعال کی خرابی ہے۔ جن میں وجہ سے وہاں پر مواد کے تپ یا دورانی خون کی کمی بیشی ہوتی ہے یا رگوں کی اخراجات و پیدائش میں افراط و تفریط ہوتی ہے۔ جو یہ ثابت ہوا کہ جب تک افعال اعضاء میں خرابی پیدا نہ ہو تو بخار ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی حرارت میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی کوئی دیگر مرض ظہور میں آ سکتی ہے۔ یہ جو کہ جاتا ہے کہ جراثیم اور ان کے سمیات باعث بخار اور پیدائش حرارت اور دیگر امراض ہیں کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔ بالکل غلط اور

زبردست دھوکا ہے۔ اسی طرح کیفیاتی و نفسیاتی اور مادی و فعلی اثرات بھی باعث بخور و پیدائش حرارت اور دیگر امراض بھی نہیں ہیں اس امر میں کوئی شک نہیں ہے یہ سب کے سب اسباب بخور و پیدائش حرارت اور دیگر امراض ہیں۔ لیکن اسباب واصلہ اور فائدہ نہیں ہیں۔ اسباب واصلہ اور فائدہ صرف افعال اعضائے انسانی ہیں۔ جب تک وہ درست ہیں، جسم صحت مند ہے اور جب وہ بگڑ جاتے ہیں بخار پیدا ہو جاتا ہے۔ حرارت کم و بیش ہو جاتی ہے۔ دیگر امراض ظاہر ہو جاتے ہیں اور علاج کی صورت بھی یہی ہے کہ بجائے جراثیم مارنا ان کے سمیاتی اثرات کو ختم کرنا، تغلظ و فساد کو دور کرنا، کیفیاتی و نفسیاتی حالت کو بدلنا اور وہی فعلی صورتوں کو رفع کرنا وغیرہ۔ صرف اعضاء کے افعال درست کر دیئے جائیں، بخور اور دیگر امراض دور ہو جائیں گے اور صحیح معنوں میں علاج ہو سکتا ہے۔

ہمارے یہ اعتراض اس مقدمہ پر اس لئے کئے ہیں کیونکہ فرنگی طب کے بخاروں کو بیان کرنے کے بعد ہی ان پر اعتراض کرنا زیادہ بہتر ہے۔ اگر ہم آگے چل کر ان پر اعتراض کرتے تو فرنگی بخاروں کی پیدائش کی پوری صورت شاید ذہن میں باقی نہ رہتی۔ آئندہ بھی جہاں کہیں فرنگی طب میں اعتراض پیدا ہوں گے اساتذہ ساتھ کرتے جائیں گے۔

### بخار کی علامات عمومی

بخار غراہ کی قسم کا ہو اس کا خواہ کوئی سبب ہو سبب میں قریب قریب چند علامات مشترکہ طور پر پائی جاتی ہیں۔

① حرارت جسم، حالت، صحت سے زیادہ ہوتی ہے جو مرینٹن کو نیز دوسروں کو بدن چھونے سے معلوم ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں بذریعہ تھرمیاں (الحرارت) (تھرمامیٹر) اس کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ حالت صحت میں حرارت تقریباً سترہ سینے اٹھوٹے ہوتی ہے۔ لیکن بحالت بخار اس سے زیادہ ہو۔

② معمولی طور پر رطوبات بدن کو تراوش اور اخراج میں فرق پڑ جاتا ہے خون سے سیال حصہ کم تر رہتا ہے۔ اور کل ساخت جسم میں بہ نسبت صحت کے خرابی عائد ہو جاتی ہے۔ ان اعضاء کے افعال میں ضلّٰلہ واقع ہو جاتا ہے۔ جس سے رطوبات تراوش پاتی ہیں۔ نیز رطوبات مذکورہ کی بہت تبدیلی ہو جاتی ہے۔ جس سے چند عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً جلد نا ہموار اور درشت، زہانت ملبی اور خشک، پیاس زیادہ اور جھوک کم ہو جاتی ہے۔ نیشیانے اور قبض کی شکایت ہو جاتی ہے۔ پیشاب سرخ تیزابی کیفیت کا مقدار میں کم ہوتا ہے۔ اور اس میں ایک خاص طرح کی بو ہوتی ہے۔ امتحان کرنے پر اس میں دودھ بول (یوریا) اور غرض بولی (یورک ایسڈ) زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور اس کا وزن تناسبہ حالت صحت کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔

③ ختام شریانی میں ضلّٰلہ واقع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ خون سے شورنگ، کریمت، دموئے احمر (ریڈ کارپسلس) اور دھندلہ (الوہیمن) کم ہو جاتے ہیں۔ مصل (مخول خون) میں شوریت کم ہو جاتی ہے۔ نبض سریع اور مصلیٰ ہو جاتی ہے۔ نبض دفعی دقیقہ ایک سو چار میں ضربات سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔ لیکن مرض کی ترقی کے زمانے میں باریک، کمزور، منتظر اور گاہے وقفہ دار ہو جاتی ہے۔

④ تمام تنفسی شے فرق آ جاتا ہے۔ مرینٹن جلد سانس لیتا ہے۔ چنانچہ نبض میں جس قدر تیزی ہوتی ہے، اسی حساب سے اکثر اعضاء تنفس بڑھ جاتے ہیں۔

⑤ اکثر مصلیٰ میں فور پڑ جاتا ہے، چنانچہ ابتداء میں سردی ہوتی ہے یا رزہ سے بخار ہو جاتا ہے۔ تمام جسم میں درد اور تکان ہوتی ہے۔ کام سے غرت، سستی، بے قراری، بے خوابی، درد سر ہوتا ہے۔ گاہے رات کے وقت بڑیاں شدید ہو جاتی ہیں، کل عضلات پھڑکتے ہیں، مرینٹن ہستہ چھتا ہے۔ آنسو بہتا ہے یا بے ہوش ہو جاتی ہے جو شہید مصلیٰ علامت ہیں۔



①

نہم میں یہ یا کی تھیں وہاں ہوتا ہے اندازاً نعت ہو جاتی ہے جس سے مریش بڑھتا ہے اور دگر ہو جاتا ہے۔ بعض وقت پست بہت درسی  
تدروسہ القیہ بھی ہو جاتا ہے (سواء القیہ = فقر الدم)۔

مختلف بخاروں میں درجہ حرارت مروجش ہوتا ہے۔ چنانچہ جب حرارت بخار 101 درجہ سے کم ہوتی ہے تو اس کو خلیفہ بنی رہتے ہیں۔  
جب حرارت 103 درجہ سے کم ہوتی ہے تو اس کو تھوہ بنی رہتے ہیں۔ اور جب 105 درجہ سے کم ہوتی ہے تو اس کو شہید بنی رہتے ہیں۔ اور اگر  
حرارت 105 درجہ سے زیادہ ہو جائے تو حالت کو پختہ یا محرقہ کہتے ہیں۔ اگر یہ شہید بنی رہے تو مریش رہے تو مریش کا تمام درجات تہ۔  
لیکن یہ صرف مریش ہی نہیں بلکہ اس کا قیاس نہیں کرنا چاہئے بلکہ مریش کی رفتار میں اور جسم کی حالت بھی دیکھنا چاہئے۔ کیونکہ بعض شہید  
اور بعض مشاہدات اسباب اور مہر بطون یا کسی دگر اندرونی عضو کے انتہاب میں حالانکہ حرارت زیادہ نہیں ہوتی لیکن مریش چھ مہر بعد احوال  
جاتا ہے۔

یہ امر ملحوظ رکھنا چاہئے کہ حرارت کا یہ مہر مریش کے حق میں مضرب ہوتا ہے اور اگر حرارت اقل یا زیادہ ہو جائے تو ایک اندازہ ہو۔ چنانچہ  
یہ وہ ہو جائے یا اپنے وقت حد سے زیادہ ہو جائے تو یہ سب باتیں مریش کے حق میں بڑی ہوتی ہیں۔ مریش، مہر بن اور مہر بن وہ مہر بن  
سے قبل حرارت شہید ہو جاتی ہے۔

بخار بنی جن میں حالت کا فرق کیا ہے خاص خاص بنوں میں ان میں فرق آ جاتا ہے اور کسی عضو کے کسی مرض میں ہوتا ہے۔ اور  
اس میں مرض کی خاص خاص حالت پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لیے صرف حرارت پر ہی اکتفا نہ کیا جائے بلکہ مختلف طریقے سے مریش سے بہرہ  
بردار کر کے تشخیص میں کریں۔ فحقی جب میں زیادہ تر حرارت کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ مہر بن اس اعراض (تھوہ، شہید) کو استعمال  
رہتے ہیں۔ اس آدھ مریش کی زبان کے نیچے رکھ کر اس کو مد نظر رکھنے کے لئے کہتے ہیں۔ بعض آدھ مہر بن میں درجہ حرارت بتا دیتے ہیں  
بعض پانچ منٹ تک مدد میں رکھتے ہیں۔ کتب مقصد میں بھی لگا دیتے ہیں۔ بچوں میں اکثر بغل کے اندر لگا جاتا ہے۔ ان مختلف  
مقامات و حرارت میں حالت صحیح تصور بہت فرق ہوتا ہے۔ تھوہ کو لگانے سے قبل صاف کر لینا چاہئے۔ ورنہ یہ مقصد میں رکھنے سے قبل یہ ناچیز  
پا بنے کہ ان مقامات میں ورم و انتہاب تو نہیں ہے کیونکہ ورم و انتہاب کے سبب سے حرارت دو تین درجے زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور جسمانی اسلی  
حرارت کا پتہ نہیں آتا۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ تھوہ درجہ حرارت تو ضرور بیان کر دے گا لیکن وہ یہ نہیں بیان کر سکے گا کہ بخار گرمی کا ہے یا سردی کا  
ہے۔ تھوہ حرارت کی وضاحت نہیں کر سکتا۔ یہ بخار مہر بن یا مہر بن بخار ہے۔

اعراض

فحقی جب بخاروں میں درجہ حرارت (جس کو حرارت اسلی یا حرارت غریزہ کہتے ہیں) میں صرف زیادہ دیکھتے ہیں۔ اور بخار کی حرارت و  
پہر ہوتی حرارت تھوہ نہیں رہتی۔ لیکن یہ بخاروں کی حرارت کے متعلق نہ کیا خیال ہے۔ جیسے تھوہ اور دگر بخاری بخاروں میں ورم و گرمی حرارت  
کی یا فحقی میں تو ان کو بھی مہر بن کے لئے حوالہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ لیکن وہ مہر بن اور اینتہاب مہر بن بخاروں میں گرم اور اینتہاب  
اقسام کہتے ہیں بلکہ انتہاب کہتے ہیں۔ ان حقائق سے ثابت ہے کہ بخار اسلی حرارت میں زیادتی نہیں ہیں۔

فرعی طب میں بخاروں کی تقسیم

فرعی طب میں بخاروں کی تقسیم کسی قسم کی عمدہ نہ ہوتی ہے۔ یہ تشخیص کو مد نظر رکھ کر مختلف حالات کی ہیں۔ مثلاً جراثیمی بیماریات اور



## الوان (رنگ) کے لحاظ سے بخاروں کی تقسیم

سرخ بخار	کالا بخار	دھبہ دار بخار	محصی قرمز
کالا آزار	لال بخار	زرد بخار	نیلیوں بخار

## مشہور ڈاکٹروں سے متعلق بخاروں کی تقسیم

آچی بالذ صاحب کا بخار	یہنگل صاحب
کارڑ صاحب کا بخار	بیرنر صاحب کا بخار
چارکوٹ صاحب کا بخار	ڈولی کا بخار
کوب صاحب کا زکمدار بخار	دہانت مور صاحب کا بخار
جاگوڈ صاحب کا بخار	

## جسمانی اعضاء سے متعلق بخاروں کی تقسیم

ہضمی بخار	جگری بخار	پولی بخار
معوی بخار	ریوی بخار	حریصی بخار
معوی بخار	طولی بخار	ناک کا بخار

## حیوانات و حشرات ارض سے متعلق بخاروں کی تقسیم

افریقی چمڑی بخار	چمڑے کا بخار	بلی کا بخار
چوہے کا بخار	برن کمی بخار	طوطا بخار

## ارضی و سماوی آفاق سے بخاروں کی تقسیم

قسطی بخار	بے اصل بخار	آبی بخار	سیلابی بخار
شمسی بخار	غباری بخار	کابی بخار	سرمی دانے کا بخار

## دوا، غذا اور دیگر اشیاء سے پیدا شدہ بخاروں کی تقسیم

غذائی بخار	پروٹین بخار	ادویات بخار	دودھ کا بخار
غذائی بخار	عشقی بخار	نمکین بخار	

## متفرق حیات

مہلک فقر الدم بخار	آسٹریلیا کا کیوب بخار	نچور یا بخار
بستری بخار	سیس پول بخار	میونخ بخار
نفاذی بخار	چترال بخار	مما بخار بخار
کیرون بخار	ڈنڈی بخار	نیا پولی ٹان بخار
جراثیم بخار	اکوا بخار	ارض النیل بخار
نوزل بخار	چالو ڈال بخار	مصنوعی بخار
اروپا بخار	پاناما بخار	انجیڈا بخار
گرد وچ تباہی بخار	مہلک بخار	گرد وچ یہ بخار
اڈنی بخار	علائیاتی بخار	صیای بخار
شانی بخار	شکری بخار	

لیکن حقیقت میں فرنگی میں بخار تین ہی قسم کے پائے جاتے ہیں (۱) سادہ بخار (۲) مادی بخار (۳) متعدی بخار۔

سادہ بخار اور مادی بخار ابتداء میں متعدی نہیں ہوتے لیکن طوالت کے بعد متعدی بخاروں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

(۱) **سادہ بخار:** ایسا بخار جس میں جسم کے اندر نہ مادہ کی زیادتی (فازن میٹر) ہو اور نہ ہی جراثیمی نقص پائا جائے۔ جیسے یقیانی وغسیاتی اور فعلی بخار مثلاً سردی و گرمی کے اثرات، خوف و غم اور مکان و محنت کی زیادتی سے جسم میں حرارت کی افراط سے بخار ہو جائے۔ یہ بالکل وہی بخار ہے جن کو طب میں حمی یوم کہتے ہیں۔

(۲) **مادی بخار:** کھانے پینے کی زیادتی زہریلی اور نقصان رساں ادویات کے استعمال، طب میں غیر متعین مادیوں کی زیادتی سے جسم میں حرارت کی زیادتی سے بخار ہو جاتا ہے۔ دراصل یہ بخار بھی حمی یوم میں داخل ہیں۔ لیکن یہ بخار اکثر بہت جلد متعدی بخاروں میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ غیر موسمی میرا بھی ان ہی بخاروں میں شامل ہے۔ اسی طرح بغیر بخار کے مسلسل کونین کھانے یا سکھایا کھانے سے جو بخار ہو جاتے ہیں، غیر موسمی میرا بھی ان ہی بخاروں میں شامل ہے۔

(۳) **متعدی بخار:** متعدی بخار ایسے بخار ہیں جو نقصان فساد اور جراثیمی سمیات اور تغیر سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہابی اور موسمی بخار بھی ان ہی میں شریک ہیں۔ ان کی تین اقسام ہیں۔

## تخصیص جراثیمی بخار

ایسے بخار جن کے جراثیم کی شکل و شباهت تشخیص ہو چکی ہے۔ ان میں بخاروں کے لئے ہر تین قسم کی شکل و شباهت والے خاص طور پر قابل ذکر ہیں اور شکل اعضاء جراثیمی کی ہے جن سے مائی فائیڈ فیورم حرتہ بطنی، ایپائٹی فائیڈ فیورم، (امعائی بخار وغیرہ)، "ڈیفٹریا" (ذائقہ بانی)، "انٹروٹرو" (نزہہ زکامہ بانی)، پلک (حُمون) اور دیگر مریات پیدا ہوتے ہیں۔ جس میں فی بی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

دوسری شکل دور جراثیم کی ہے جن کے ذریعے اثر سے ”نیو پرل فیور“ (حمی سرسہ ہائی) وغیرہ قاتل آفریں۔  
تیسری شکل پشچم جراثیم کی ہے۔ ان سے ”ریلیپ سب فیور“ (قحہ کا بنر) کالا آزاد وغیرہ بخار پیدا ہوتے ہیں۔

### غیر مشخصہ جراثیمی بخار

ایسے بخار بھی جراثیمی ہیں لیکن حال ان کے جراثیمی شکل و شبہت اور شناخت نہیں ہو سکتی۔ غالباً یہ جراثیم نہایت نازک ہوتے ہیں، ان کی جسمانی ساخت ایسی کوتاہ ہے کہ زمانہ موجودہ ہی مانیکر و سلپ کے ذریعے نظر نہیں آ سکتے۔ اس جماعت میں ہل پاؤس (چنپ)، میل (خسہ)، کارلٹ فیور (سرخ بخار)، سیرفائی فیور (زہریلی کھسی کا بخار) وغیرہ شامل ہے۔

### متعدی وساطت حیوانیہ

وہ بخار جو پیراسائٹس یعنی حیوانی جراثیمی حیوانات کی وساطت سے پھیلتے ہیں۔ ان سے ملنے والے فیور (موکی بخار، ایچی بک (زحیم)، اور بورانچی مشن (دہل بھر) وغیرہ کے بخار پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے بخاروں میں مچھر، مکھی اور دیگر کسی حیوانیہ کے کاٹنے سے جراثیم جسم انسان میں داخل ہو جاتے ہیں۔

ہم نے فرنگی سب کے بخاروں کو اتنی عمدہ ترتیب سے بیان کیا ہے کہ آسانی سے ذہن نشین ہو سکیں۔ جس ترتیب سے ہم نے بیان کیا ہے، خود فرنگی طب بھی بیان نہیں کر سکی۔ اس بیان سے ہمارا مقصد کھل طور پر بخار کو سمجھانا ہے تاکہ جو کچھ ہم اپنی تحقیقات میں بیان کریں وہ بھی نصف انہیں صحت ذہن نشین ہو سکیں جہاں کا صحیح اور مفید ہونا اور فرنگی سب کا فائدہ اور نقصان رسا ہونا سامنے آ جائے۔

مندرجہ بالا بخاروں میں شدت و غفلت، دائمی و پارہی، ہمکنی و ہائمی کے لحاظ سے بھی اقسام بیان کئے جاتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ قسم و راقسم نہیں ہیں بلکہ بخار اس کی تقویمیں اور ذہن نشین کرانے کے لئے ان کی چند دیگر علامات کو واضح کیا گیا ہے۔ ان کی تقسیم و راقسم سے اس پر بخاروں اقسام پیدا ہوتی ہیں، لیکن اس قسم کے اعتراض کرنا غیہ من سب ہیں۔ اعتراض ہمیشہ قانونی اور اصولی ہونا چاہیے۔ جس سے فہم کی اصلاح و تجدید اور نشو و ارتقاء ہوتی ہے۔

### تپ و ق اور سل (ٹپلی)

تپ و ق اور سل دونوں متعدی ہیں، ان کی پیدائش بذریعہ جراثیم ”سب سلس“ نیو بریکوس ہوتی ہے۔ جس مقام پر یہ مادہ جائزین ہوتا ہے وہاں چھوٹا چھوٹا پتہ یا دانہ مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کو فرنگی طب میں نیو بریکل کہتے ہیں پھر وہ ساخت متورم ہونے لگتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ متورم ساخت جسمانی بیضہ قسم کے مادے میں تبدیل ہونے لگتی ہے۔ اور وہ متورم عضو یا ساخت یا تو زخم میں تبدیل ہوجاتی ہے یا خود بخود تبدیل ہو کر چونے کی قسم میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

### جراثیم سل کی حقیقت

اس مرض کا خاص سبب بی سی ٹیس نیو بریکوس ”جراثیمی“ تسلیم کیا گیا ہے۔ جس کی وسطی طبی خون کے سرخ دانہ کے نصف لے قریب ہوتی ہے۔ یہ بہت باریک اور نازک ہوتا ہے۔ یہ بالکل سیدھا ہوتا ہے یا قدرے خم دار مختلف نمونوں میں شکل و جسامت میں قدرے فرق ہوتا ہے۔ اس جراثیم کی ساخت میں خمی، دو موجود ہوتا ہے، جس کی پیدائش کے باعث جراثیم پر رگ چڑھ کر ملاحظہ کرنا آسان کام نہیں۔ چنانچہ اس کو رنگ کے سے جیسا کہ وقت و رنگ استعمال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ چربی کا روغن اس کو رنگدار بنانے میں مبالغہ ہوتا ہے مگر سب اس پر رنگ چڑھ

جائے تو تیسرا اب اور کھن بھی اس رنگ بھی اس چرٹی کی وجہ سے رنگ کو از انہیں پائے میں بدیں وچائی جڑو مندو اناطیاست "جراثیم" بنامت میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ جراثیم پھیپھڑوں کے غلغ، قارور و اور مینش کے براز و بذر خورائیں مہر اندر کرتے دیکھے جاتے ہیں۔ مینش مری نیوریکو کس میں خون کے اندر بھی ان جراثیم کی موجودگی ممکن ہے اور جسم کا مؤلفہ اش میں ٹیوریکل بی سی تینا پائے جاتے ہیں۔ نیوریکل مادہ سلی اور کس کا ہوتا ہے۔

**اول:** خاک رنگ کا مادہ کی جس کو کرے یا لی اری کہتے ہیں۔

**دوسرا:** زردی، نکل رنگ کا مادہ کی جس کو سیو نیوم کل کہتے ہیں۔ ق اور سلی میں چشم کے اندر جو تھائی فلی اور مری تہدیلیاں پیدا ہوتی ہیں وہ کتب میں تحریر ہیں جہاں سے مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

چند اہمہ اضافات

فوجی طب میں یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ بعض بخاری فی میں منتقل ہوجاتے ہیں۔ امر یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بخاری فی قسم کے جراثیم سے متعلق رہتے ہوں گے، جیسے چچک اور سب کے جراثیم اور لی۔ بی وغیرہ کے جراثیم کا قلعق بی لس قسم کے جراثیم کے ساتھ ہے۔ امر یہ تسلیم بھی کریں تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ ان مختلف اقسام کے بخاریوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس سے طاق میں کس قدر فتنیں پیدا ہوجاتی ہیں۔

بعض مقامات پر یہ مری حیرت کی کوئی چیز نہیں رائق جب ہم دیکھتے ہیں کہ قبولی میں یا میں شدت ہوجاتی ہے اور اس کے ساتھ مہر مری کی حالت خراب ہوجاتی ہے تو فوراً وہاں پر سراسری جراثیم پیدا ہوجاتے ہیں اور جب میں یا میں سے دراصل شروع ہوجاتے ہیں تو ان کے جراثیم تشریف آتے ہیں اور اگر پیش ہوجائے تو میر یا کے جراثیم، مینش (زنجی) کے جراثیم پیدا ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح مینش یا نیک میں جب نمونیا ہوجاتا ہے یا سہر م یا پیش ہو جاتی ہے تو مینش یا کے جراثیم مختلف بخاریوں میں منتقل ہوجاتے ہیں۔ یا ایک قسم کے بخاریوں میں مختلف اقسام کے جراثیم اکٹھے ہوجاتے ہیں۔

یہ سب امراض اس لئے وارد ہوتے ہیں کہ امراض کے اسباب و اصد و رفعلہ وغیرہ سے جراثیم قرار یا ہے جو فوجی طب کی سب سے بڑی غلطی و رنظ فنی ہے۔ جس میں یہ سب خرابیاں وارد ہوتی ہیں۔ امر ان کی جہد سب و اصد و رفعلہ اعتد کو قرار دیا جائے تو غلطی اور خرابی عمل جاتی ہے۔ لیونہ اس مراح جس مضمون میں خرابی تسیر کی جائے گی مرض بھی اسی میں سمجھا جائے گا۔ مثلاً بلیر یا ندی بنار ہے تو اس کی تیزی میں جب دماغ پر ثر ہو تو وہاں کے ندی پر وہ کے غشاء غائی میں مری تر یا ماننا پڑے گا۔ اسی طرح مریوں سے قے اور اسباب آئیں گے یا پیش ہوجائے گی تو معدہ اور امعاء کے ندی سے کا مٹاثر ہو نا ماننا جاسکتا ہے۔ یہی صورت مینش یا (محرقہ بخار) کی ہے۔ وایک غلطی تو یہ ہے۔ اسی ق من سبت سے مینش یا اعتد تو سمجھا جاتے ہیں مگر جراثیم کا غلط اور بڑا نظرا ماننا ہے جو کے مطابق کمال صحیح نہیں دیکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ فوجی طب ان کے علاج میں ناکام ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان کے جسم کے کسی مضمون میں خرابی پیدا نہ ہو کوئی مرض پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیونہ اعتد کی خرابیوں سے ہی وہاں پر وہاں اکتھے ہوتے ہیں جن میں قلعن و فساد پیدا ہوتے ہیں، ورنہ اگر اعتد درست حالت میں ہوں تو قلعن یا قلعن (امینی) بھی مضبوط مینش یا پیدا ہو جاتی جراثیم سے اثر کرتے ہیں یا وہاں پر قلعن و فساد ایسے پیدا ہو سکتا ہے۔ کسی مضمون میں قلعن و فساد پیدا ہو جاتا ہے جراثیم پیدا ہو جائے گا کی کوئی جراثیم یا کسی مضمون میں اپنے ثلثے قلعن و فساد پیدا کر دے۔ بہر حال یہ یقینی امر ہے کہ جب تک کسی مضمون میں رنظ و فساد پیدا نہ ہو وہاں پر نہ مادی و نہ کا ورنہ اس میں قلعن و فساد پیدا ہوگا۔ اور نہ ہی باج سے جراثیم پیدا ہوگا۔ لیونہ سب سے جن

تہ وہاں پر ٹخن و خیر اور فساد پیدا کرنے کا امکان ہو سکے۔ اس لئے فرنگی طب کی جراثیم کی تیسوری تصحیح ملتا ہے۔ بلکہ علاج میں سرسبی پیدا کر دیتا ہے۔

### ہومیو پیتھی اور بخار

ہومیو پیتھی میں امراض کا تصور ہی نہیں ہے اس لئے ہومیو پیتھی میں بخار کا تصور بالکل نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ اس کی جگہ جسم میں حرارت کی زیادتی کو رابطہ علامت بیان کرنا چاہئے، کیونکہ بخار غرضاً جسم کی حرارت ہے جو تمام جسمانی حرارت سے جدا ہے جب ہومیو پیتھی حرارت بخار کی کہیں تشریح نہیں کرتی تو پھر اس کو بخار کا ذکر کرنا ان کے اپنے فطری اور قانون علامت کے خلاف ہے جہاں تک بخار کا تعلق ہے، ایک خاص قسم کی حرارت ہم اس کو مانتے ہیں جب اس کے قدم کا ذکر ہوگا تو عرض کہلے گا کیونکہ مرض کی تعریف میں جوں یہ حقیقت ہے کہ مرض جسم کی اس حرارت کا نام ہے جب کہ اعضائے جسم اپنے صحیح افعال انجام نہ دے رہے ہوں، وہاں یہ صورت بھی اس میں شامل ہے کہ مرض علامات کے مجموعہ کا نام ہے کیونکہ ہر عضو کے افعال میں کمی بیشی سے اس میں چند علامات پیدا ہوتی ہیں جو اس عضو کی خرابی کی طرف اشارہ کرتی ہیں، چونکہ بخاروں کی تمام قسم اپنے اندر مختلف علامات کے مجموعے رکھتی ہیں جن کی درست کسی نہ کسی عضو کی خرابی کی طرف ہوا کرتی ہے، اس لئے بخار کی ہر قسم ایک بخار ہے، اس کو علامت کہنا درست نہیں۔

### ہومیو پیتھی میں بخاروں کا ذکر نہیں ہے

حیرت کی بات ہے کہ ہومیو پیتھی نے نہ صرف بخار و حرارت کی زیادتی کی ایک علامت کے طور پر استعمال کیا ہے بلکہ بخاروں کی تمام اقسام کو علامات کے طور پر ظاہر کیا ہے۔ بلکہ ہر بخار کی متعدد علامات کھ کر ان کا علاج کتب میں لکھ دیا ہے۔ یہ سب کچھ نہ صرف بالکل غلط ہے بلکہ ہومیو پیتھی کا قانون اس امر کی بھی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی ایسی علامت بیان کر دی جائے جو بالکل مختلف علامات کے مجموعہ ہوں ایسی مجموعی علامت عین مرض کہلے گی۔ تمام ہومیو پیتھی میں کوئی ایسی دوا نہیں ہے جو ایسے علامتی مجموعے بیان کرے جیسا کہ ہم بخاروں کی مختلف اقسام میں دیکھتے ہیں۔ اگر ایسی دوا کہیں پائی جائے تو ہم اپنی ادویات کے ناموں پر بخاروں کے نام رکھ دیتے، یہاں تک کہ کوئین (چائنا) میں بھی طبعی یا کی پوری علامات نہیں پائی جاتیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ہم فیبر کا نام ہومیو پیتھی میں "چائنا" رکھ دیتے۔ "چائنا" کی چند مخصوص علامات ہیں جو میرا بخار میں پائی جاتی ہیں، ان کے علاوہ اور بھی میرا کی علامات ہیں جو چائنا میں نہیں ملتی ہیں بلکہ صورت دیگر بخاروں میں بھی پائی جاتی ہے۔

ہومیو پیتھی میں بخار کو حرارت کی جگہ علامات تکنے کا اس وقت تک حق نہیں ہے جب تک وہ بخار کی حرارت کی اصیت کی تشریح نہ کریں اور بخاروں کے اقسام کو بھی کبھی بھی علامات میں شمار نہیں کر سکتے، کیونکہ وہ سب مرکب اور مجموعی علامات کے نام ہیں، دوا مراد کہلاتے ہیں۔ اس بخاروں تک یہ تشریح ہومیو پیتھی میں ہے شہر علاقہ مجموعوں، مرکب علامات، اور امراض کو اپنی منفرد علامات میں شریک کرنا ہے جن میں زکام، بخار، دور، دور دور اور دیگر تمام اعضائے درد، جھوک، پیاس، قبض، واسہل، ہانسی، دودھ، پھوڑا، کھنسی، بدشہمی، چپش، طاقت، کمزوری، خسرہ، چھک، دق، وکل، خناریر اور سرطان وغیرہ شامل ہیں۔

### ہومیو پیتھی کی کامیابی کا راز

ہومیو پیتھی کی کامیابی کا راز اس میں ہے کہ ادویات کی منفرد علامات کو اپنی نشانی کو پیش کریں۔ اپنی طرف سے سب علامات ختم

کرنے کی کوشش کریں اور مفرود مرکب طلاءات کا فرق کریں۔ مثلاً جسم میں حرارت و حرکت اور صوابات کی کمی بیشی، بھوک پیاس نہیں، بلکہ کھانے پینے کا احساس، بد بو اور خوشبو، تھکان یا بخان، ابھرا درد، نہیں، بے چینی، اضطراب، مختلف موسم اور اوقات کا اثر طلاءات میں کمی بیشی کا پتہ دیتا ہے۔ اسی طرح انہی کی اثرات اور جذبات، تحریکات مثلاً غم و غصہ اور خوف، مسرت و لذت اور ندامت وغیرہ اور چھ آفریں و فوٹوں طلاءات مرکب ہیں، بہر حال ان کو بھی مستحکم کیا جا سکتا ہے۔ افعال کے خلاف سے دل، ہنگامہ اور دماغ کے افعال کی کمی بیشی بھی مفرود طلاءات ہیں۔

بخاری تحقیق میں صرف حرارت کی زیادتی بخاری کی مدت قرار دے دیا جائے یعنی حرارت کی اعتدال سے زیادتی کا نام بخار ہے۔ لیکن باقی بخاروں کے اقسام کو علامت نہ سمجھا جائے بلکہ مرض خیال کیا جائے۔ بخار کی تشخیص کی صورت حرارت کی کمی بیشی، گرمی باری اور عضوی تعلق کے بعد مندرجہ بالا تمام طلاءات کو ذہن میں رکھتے ہوئے بخار میں دیکھا جائے اور جو طلاءات اکٹھی ہوں ان کے مطابق ادویات کو اخذ کر کے علاج کیا جائے۔ لیکن ان علامات کو اخذ کرنے سے قبل اول تمام جسم کو کسی کوکس، سورہ و مفسس کی تین طلاءات کو تسلیم کر لینا چاہئے۔ تاکہ صحیح ادویات تجویز کرنے میں سہولت ہو جائے۔ تفصیل میں ہم اپنے مضمون ہومیو پتھی ریسرچ میں بیان کردیں گے جو درجہ میں جاری ہے۔

### ہومیو پتھک اور بخار

ہومیو پتھک نے چونکہ بہت حد تک ہومیو پتھی کی نقل کی ہے، اس لئے اس کو بھی بعض اسی طرح سمجھ لینا چاہئے۔ ہومیو پتھک دراصل یک جہان نظریہ کے تحت ایک مفید طریق علاج تھا مگر ہومیو پتھی کی بغیر تحقیقی نقل کرنے سے اس کی اہمیت کو ختم کر دیا ہے۔ اس کتاب کی تحقیق جو وہی کتاب ہومیو پتھک فری لوبجیکل ریسرچ میں دیکھیں۔

### طب جدید شاہد رومی

طب جدید شاہد رومی جس کے موجودہ استاد اطباء حکیم احمد دین تھے انہوں نے امراض کی پیدائش کو صفہء کی کمی بیشی مانا ہے۔ انہوں نے کیفیات انہی سے دوہرا اثر کیا وہ اسباب و اسباب اور فاعل نہیں تسلیم کیا۔ مگر ان کو چونکہ مفرود اعضا کے نظریہ کا حکم نہیں تھا، اس لئے انہوں نے تعین مرض میں بہت فوائد غلطیاں کی ہیں۔ اول تو ان کی تمام تحقیق میں کوئی ایک مرض بھی ایسا بیان نہیں کیا گیا جس کو بالاعضاء بیان کیا ہو۔ اور اگر کوئی ایک مرض بیان کرنے کی کوشش کی ہے تو اعضا کے افعال سے، طبی کی وجہ سے مفرود پر چلے گئے ہیں۔ مثلاً انہوں نے بخاروں میں زیادہ تر مفرود کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کو کبھی و معدی اور امعاء کی تینوں صورتوں میں بیان کیا ہے۔ جو صحیح نہیں ہے، بلکہ یہ فقط ابتدائی فہمی بخار ہے اسی طرح انہوں نے غشائے خلی کے جو امراض بیان کئے ہیں وہ سب کے سب غلط ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے ان کی تحقیقات کا مطالعہ فرق طب کی طرح کرنا اسی کی طرف لے جاتا ہے۔ حقیقت میں طب جدید شاہد رومی کو نظریہ مفرود اعضا کے تحت سے اخذ کیا جائے تو وہ انہی سے مفرود ہوگی اس میں آئوروپک اور طب پر توجہ دینی کوئی ہے بالکل غلط اور بے معنی ہے کیونکہ اس میں کیفیات، مفرود اعضا، مفرود اعضا کو بغیر سمجھنے کے مفرود کر دیا جاتا ہے۔ جن کی حقیقت بالکل صحیح ہے جس کوئی شک نہ ہو اور اپنی سلی کر میں یا نظریہ مفرود اعضا سمجھ کر خود اصل حقیقت کا پتہ چلا لیں گویا طب جدید کوئی غریب طائفہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک بہت بڑی گمراہی ہے۔

### نظریہ مفرود اعضا کا پس منظر

نظریہ مفرود اعضا کے تحت بخاریوں کو سمجھنے کے لئے اول ضروری ہے کہ مختصر طور پر نظریہ مفرود اعضا کو سمجھ لیا جائے۔ وہ یہ نہیں کہ نظریہ مفرود اعضا، اول یہ طریق بیان نہیں ہے کیونکہ قانون اولت یہ ہے کہ مرض پیدا ہونے کا طریق یہ ہے اور اصل اس کا بھی یہی ہی ہوتا ہے۔



بہار فرق یہ ہے کہ مختلف ممالک و ازمناہ و اہان میں ماحول اور حالت کے مطابق جس طرح مہم علاج کی ابتدا ہوئی اس سے مطابق نام نکلتے گئے ہیں۔ مثلاً آیہ رویدک کی ابتداء ہندوستان میں ہوئی اور یہ مہم ویدوں کے ذریعے انسان کو پہنچا اور بڑے بڑے رشیوں و مہیشوں نے اس کو اپنایا، ایوی و دیونا اس کے حامل ہوتے تھے۔ اس لئے آیہ رویدک کے معنی ہوئے "ابھائی مہم العین"۔ طب کی ابتداء جاہلی سے شروع ہوئی۔ اس لئے طب کے معنی چاندوری کے ہیں۔ جب فرنگی نے طب کو اپنایا تو انہوں نے سمجھ کر یہ طریق جان باخند۔ انہوں نے اس کا نام ایویو تھی رکھا، یا جس کے معنی جان باخند کے ہیں۔ جب ڈاکٹر ہائمن صاحب نے ایویو تھی کے بالکل مخالف بہ مرض میں ان کی ادویات سے علاج شروع کیا جس کے استعمال سے اس مرض کی علامات پیدا ہوتی ہیں تو انہوں نے اس کا نام ہومیو پیتھی رکھا، یا جس کے معنی بالمثل جانے ہیں۔ آخرچہ یہ بھی ایک زبردست دوا کہ ہے کہ ہومیو پیتھی حالت بالمثل ہے۔ اس میں علامات تو بالمثل ہو سکتی ہیں، لیکن ادویات بالمثل نہیں ہوتیں۔ مثلاً اگر کسی ایک شخص کو کھینچا جانے سے موت واقع ہو رہی ہو تو اس کو قتل مقرر میں اور کشیدہ دیا جائے تو دوسرے انسان جان چاک کا باہر نہیں آتا۔ بلکہ اگر طبیعت بہ ہر وہی خوش سے بچ بھی سکتا ہوتا تو نہ کئے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہومیو پیتھی میں زہروں کے سے فوری حالت نہیں ہے۔

ڈاکٹر مسمر نے جب یہ دیکھا کہ امراض پر نہ ایویو تھی ملتا تو بولے اور نہ ہومیو پیتھی کا تو انہوں نے اپنے انداز پر پھر انسان کے بیرونی اہزار پر فوریہ خوش کیا۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ جب نسائی جسم کے ان اجزاء میں کسی اور خرابی واقع ہوتی ہے تو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اس کا علاج ان ہی بیرونی اجزاء کا پورا کرنا تحقیق کیا ہے۔ یہ نظر یہ بھی درست ہے۔ لیکن ان سے یہ شخص ہوئی کہ نظر یہ تو بالتحقیق آیا اور جب مسمر عدوی تہ دین کی تو ہومیو پیتھی ادویات اور علاج کی نقل کرتی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کا نظر یہ ختم ہو گیا اور ہومیو پیتھی میں فرق ہو گیا (جس کی تفصیل دوسری کتاب ہومیو پیتھک فریڈ ہولڈن میں ملے گی)۔ اسی طرح کئی نئے نظریات نکلا۔ وہ انہوں نے اپنی جگہ جان لوگنٹن و کوشل کی۔ مگر عمومی طور پر تمام مہم افین علاج کی اصلاح کو مد نظر نہیں رکھا گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ یہ نظر یہ ایک جدا طریق علاج بن کر رہ گیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام مختلف طریق جان نہیں ہیں، بلکہ جن علاج کو کھینچنے کے سے مختلف طریق کار ہیں۔

موجودہ طب جدید شہرہ کی ایک یہ فکر یہ پیش آیا کہ تمام طریق علاج اپنی جگہ صحیح ہیں، لیکن ان میں اختلاف نہیں ہونا چاہئے۔ یہ اختلاف لوں کو چاہئے۔ انہوں نے اپنی حقیقت میں ثابت کیا کہ مختلف طریق علاج سے کسی کسی طریق پر اعتدال کے انفعالات درست ہو جاتے ہیں، اس لئے امراض کی پیدائش کا اصل سبب افعلال اعتدال کی غریبی و ان میں افراط و تفریط ہے۔ اس نے انہوں نے اپنا جو نظریہ پیش کیا اس کا نام لنگر یہ افعلال اعتدال رکھا۔ جسی جب تک جسم کے کسی مضامین غریبی واقع نہ ہو جو اس کے انفعالات میں کمی بیشی سے واقع ہوتی ہے، مرض پیدا نہیں ہوتا۔ اعتدال کے افعلال اگر صحیح ہوں تو پھر نہ دوش و اندھا مرض پیدا کرتے ہیں۔ وہ نہ جراثیم و ذرات مضرہ وغیرہ۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا۔ چاند قمر و طریق جان اپنی جگہ ہیں، اس لئے سب کی اچھی اچھی مصہوت نظر یہ افعلال اعتدال کے تحت قبول کرینی چاہئیں۔ ان کے اس اصول کا نام تھا "خدا مضافا دوع ماکدر"۔

جہاں تک ان کا نظر یہ اتنا اور اصلاح ہے، تو بال تعریف تھا، تاریخ طب میں پہلی تاریخ تھی، جس نے مختلف مضامین میں اتنا اور اصلاح دے کر ان کے اصناف کا اصول پیش کیا۔ چونکہ یہ مقولہ یا تمثیل اس لئے ان کے زمانے میں سوائے فنگی سب کے نام نہیں، مگر صاحب جہاد و یہ ان سے پہلوں نے بھی ثابت دیکھا اور اپنایا، اور اس سے مستفید ہوتے رہے۔

نہیں انہوں موجودہ طب جدید نے اس نظر یہ افعلال اعتدال پر اپنی زندگی میں نہ کسی ایک مرض پر اور نہ کسی ایک دوا پر روشنی ڈالی، اور نہ چاند یا بیان میں یہ اصول کار فرما دیا۔ دوسرے فکر یہ افعلال اعتدال میں سب سے بڑی غریبی یہ تھی کہ طب کے وہ امراض اس میں سے خارج

ہو جاتے ہیں جو مزاج سرد سے پیدا ہوتے ہیں۔ موجد جب جدید خود کیفیات اور مزاج بد چار اعضاء کے قائل نہ تھے۔ وہ اپنی تحقیقات میں بہت حد تک فطری طبیعت پر ہی کرتے تھے۔ اور ان کی تحقیقات کو بقی طبعوں سے زیادہ اہمیت دیتے تھے۔

جہاں تک امراض کی پیدائش کا تعلق اعضاء سے ہے وہی نئی بات نہیں تھی، کیونکہ طب قدیم بھی یہی تسلیم کرتی ہے اور شری جی نے ان قانون میں مرض کی تعریف کی ہے جیسا کہ مذکور شدہ صفحات میں ملے چکے ہیں مگر کیفیات میں گرمی سردی اور خشکی ترسی ہے۔ انکار نہیں ہوتا۔ اور امراض مزاج سرد ہونے اندر جب حد اہمیت رکھتی تھیں اور ان کے بغیر بنانا درست نہ آتے تھے۔ میں بار بار ان کی لغوئی میں موجد جب سے بحث و تمحیص سے اس مسئلہ پر ادراک طے و غیر مساں کو حل کرنے کی کوششیں کی تھیں مگر وہ ان کا کچھ جواب نہ دے سکتے تھے اور آخر عمر میں رات رات نہ با طریق علاج ہو کر وراثتی ہو گیا تھا۔

موجد طب جدید کی افہام سے بعد میں نے کچھ حد تک ان مساں پر غور کیا مگر کچھ کچھ میں نہ آیا، میں اب امید نہ رہی، آخر یہی فیصلہ کیا غیر تعلق بخش جانے سے بہتر ہے کہ فطری وجہ یا دیگر کوئی اور کارہ و سرریہ بنا چکے ہیں۔ اس وقت تک کچھ تو ہم پیش پندرہ سال کام کرتے ہوئے نہ تھے۔ اسی دوران میں تھیرڈ کے ایک مریض کا علاج کرنے کے دوران میں مجھے دور دورہ کھوشی نظر آئی۔ اس پر غور و فکر اور کام کرنا شروع کیا۔ یہ بعد ہی کا خیالی ہی صورتیں نظر آئے تھیں اور یہی نظریہ ماننا آ گیا۔ یہ نظریہ ”مفروضہ اعضاء“ تھا۔ اس نظریہ کی پیدائش کا اصل سبب امراض مزاج سردی تھا۔ پہلے مسلسل تیس چوبیس سال تحقیقات کرنے کے بعد اس کو مطلقاً حتمی مرض اور یہ اوپر پرکھ لیا۔ پھر دنیا میں پیش کرنے کی حرکت کی گئی۔ اب یہ نظریہ مفروضہ اعضاء والہ تعالیٰ کی خاص مہربانی سے بڑی ترقی کے ساتھ عوام و خواص میں مقبول ہو رہا ہے۔

اس مابقی داستان اور واقعات کو بیان کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ دنیا میں مختلف طبیں نہیں ہیں۔ بلکہ صرف ایک ہی طب ہے۔ وہ یہ جو مختلف اظہار کرتے ہیں۔ صرف فطریاتی اور اصولی اختلاف ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ وہی کچھ کی تمام طبیں اور نظریات تمام کے تمام نظریہ مفروضہ اعضاء سے مل جاتے ہیں۔

### نظریہ مفروضہ اعضاء

نظریہ مفروضہ اعضاء بالکل نیا نظریہ ہے۔ تاریخ طب میں اس کا کہیں اشارہ تک نہیں پایا جاتا۔ اس نظریہ پر پیدائش و امراض کی بنیاد فطری ہے۔ اس نظریہ سے قبل بالواسطہ پیدائش و امراض سب اعضاء کی خرابی تسلیم کیا جاتا رہا ہے۔ مثلاً معدہ و امعاء و شش و مثانہ و آنکھ و کان و ناک و دماغ و جلد اعضاء مخصوص تک کے امراض کو ان کے افعال کی خرابی سمجھا جاتا ہے یعنی معدہ کی خرابی کو اس کی عمل خرابی مانا جاتا ہے۔ جیسے سوزش معدہ اور معدہ اور معدہ ضعف معدہ اور بد ہضمی وغیرہ۔ پھر معدہ کی خرابی بیان کی جاتی ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ نہیں ہے۔ بلکہ معدہ و سب اعضاء میں امراض میں مختلفات و عصاب اور غور و غیرہ اس میں ہر قسم کے اعضاء پائے جاتے ہیں اور جب وہ مریض ہوتا ہے تو وہ تمام اعضاء، جگر و امعاء و سب ایک وقت مرض میں گرفتار نہیں ہوتے بلکہ کوئی ایک عضو مریض ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معدہ میں مختلف اقسام کے امراض پیدا ہوتے ہیں اور جو معدہ کوئی مفروضہ مریض ہوتا ہے مختلف اقسام کے امراض پیدا ہوتے ہیں اگر معدہ کے عصاب مرض میں مبتلا ہیں تو اس کی دیگر طبقات بھی عصاب میں مبتلا ہوں گی اور ان کا اثر و غلبہ ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر اس کے مختلفات مرض میں مبتلا ہوں گے تو جسم کے باقی مختلفات میں بھی یہی حالت پائی جائے گی۔ اور اس کا ثقل تک پہنچ جاتا ہے۔ یہی صورت اس کے بعد کے مرض کی حالت میں پائی جاتی ہے۔ یعنی دیگر اعضاء کے ساتھ ٹھہرے سروں کو بھی متاثر کرتے ہیں یا بالکل ان کے عصبوں میں دماغ اور جگر و لہرہ میں امراض پیدا ہو جائیں تو معدہ و اس اور شش

دشمنانہ جلد آکھو، کان، ناک، منہ میں بھی جراثیم ایسی پائی جائیں گی۔ اس سے پیداؤں امراض اور خن اور مراض کے سبب مضمونی بجائے مضرہ مضمونہ نظر رکھنا یعنی تشخیص اور بے دخل علاج کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

ایک طرف اس طرح کسی عضو کی خرابی کا علم ہوتا ہے تو دوسری طرف ان کے صحیح مزاج کا علم ہو جاتا ہے، لہذا ہر مضرہ مضمونی نہ کسی کیفیت سے متعلق ہے۔ یعنی اعصاب کا مزاج سرد تر ہے، اس کی تحریک سے جسم میں سردی و تری بڑھ جاتی ہے، اسی طرح جھرک مزاج گرم خشک ہے، اندر کی تحریک سے جسم میں گرمی خشکی بڑھ جاتی ہے، یہی صورت عضلات کی ہے۔ جو قلب کو متاثر کرتی ہے، اور اس کے برعکس اگر جسم پر کسی کیفیت کا اثر ہو جائے تو اس کے متعلق اعضاء پر اثر ہو کر جسم میں سوے مزاج پیدا ہو جاتا ہے۔ اس طرح عضو کی دونوں صورتیں نہ صرف آسانی سے سامنے آتی ہیں، بلکہ مزاج میں بھی سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک خاص بات اور بھی ذہن نشین رکھیں کہ مفرد اعضاء کی جو ترکیب اور بیان فی ثنی ہیں ان میں تحریکات جو پیدا ہوتی رقی ہیں وہ ایک دوسرے اعضاء میں تبدیل ہوتی رقی ہے۔ ان ہی سے امراض پیدا ہوتے ہیں ان ہی سے خفا حاصل ہوتی ہے، ان تحریکات میں بھی ایک ترکیب قائم رہتی ہے۔ مثلاً اگر اعصاب میں تحریک ہوگی تو اس کے بعد اعضاء یعنی غد میں تحلیل ہوگی۔ اور تیسرے قسم کے اعضاء یعنی عضلات میں تسکین ہوگی اور یہ تحریکات ضرورت کے مطابق بدلتی رقی ہیں یا بدی جاسکتی ہیں۔ لیکن دوسری ترکیب قائم رہے گی۔ مثلاً اگر اعصاب کی بجائے غد میں تحریک ہوگی تو پھر عضلات کی تحریک ہوگی۔ یعنی عضلات کی تحریک کے بعد اعصاب میں تحلیل ہوگی اور غد میں تسکین ہوگی۔ اس کو ذہن نشین کرنے کے لئے ذیل کے نقشہ پر غور کریں۔

۱۔ تحریک اعصاب	تھیں غد	تسکین عضلات	نتیجہ جسم میں رطوبت کی زیادتی ہوگی
۲۔ تحریک غد	تخلیل عضلات	تسکین اعصاب	نتیجہ جسم میں حرارت کی زیادتی ہوگی
۳۔ تحریک عضلات	تحلیل اعصاب	تسکین غد	نتیجہ جسم میں ریا کی زیادتی ہوگی

یہ تمام جسم اور اس کے افعال کی اصولی تقسیم ہے۔ اس سے تشخیص آسان و یقینی اور علاج سہل اور بے دخل ہو جاتا ہے۔ اس تقسیم اور اس پر مراض و ریشہائی بنیاد رکھ لینے کے بعد علم ظنی نہیں رہتا بلکہ بد شک و شبہاتی بن جاتا ہے۔ چونکہ تمام جسم کے اعضاء ان ہی سے مل کر رہتے ہیں۔ گو یہ بنیادی اعضاء اور حیاتی اعضاء تمام جسم کی مفرد اکائیاں ہیں۔ جن سے دوسرے جسم کے تمام مضرہ مضمونی بھی ان ہی مفرد اعضاء سے مل کر رہتا ہوتا ہے۔ غیر دوسرے اعضاء ہیں۔ اور ان ہی مفرد اعضاء سے مل کر رہتے ہیں۔ اسی طرح جسم کے تمام مضرہ مضمونی بھی ان ہی مفرد اعضاء سے مل کر رہتا ہوتا ہے۔ اس طرح تمام جسم کی زندگی و قوت اور صحت کے افعال انجام دیتے ہیں۔ جہاں تک خون کا تعلق ہے اس میں کیا وہی مور پرانی چاروں شوز کے عناصر پائے جاتے ہیں۔ جن سے ان اعضاء کا تغذیہ اور تغذیہ ہوتا رہتا ہے۔ گو یہ زندگی و تغذیہ تقسیم اور تغذیان اعضاء کے صحیح افعال کے سپرد ہے۔ لیکن نظریہ مفرد اعضاء ہے۔ جن میں چار بار پڑھ لینے سے اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ چونکہ ایک چیز ہے، اس لئے غور و ضبط ہے۔ مگر عقل نہیں ہے۔ صرف نصف سمجھنے میں ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ اس میں سمجھنے کی بات صرف اس قدر ہے کہ مفرد اعضاء کی ترتیب اور ان کے افعال کی ترتیب ذہن نشین ہو جائے۔ یعنی کسی مفرد عضو کی تحریک کے بعد دیگر اعضاء کی کیا مدت و کیفیت ہوگی اور کلی طور پر جسم پر کس مزاج کا اثر ہوگا۔ اس میں غور و فکر تمام جسم کا نقشہ پیشہ کی طرح آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ جس سے تشخیص اور علاج کی سبب مشکلیں دور ہو جاتی ہیں۔

نظریہ مفرد اعضاء اور بخار

نظریہ مفرد اعضاء کے تحت، ہیئت بخار اور اس کی تقسیم و قدر اصول کے ساتھ کی گئی ہے۔ وہ نہ صرف آسان و سہل معلوم ہوتی ہے بلکہ

باز تیب اور فطرت کے مطابق معلوم ہوتی ہے۔ تشخیص اور علاج کے وقت اس میں شک و شبہ اور الجھن معصوم نہیں ہوتی۔ اس کا سنا یہ ہے کہ اس کو جان لینے کے بعد فزقی طب کے طریق علاج کی طرف نظر کر کے کوہلی نہیں کرتے۔

### بخار کی تعریف

نظر یہ مفرد اعضاء جس طرح طب قدیم کی تعریف مرض کو صحیح سمجھتی ہیں، اسی طرح تعریف بخار کو بھی صحیح تسلیم کرتی ہے، جو اس طرح کی گئی ہے۔

بخار ایک مرض اور غیر معمولی حرارت ہے جس کو حرارت غریبہ (یہ ونی) بھی کہتے ہیں جو خون کے ذریعہ قلب سے تمام بدن میں پھیل جاتی ہے۔ جس سے بدن کے اعضاء میں تحلیل اور ان کے افعال میں نقصان واقع ہوتا ہے۔ اس کو عربی میں حمی (مفعولیات) فارسی میں تب اور انگریزی میں فلو کہتے ہیں۔

### بخار کی ماہیت

بخار کی ماہیت کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے سمجھ لینے سے مرض بخار کے علاج میں معالج 75 فیصدی قابو پایا جاتا ہے۔ اور 25 فیصد اس کی تقسیم کو سمجھتا ہے۔ کیونکہ آج تک ان کو پوری طرح نہیں سمجھا گیا۔ طب قدیم نے اس پر پوری طرح سے روشنی ڈالی ہے۔ لیکن اس کی مکمل تشریح نہیں کی گئی ہے۔ طب نے بخار کو سمجھانے کے لئے تین اقسام کی حرارت کا ذکر کیا ہے اول غصری حرارت دوسرے حرارت غریزہ تیسرے حرارت غریبہ جس کو غیر طبعی اور ارضی حرارت کا نام بھی دیا ہے۔ ہم نے ابتداء میں اس پر کچھ روشنی ڈالی تھی۔ لیکن اب عمل طور پر بین ذہن نشین کرادیتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ غصری حرارت اس حرارت کا نام ہے جو دیگر عناصر سے پاک صاف ہوتی ہے یعنی اس میں ہوائی و آبی اور ارضی عناصر کوئی دخل نہیں ہوتا۔ گو یہ وہ حرارت ہے جس کو طب میں ایک بیضط عنصر کہتے ہیں جس کو مزید تفسیر نہیں کیا جاسکتا جس کا نام حرارت استقلیہ ہے۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ یہ جسم انسان میں خالص حالت میں نہیں پائی جاتی، بلکہ یہ ہمیشہ مرکب صورت میں پائی جاتی ہے۔ یعنی اس کے ساتھ عنصر آبی، ہوائی یا ارضی کی معاون ضرور ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارے جسم میں جو گرمی ہوتی ہے اس کی دوسروں میں ہوتی ہیں یا وہ مائی مرکب کے ساتھ جس کو گرم تر کہتے ہیں، لیکن جب اس میں مائی کم اور ماری اجزاء زیادہ ہو جائیں تو اس کی رطوبت بھی جل جاتی ہے جس سے اس کا مزاج بھی ایک حد تک گرم خشک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب ہوا میں سردی کی زیادتی سے اس کے ماری اجزاء ختم ہو جاتے ہیں تو اس کا مزاج سرد خشک ہو جاتا ہے جو اس کے واسطے غصری حرارت کا جس دیگر عنصر سے جس قدر تعلق ہوگا اس میں وہی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

حرارت غریزہ یہ اس حرارت کو کہتے ہیں جسے جو انسان کو پیدا آتش کے وقت اس کے غطفہ کے ساتھ دیا گیا ہے اور یہی مزاج تقریباً عمر بھر اس کا قائم رہتا ہے اور اسی پر انسان کی صحت کا رد و ہمار ہے۔ اس حرارت میں باقی تین عناصر صریح آمیزش سے ایک مزاج قائم ہوتا ہے۔ اس میں رطوبت کا غلبہ ہوتا ہے۔ بچپن میں تو رطوبت بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن جوانی اور بڑھاپے میں یہ رطوبت رفتہ رفتہ کم ہوتی چلی جاتی ہے اور طبیعت موت کے قریب یا امراض میں یہ رطوبت بالکل خشک یا ختم ہو جاتی ہے۔ امراض کی صورت میں بھی بڑھاپے کی طرح اس حرارت غریزہ میں غریبی اس طرح واقع ہو جاتی ہے کہ رطوبت غریزہ میں حرارت غریبہ کا اثر دخل ہو جاتا ہے۔ جس کے معنی یہ ہوئے کہ اس میں رطوبت کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اگر حرارت غریزہ غالب آجائے تو صحت ہو جاتی ہے۔ اگر وہ غالب نہ آسکے اور حرارت غریبہ بڑھتی رہے تو موت واقع ہو جاتی ہے۔ جس طرح ہم امراض

کے دوران میں حرارت غریبہ کمتر رہ سکتی ہیں اور حرارت غریزہ یا تقویت دے سکتے ہیں۔ مادہ شباب کے لئے بھی یہاں جا سکتا ہے۔

۶ حرارت غریبہ اس حرارت کو کہتے ہیں جو قلیہ و غلوں سے پیدا ہوتی ہے اس میں، مانی غصہ کی کمی ہوتی ہے یا بالکل نہیں ہوتا۔ اس میں داخلی اور اخروی جزاء مشتمل ہوتے ہیں۔ اس سے یہ حرارت انسان کے لئے فائدہ طبعی ہے۔ حرارت غریبہ میں یہ استعداد ہوتی ہے کہ یہ اپنی موجودگی سے قلعن اور قلیہ پیدا کر دے۔ قلیہ و قلعن کے لئے چونکہ ترقی یا زہمتی، اس لئے اس میں بے حد ترقی پائی جاتی ہے۔ حرارت غریبہ یہ فائدہ طبعی حرارت یا مرض حرارت یا مرض جو خود بخوبی اس کو کہہ لیں اس میں خاص بات یہ ہے کہ جب یہ کسی مضموم میں آکھٹی ہوتی ہے تو وہاں میں اور سوزش پیدا کر دیتی ہے اور جب کسی مادہ سے ملتی ہے تو اس میں خیر اور قلعن پیدا کر دیتی ہے گویا کاربانک ایسڈ جس سے یا اس کی مناسبت رہتی ہے۔

### حرارت اور ماڈرن سائنس

عصری حرارت، حرارت غریزہ اور حرارت غریبہ کو سمجھنے کے لئے ماڈرن تحقیقات سے مثال کے طور پر بیان کی جاتی ہے۔ تاکہ کہ چھٹی طرف انہیں نہیں ہو جائے اور قلعن و قلعن کی حرارت کو ذرا سائنس کے عصر آکھیں، ہائیڈروجن اور کاربانک ایسڈ جس کو سائنس نے نہیں۔ اگرچہ ہم ان کو بالکل ان ہی حرارت کے مطابق نہیں کہتے صرف مثلاً پیش کرتے ہیں تاکہ انہیں نہیں آکھیں۔ لیکن ان حرارت غریبہ میں، اور جب وہ ہائیڈروجن کے ساتھ مرکب بنتی ہے تو اس میں حرارت غریزہ یعنی زندگی کے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں اور جب وہ کاربن کو چلا کر کاربانک ایسڈ جس بناتی ہے اور اس میں حرارت غریبہ کے افعال پیدا ہو جاتے ہیں۔

یہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ جیسے عصری حرارت تباہ نہیں پائی جاتی، اسی طرح آزادانہ طور پر آکسیجن بھی تباہ نہیں پائی جاتی۔ کبھی وہ ہائیڈروجن سے ملتی ہے اور کبھی کاربن سے ملتی ہے۔ اور ہر مرکب کے لئے خواص ہوتے ہیں۔ جسم انسان میں بھی مرکب صورت میں پائی جاتی ہیں۔ البتہ ان میں کسی تیش واقع ہوتی راق ہے۔ اور جو زیادہ ہوتی ہے، اس کی کیفیت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ البتہ یہ جان میں کہ ہائیڈروجن کا عصب پر اثر کرتا ہے۔ آکسیجن کا نڈر پر اور کاربن کا عضلات پر اثر ہوتا ہے۔ یہ صورتیں حرارت عصری، حرارت غریزہ اور حرارت غریبہ میں تصور کریں۔ چنانچہ حرارت عصری تباہ نہیں پائی جاتی، وہ مانی یا مرض حرارت کے ساتھ پائی جاتی ہے جو جسم کو زندگی اور صحت بخشتی ہے۔ اور دوسری حرارت غریبہ جو امرض اور بخار پیدا کرتی ہے ان دونوں قسم کی حرارت باقی رہ جاتی ہے۔ اس تشریح کے بعد بخار کا پورا تصور ذہن میں پیدا ہو جاتا ہے۔

### پیدايش بخار

بخار کی نسبت سمجھنے کے بعد اب اس کی پیدايش پر غور کریں اس کی تین صورتیں ہیں۔

- ① ان ہی قیوں مفردہ، عناصر کے فعل میں کیفیتی و نوعیتی یا مادی فعلی طور پر تیزی پیدا ہو جائے اور وہاں خون اکٹھا ہو جائے اور طبیعت مدبرہ بدن اس کو جسم میں پھیلانا بخار کی صورت پیدا کر دے۔ ایسے بخاروں کو سرد بخار بھی یوں کہتے ہیں۔ ان کی مثال سردی، گرمی اور کھانسی، تری کے بخار، غصہ اور خوف و اندامت کے بخار، زیادہ جھانے پٹنے اور کان ویہ وٹی تیش وغیرہ۔
- ② ان ہی قیوں مفردہ، عناصر کے فعل میں کہیں تسکین پیدا ہو جائے جس سے وہاں پروگراموں کے کراس میں خیر پیدا کر دے، یہ بھی سمیاتی و طبیعتی اور مادی و مادی اثرات قلیہ و قلعن کے موا کا جسم میں داخل ہو کر اندرونی مواد میں خیر، قلعن اور غصہ پیدا کر دے۔ یہ بخاروں و غلوں اور تخفیری بخار کہتے ہیں۔
- ③ ان ہی قیوں مفردہ، عناصر میں کہیں تحلیل پیدا ہو کر وہاں کی وجوہات کمتر ہو جائیں۔ پھر وہ حرارت اس مضموم میں تحلیل اور ضعف پیدا کرنے میں

ذہن کی صورت قائم کر دے۔ اس بخار کو دق کہتے ہیں۔ اگر انسانی ذہنی سے وہاں پر ذہم ہو جائیں اور ان میں پیپ پیدا ہو جائے تو اس سے سل کہتے ہیں۔

## اقسام بخار

بخار کی پیدائش میں مندرجہ بالا صورتوں میں سادہ بخار اتر میں چار روز سے ہفتہ تک قیام کرے تو وہ اکثر طبیعت کی اور مخلوق بخاروں میں بدل جاتا ہے۔ اس وقت یہ بخار زیادہ دیر قیام کرنے کے بعد اکثر دق وصل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر ابلتہ یعنی بے ذہنوں کی طرف توجہ کرنی جائے تو وہ جلد ہی دور ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات ان کی یہ تحقیق کر رہی ہے کہ وہ کن اعضا کی خرابی اور کس نہ کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔

## تاکید

اس امر کو تاکید پانچ لیں کہ سادہ بخار (حمی یوم) اور دق وصل کا بخار (مکی دق وصل) بھی مخلوق بخار ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ سادہ بخار کی غنومت صرف روح طبعی کو گرم اور متحرک کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غنومت اگر چند روز قیام کرے تو وہ مخلوق بخار میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مخلوق بخار میں غنومت کا شروع کے علاوہ اضطراب میں ہو جاتا ہے۔ تب دق وصل میں بھی غنومت ہوتی ہے۔ غنومت نہ ہو تو حرارت غریبہ یا غیر طبیعی حرارت بنی ختم ہو جائے۔ اس لئے ان تمام بخاروں کا علاج ہی یہی ہے کہ گرمی اور تری کو بڑھایا جائے جس سے جسم کے بخار ختم ہو جاتے ہیں۔

## تاکید ثانی

جاننا چاہئے کہ گرمی تری کی زیادتی سے کوئی بخار نہیں ہوتا۔ اگر کوئی بخار ہوگا تو اس میں صوبت اور حرارت کی زیادتی ہوگی، جہاں گرمی تری سردی کی زیادتی کی وجہ سے بھی ہو تو بخار اس وقت تک ہوتا جب تک نہیں حرارت اس میں اثر کر کے اس کو مستحسن نہ کر دے۔ اس وجہ سے بخار اترنے کے لئے شیرے شربت اور پیٹیاں آور ادویات و طریقت اپنے ہاتھ ہیں۔ لیکن کچھ دینے میں بھی یہ نظر یہ ہے لیکن بغیر سبب کو سامنے رکھنے کے بخاروں کو اترنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ اس طرح نقصان بہت بڑھ جاتا ہے۔

## تاکید ثالث

جن بخاروں کو غلطی و دوشی بخار کہتے ہیں، ان سب کا تعلق کسی نہ کسی عضو سے ہوتا ہے بغیر کسی عضو کے تعلق کے ایسا کوئی بخار نہیں ہو سکتا مثلاً نزلہ و زکام کا سر سے، ذات الریہ کا سینہ سے، بحر حق کا امعاء سے، انسان کا حرمت ہوتا ہے۔

## داعی اور باری کا بخار

داعی اور باری کے بخار صرف غلط دوشی اور غلطی و وجہ شئی ہوتے ہیں۔ سادہ بخار اور دق وصلی بخاروں میں عام باری کے بخار نہیں ہوتے۔ ان میں اگر باری کی شئی ہوتی ہے تو وہ مواد کی شئی سے ہوتی ہے۔ باری کے بخاروں میں جس روز غریب نہیں ہوتا، اس روز تھکن کر ہوتا ہے۔ مگر سبب قائم رہتا ہے۔

## بخار کے اسباب عامہ

سب سے پہلے یہ امر ذہن نشین کر لیں کہ کوئی بخار اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کسی مغر و مضموعہ کے افعال میں خرابی و رفس پیدا نہ ہو بغیر کسی عضو کے نقص میں خرابی اور رفس دے کہ کیفیت و کیفیت اور مادی و معنی اثر سے پیدا نہیں ہو سکتا ہے۔ گویا ازل افعال باطلت میں پھر خون

کا اجتماع ہوتا ہے۔ پھر تعفن پیدا ہوتا ہے آخر میں بخار ہوتا ہے۔ گویا بدن سے پہلے جسم میں تعفن کے تغیرات پیدا ہوتے تا زیریں۔ ایسا نہیں ہوتا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب جسم میں کوئی سبب اثر کرتا ہے تو اس کا پہلا اثر کسی نہ کسی مفرد عضو کے افعال پر ہوتا ہے۔ جس کا مقصد بلوہ و انشورنا ہے۔ اگر عضو مضبوط اور طاقت و رونق غالب آجاتا ہے اور وہ مؤثر سبب ختم ہو جاتا ہے۔ اگر عضو متاثر ہے میں کمزور ثابت ہو جائے تو مرض کی پہلی صورت قائم ہو جاتی ہے۔ جس قوت سے عضو مقابلہ کرتا ہے اس کو مناعت یا قوت مدافعت (امیونٹی) کہتے ہیں۔ جب عضو کی قوت مدافعت کمزور ہو جاتی ہے تو پھر قوت مدبر و بدن اس کی مدد کے لئے حاضر ہوتی ہے۔ اور وہاں پر دوران خون تیز کر دیتی ہے۔ تاکہ مؤثر سبب کو ختم کر دے۔ اگر قوت مدبرہ بدن کا صیاب ہوگی تو وہاں پر جمع شدہ خون کو جسم میں پھیلا کر مٹی مٹی کے بعد صحت ہو جاتی ہے۔ یہ جسم کی دوسری کوشش ہوتی ہے۔ اگر قوت مدبرہ بدن بھی کامیاب نہیں ہوتی تو وہاں پر جمع شدہ خون وہاں پر سوزش اور تعفن پیدا کر دیتا ہے۔ جس کے بعد طبیعت مدبرہ بدن اس جمع شدہ خون کو جسم میں پھیلاتی رہتی ہے۔ پس یہ بدن ہوتا ہے۔ یہ تیسری صورت ہے۔ یہ بھی چاروں کے خون کا وہاں پر سوزش و تعفن اور غصہ کا پیدا کرنا اور پھر جمع شدہ خون کو جسم میں پھیلا کر ابھی قوت مدبرہ بدن کی کوشش ہوتی ہے۔ جس کی تفصیل طویل طلب ہے (سوزش کے بیان میں دیکھیں)۔ یہ مضمون رسالہ رجسٹریشن فرم میں شائع ہو رہا ہے۔

### اسباب کا قریب و بعد

اسباب میں ان کے قریب و بعد کو بھی ایک اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے جب امراض کے اسباب پر بحث کی جاتی ہے تو قریب و بعد دونوں اقسام کے اسباب پر بحث کی جاتی ہے۔ بلکہ خوب اچھی طرح روشنی ڈالی جاتی ہے۔ تاکہ علاج کے وقت صحیح اسباب ذہن کے اندر ہوں۔ مگر بعض کم علم اور غلط فہم معالج جیسے فرنگی ڈاکٹر شخص امراض میں اسباب کے قریب و بعد کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ قریب اور بعد کی شے میں جو فرق ہے اسباب کے لحاظ سے بھی قریب اور بعد میں یہی فرق ہے۔ قریب کی شے پہلا اثر انداز ہوتی ہے۔ اور بعد کی چیز بعد میں اپنا اثر کرتی ہے۔ ظاہر میں قریب و بعد کا تصور کرنا ایک معمولی بات ہے مگر فن علاج میں انتہائی اہم بات ہے۔ پس یہی مقام جس کو صحیح طور پر ذہن نشین نہ کرنے سے نہ صرف مختلف طریقہ علاج پیدا ہو جاتے ہیں بلکہ مدد صحیح طور پر کامیاب نہیں ہو سکتے اور فن علاج بدنام ہوتا ہے۔

طب میں اسی قریب و بعد کی اہمیت کے پیش نظر اسباب کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ اس میں قریب و بعد کی غلطی کا امکان نہ رہے اور صحیح اسباب سامنے آجائیں۔ اس میں اسباب دو قسم کے بیان کئے گئے ہیں۔

### اول۔ اسباب ضروریہ

جن کا تعلق حفظ صحت کے ساتھ ہے، جو چھ ہیں: ہوا، پانی، حرکت و سکون، غذائی، حرکت و سکون، نفسانی، نیند و بیداری، استفادہ و احتیاج۔ یعنی یہ ایسے اسباب ہیں کہ اگر یہ اعتدال پر قائم نہ رہیں تو صحت قائم نہیں رہ سکتی۔ دوسرے الفاظ میں اس طرح سمجھ لیں کہ اسباب کی پیدائش ان ہی اسباب ضروریہ کے اعتدال سے ہوتی ہے۔ اس کو اسباب صرف اس لئے کہا گیا ہے کہ صحت کے لئے ان کا اعتدال رکھنا ہے۔ ضروری ہے۔ ورنہ جسم امراض میں مرقہ رہو جائے گا۔ گویا یہی اسباب سبب ضروریہ امراض میں مرقہ رہنے کے ذمہ دار ہیں۔ ایک طرف ان سے صحت و طاقت ہوتی ہے دوسری طرف امراض کی تشکیل و مدد و مرض کو صحت کی طرف واپس لانے میں مدد دیتے ہیں۔

### دوسری قسم۔ اسباب مضرہ

جن کا تعلق صرف امراض سے ہے۔ یعنی امراض کی حالت میں مندرجہ بالا اسباب سبب ضروریہ کا قدم دیا اور قریب و بعد معلوم کرنے کے لئے ہیں (۱) اسباب بادیہ۔ کیفیاتی اور نفسیاتی (۲) اسباب سابطہ۔ وہی اور شرکی (۳) اسباب واسدہ۔ قائلہ و متصلہ۔ درحقیقت ان اسباب کا نہ

امراض سے تعلق ہے اور نہ ہی تشخیص میں مدد کرتے ہیں، یہ تو صرف بحث اسباب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ اس حقیقت کا پتہ چل سکے کہ مقدم اسباب کون سے ہیں اور مؤخر اسباب کیا ہیں۔

اسباب مستضرور یہ میں مرض کی پیدائش میں تعدد و تاخرا و قرب و بعد کی اہمیت کس کو حاصل ہے۔ گویا قرب و بعد اور تعدد و تاخرا کا مسئلہ نہایت اہم ہے۔ جس کو فرقی طب نے ہمیشہ نظر انداز رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسباب مرض میں اولین دو اسباب ہیں، اسباب مستضرور یہ تو تیسرے دیا گیا ہے۔ یعنی اسباب بادیہ میں کیفیاتی و نفسیاتی اور اسباب سابطہ میں مادی اور شرکی اکٹھے کر دیئے ہیں۔ اور اسباب واصلہ کا ان میں سے کسی سے ساتھ بھی تعلق نہیں ہے۔ دو وصف اسباب بادیہ اور اسباب سابطہ کا تعدد و تاخرا و قرب و بعد کا تعین کرنے کے لئے یہ اسباب مستضرور یہی طرف اشارہ کرتے ہیں، گویا تشخیص اور علاج کی صورت میں ان ہی اسباب مستضرور یہ کی طرف دھیان دینا پڑتا ہے۔

اسباب واصلہ دراصل ایسے اشارے ہیں جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ پیدائش امراض کے وقت معاً کیا سبب تھا۔ یعنی مرض اور سبب میں کوئی دور کا فرق نہ پایا جا تو ہو۔ یعنی اس کی متعلقہ و فاعلہ صورت کیا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں ان کے امراض کے درمیان کوئی واسطہ نہیں، تاہم بلکہ وہ راستہ مرض پیدا کر دیتے ہیں۔ کسی دوسری حالت کا ان کو انتہائی نہیں کرنا پڑتا۔ جس کی بہترین مثال امتلا (مواد کا جلاخ) ہے جو بادیہ کا سبب بنتا ہے۔ گویا وہ واسطہ بخار پیدا نہیں کرتا بلکہ اس کے اور بخار کے درمیان غفلت واسطہ بنتی ہے۔ امتلا کے بعد غفلت لاحق ہوتی ہے۔ اور غفلت سے بخار رہتا ہے۔ اس صورت میں غفلت، سبب واصلہ بن جائے گی۔ جس کے ہوتے ہی بخار آجاتا ہے۔ اس صورت میں امتلا سبب سابطہ بن جائے گا۔

ثابت ہوا کہ سبب واصلہ سبب قرب ہے، لیکن دراصل اس کا اشارہ سبب سابطہ کی طرف اور سبب سابطہ اپنے اشارہ مستضرور یہ کی طرف کر رہے ہیں، یہ ساری بحث صرف اسباب مقدمہ و تاخرا و قرب و بعد کی ہے، ورنہ اسباب مرض کی کوئی حقیقت نہیں۔

یہ مسئلہ حقیقت ہے کہ جب تک اعضاء کے فعل میں خرابی واقع نہ ہو نہ کہیں امتلا ہوتا ہے ورنہ غفلت پیدا ہوتی ہے۔ اور نہ ہی ہم اس حالت جسم کو مرض میں شمار کرتے ہیں، اس لئے یہ حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ جراثیم کا ہونا اور نہ ہونا کسی صورت میں نہ مرض کہلا سکتا ہے ورنہ مرض پر دور دست کر سکتے ہیں۔ انسانی جسم میں تنگنزل اولیٰ اقسام کے جراثیم ہوتے ہیں۔ جیسے انسان ہم وقت کیفیات و تغذیات اور مادی و فنی مادیوں میں گھرا ہوا ہے جو خود ہی طبیعت کے اثر سے مفید بن جاتے ہیں یا تباہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن امراض اس وقت تک پیدا نہیں کر سکتی جب تک کسی عضو کے فعل میں خرابی واقع نہ ہو جائے، کیونکہ اعضا و جسم کا جڑنا ہی یہی ہے ہر کرتا ہے جسم بیمار ہے ورنہ اعضا کے تندرست رہنے سے کبھی امراض کا تصور پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔

### مناعت

فرنگی ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بیک وقت تمام انسانوں کو کوئی ایک مرض اس سے پیدا نہیں ہوتا کہ ان کے اندر امینٹی (اہمیت) ہوتی ہے۔ جس کو ہم مناعت یا قوت مناعت یا قوت مدافعت عموماً کہتے ہیں۔ اور یہ اہمیت مرض کا مقابلہ بدرستی کرتی رہتی ہے لیکن ان کو یہ نہیں کہ یہ اہمیت دراصل یہ ہے، اور کہاں پیدا ہوتی ہے۔ چنانچا کہ یہ اہمیت یا مناعت کوئی ایسی حالت نہیں ہے جو خون میں پائی جاتی ہو بلکہ یہ وقت اعضا میں پائی جاتی ہے۔ اور ہر جسم کے اعضا میں جدا جدا قسم کی ہوتی ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ جیسے مختلف اقسام کے جراثیم یا مختلف اسباب مختلف اعضا پر اثر انداز ہوتے ہیں اسی طرح مختلف اعضا کی اہمیت ان کا مقابلہ کرتی ہے اور جسم کو امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔ جب اعضا ثابت کر سکتے ہیں کہ اہمیت اعضا کے وہ خون میں کہیں اور پیدا ہو سکتی ہے، اور وہ ثابت کر دیں تو ہم ایک بار درہم پر انعام دیں گے ہمارا پہنچے ہے کہ وہ ایسا نہیں کر سکتے اس صورت میں کہی لزم آتا ہے کہ علاج میں ہم ان کے قتل جراثیم اور ویات کے اعضا کو درست کرنا چاہئے۔



افیت یا منہ امت کے لئے یہ امر ذمہ نشین کر لیں کہ جب میں قوت کا مرکزوں بطریق تسلیم کیا گیا ہے۔ اس روت کے تین اقسام ہیں

- (۱) **روح طبعی** جو تہر میں ہوتی ہے، اس کا عمل دخل غدد میں ہوتا ہے۔
- (۲) **روح نفسانی** جو دماغ میں ہوتی ہے اور اس کی تحریک اعصاب میں ہوتا ہے۔
- (۳) **روح حیوانی** جو قلب میں ہوتی ہے جس کے افعال و اثرات میں کام کرتی ہے۔

بہس یہی ارواح ان اعضاء میں ان کے قوی و قانم رکھتی ہیں اور یہی ان کی افیت ہے۔ جب ان ارواح کے مزاج میں خرابی واقع ہوتی ہے، اس سے اعضاء کے قوی اور ان کی افیت خراب ہو جاتی ہے۔

روح طبعی کی پیراش خون سے ہوتی ہے، اور خون اعضاء کا مرکب ہے، اخذ و دفع صرت مرکب ہیں تو اس سے ثابت ہو کہ ارواح و قوی کی ترکیب میں آگے ہوا اور پانی شامل ہیں۔ ان ہی سے اعتدال سے جہاں خون اور ارواح کا قوام قائم رہتا ہے، وہ قوی و در عند میں طاقت راتی ہے۔ بس یہی افیت (امیونی) مزاجت اور قوت مدافعت اعضاء ہے، جس کی حقیقت سے فرقی بھی طوریہ واقف ہے۔

### قوت مدبرہ بدن

قوت مدبرہ کے متعلق بھی فرقی طبعی تو ایہ نہیں کہ کوئی طریق حلق واقف نہیں ہے۔ لہذا اس کی حقیقت بیان کر دینا ضروری ہے۔ چاہئے کہ جسم انسان میں جو مختلف قوتیں مختلف اعضاء جگہ جگہ خیر و یونی اور ذرا اور کچھ میں کام کر رہی ہے، وہ تمام مغز و اعضاء اعصاب و عضلات اور غدد کے ساتھ کام کر رہی ہیں اور ان مغز و اعضاء کے مرکزوں و دماغ و جگر ہیں جن کی قوتیں ارواح کے باقی ہیں۔ یہ ارواح یعنی روح حیوانی و روح انسانی اور روح طبعی تینوں روح طبعی کے تحت ہیں، جس طرح تمام جسم کو خدا ایک خون سے ملتی ہے، اسی طرح جسم ایک روح طبعی سے ایک نظام میں رہتا ہے، روح طبعی جو کچھ مقرر کر رکھی ہے اس کچھ کا کام طبیعت مدبرہ بدن ہے۔ جب روح طبعی کا اعتدال قائم نہیں رہتا تو یہ کچھ بھی مجرب ہوتا ہے جس کو یونیویتی نے روح کا بیکار ہونا کہا ہے۔

قوت مدبرہ بدن اپنے افعال کی سطح انی صریح ہے، اس کو سمجھنے کے لئے کیفیات اور مزاج کی طرف سے شروع کریں۔ یہانی یہی انسان کے اندر ابتدائی محرکات ہیں، یعنی جسم انسان پر کوئی شے یا امر غددی صورتی صورتی یا بیرونی طور پر دہیہ روت کی صورت میں اثر کرتا ہے، تو اس کا اثر کیفیات جگہ ایک مزاج کی صورت میں ہوتا ہے یعنی گرمی و سردی، ترری و خشکی کی صورت میں ہوتا ہے۔ لیکن یہ اثر کبھی صرف سردی یا صرف سردی یا صرف سردی کی صورت میں نہیں ہوتا، بلکہ مرکب صورت ہوتا ہے۔ جیسے گرمی ترری، سردی، خشکی، سردی، ترری اور سردی، خشکی۔ دوسرے کیفیات ہیں ان ہی وطب میں مزاج نسبت ہیں، چونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ہر کیفیت کسی نہ کسی مضبوطے متعلق ہے، یعنی گرمی کا تعلق غدد سے ترری کا تعلق اعصاب سے اور سردی کا تعلق عضلات سے ہوتا ہے۔

اسی طرح ہم یہ بھی ثابت کر چکے ہیں کہ پانی کا تعلق اعصاب سے، عضلات کا تعلق دوات، اور غدد کا تعلق آگ سے ہے۔ ان تعلق سے یہ تصدیق ہوتی ہے کہ جب کوئی شے یا امر جسم پر اثر کرتا ہے جس طرح دوسرے کیفیات یعنی مزاج کے ساتھ اثر کرتا ہے اسی طرح وہ جسم ایک مغز، مغز، مغز کے دونوں پر انکسار کرتا ہے۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ اس کا پیر۔ اثر غددی اور دوسرا دوسری ہوتا ہے یہ سب اثر کوششی اور دوسرے اثر و یونیویتی کہہ سکتے ہیں۔ یعنی کوئی شے یا امر جسمانی یا روحانی طور پر صرف اعصاب یا صرف عضلات یا صرف غدد پر اثر نہیں کرے گا۔ یہ اثر اعصابی عضلاتی یا اعصابی غددی یا عضلاتی غددی ہوگا۔



## بخار کی علامات عامہ

بخار کی علامات عامہ میں سب سے بڑی علامت خود بخور ہے یعنی غیر طبعی حرارت کی زیادتی۔ اس زیادتی میں کمی بیشی ہوتی رات کو یہ باری سے آتی ہے، یا مسلسل آتی ہے۔ اس بڑی علامت کے علاوہ دوسری بڑی علامت اس غیر طبعی حرارت کا اثر ہوتا ہے یعنی بدن کا جھانپنا جس کے ساتھ تھیری کی مدت طویل ہوتی ہے اور چوتھی علامت تحلیل کی وجہ سے ضعف پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ان چار علامات کے ساتھ حرطوبات کی زیادتی، غم، حقوک، زکام، سہاں اور پیشاب کی زیادتی وغیرہ۔ عنایت کی علامت اس کے برعکس ہوں گی۔ یعنی بے خوابی، بے چینی، غشی، بربزان، خشکی، سانس کی سختی، نازہ، بندہ اند اور گھاٹلک ریاہ اور نفث کی زیادتی قبض اور پیشاب میں کمی وغیرہ۔ ندری علامت مندرجہ بالا دونوں علامت سے جدا ہوں گی، کبھی نیند کبھی بیداری، عام حور پر غنودگی، کمزوری زیادہ ہوش و حواس درست، رصوبات کی بہت کمی، نزلہ، منہ، گلہ، سینہ و معدہ میں جھن، ابلیکی، پچش اور پیشاب میں جھن وغیرہ علامت پائی جاتی ہیں۔

ان مخصوص خدمات کے درود و سرب سلامات بھی پائی جائیں گی۔ مثلاً سوزش، ورم، خارش، بھوت و پیس، غم و غصہ اور خوف و شہ ابٹ وغیرہ بھی پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح بدن پر چھوڑے پھنسیاں، دانے، چھلے، غم اور مختلف اقسام کی طہات کا پالیا جانا۔

علامت کا ذہن میں رکھنا نہایت ضروری اور اہم ہے۔ کیونکہ یہی علامات کسی نہ کسی عضو خصوصاً مغز و عضوی خرابی کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ گویا علامات ایسے نشانات ہیں جن سے حالت صحت اور نہایت مرض کا پتہ چلتا ہے۔ یہ علامات اکثر امراض کو سمجھنے، ان کے ذوق اور تشخیص سے لئے دلائل بنائے جاتے ہیں اور ان ہی کی رہنمائی میں امراض کی ماہیت، نام امراض اور تھیم امراض کئے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ مسئلہ حقیقت سے کہ مرض اس حالت کا نام ہے جب اعضا کے افعال کی خرابیوں کو جاننے کے لئے ان علامات کو جاننا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ ان پر دلالت کرتی ہے۔ یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب ہم امراض اور ان کی حالت کو ٹھکانہ ذہن نشین کریں۔ ایسا نہ ہونا چاہئے کہ ان اہم امراض اور علامات کا فرق ہی نہ سمجھ سکیں، ہم علامات کو مرض اور مرض کو علامت کہہ دیں۔ جیسا کہ فرنگی طب میں درج ہے، یعنی جیسے کبھی بھی مرض یعنی بھی مرض اشارہ یہ ہیں اس کو بھی مرض میں شمار کر لیا ہے۔ یہ تو معمولی علامات ہیں وہ تو بڑی بڑی علامات کو بھی مرض کہتے ہیں۔ جیسے نزلہ، زکام، سوزش، دورہ، بخار اور دورہ سر وغیرہ۔ گویا ان کے باب امراض اور علامات میں کوئی فرق نہیں ہے۔ (تفصیل کے لئے مہدویت طب، تحقیق تہ نزلہ و زکام پر ہمارے مضمون، تعلیم امراض میں دیکھیں)۔

## بخاروں کے علاج عمومی

بخاروں کے عمومی علاج میں تین باتیں نہایت اہم ہیں۔

**اول:** سریش کو آواز سے اٹھا دیں، اگر سہ دلی غم رہی ہے تو بند کریں تو اس ورم پانی پائیں اور نرم کرے۔ میں دھکیں اور نرم کپڑوں میں لپیٹ دیں۔

**دوسرے:** جگر کی نغز بند کر دیں، جب شدید بخوک گئے تو سیال یا نیم سیال نغز دیں، گویا ایسی نغز جس سے خشم کرنے میں اضافہ نہ دیا۔ یہ پوچھ نہ پڑے۔

**تفسیر:** پیاس کے وقت تازو نیم گرم پانی یا قبوہ چائے دیں۔ مرلیش اگر مجبور کرے کہ خنڈ پانی پینے کا تو اس کو ایسے بارچیت بھر کر خنڈ پانی دے دیں۔ مگر پھر وہی نیم گرمی دینا چاہئے۔ توجہ کا رہیج اور کٹائی جسم خنڈ کے نا تیدرست ہیں۔

مریض کے کمرے میں روشنی اور ہوا کا باقیہذا انتہا ضروری ہے۔ لیکن کمرے کا درجہ حرارت بھی بخیر ہونا چاہئے۔ کوشش نہ کریں۔

پر معتدل ہونا چاہئے۔ بلکہ اگر مریض پسند کرے تو گرم ہی ہونا چاہئے۔ فرنگی ڈاکٹر جیمز گریموں بلکہ سردیوں میں تازہ ہوا اور روشنی کی خاطر کمرے کے نمپرچ کو کبھی ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔ گرمیوں میں برف، کولروں اور پنکھوں سے کمرے کو ٹھنڈا رکھتے ہیں۔ یہ طریق غلط ہے۔ اس طرح بخاروں میں بے حد خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ بخاروں میں مقصد ٹھنڈک پہنچانا نہیں ہے اور نہ ہی ٹھنڈک پہنچانے سے بخار اترتا کرتے ہیں۔ بخار کی حرارت غریبہ کو حرارت غریبہ سے بدلنا ہے۔ حرارت غریبہ حرارت غریبہ سے ٹھنڈی ہوتی ہے۔ اگر مریض کو بغیر سوچے سمجھے ٹھنڈک پہنچائی جی تو یقیناً رکھیں کہ حرارت غریبہ نہ دوا اور حرارت غریبہ کی مخالفت ہوگی۔ نتیجہ میں بخار زیادہ اور مزمن زیادہ ہوگا۔ بلکہ جی یوم سے جی غلوت اور بخاروں میں تبدیلی ہو جائے گی۔ پھر سوزش اور دم میں تو یہ صورتیں انتہائی نقصان دہ ہیں۔

بغیر سوچے بخار کے مریض کو بھل یا بھلوں کے رس نہ پڑائیں ان سے بھی مندرجہ بالا خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یاد رکھیں کہ بخاروں نے ہر صورت میں جسم کے اندر آکسیجن کی زیادتی کرتا ہے، سرد و طوب سے آکسیجن اور بھی دب جاتی ہے۔ اس طرح ہر قسم کے بخار میں غسل کرنا اچھا نہیں ہے۔ البتہ گرمی و تشنگی کے جی یوم میں تازہ پانی سے غسل کراتے ہیں۔ بلکہ بغیر اند ضرورت گرم پانی سے بھی غسل نہ دیں۔ اگر جسم پر تلاشت ہو تو نیم گرم پانی میں کپڑا یا اسٹنج تر کر کے جسم کو صاف کر دیں۔ البتہ مریض کا ہاتھ منہ روزانہ نیم گرم گرم پانی سے دھلا دیں۔ دانت صاف کر دیں۔ بالوں پر کٹھن لگھیں کریں اور صاف کپڑے اور بستر جلد بدل دیا کریں۔ اس کے پاس خوشبو رکھنا بھی مفید ہے۔

بخاروں کے علاج میں خاص امور یہ ہیں کہ بخار اتارنے کی کوشش نہ کریں، غیر ذمہ دار اور نہ تجربہ کار معالج اکثر بخار اتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بیرونی ٹھنڈک کے علاوہ اندرونی طور پر شیرہ، شربت اور برف وغیرہ استعمال کراتے ہیں، فرنگی ڈاکٹر فوڈ کمپچر اور اسپرین وغیرہ کے مرکبات دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ مریض پر ظلم کرنا ہے۔ مریض کے استفادے کے لئے جدی نہ کریں۔ کیونکہ بغیر تحقیق کے مسبل وقتے اور درادہ پسینہ اور ادیت کا استعمال کرنا بالکل غلط ہے کیونکہ اس طرح استفادے کے ساتھ حرارت بدن بھی مضعف ہو جاتی ہے۔ اور پھر فوراً اس حرارت کا پیدا کرنا مشکل ہے۔ دیگر یہ مشکل پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ برہنہ کا مواد اپنے خاص عضو کے راستہ خارج ہوتا ہے۔ اس طرح اگر بغیر سوچے سمجھے استفادہ کر دیا گیا تو معالج مشکلات میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

خانہ میں آسان صورت یہ ہے کہ مفرد عضو جس میں خرابی ہے اس کی تشخیص کریں اور جس مقام پر سکون محسوس کریں اس کو ہلکی سی تحریک دے دیں۔ اگر اس کا اثر خاطر خواہ نہ ہو تو تحریک شدید کر دیں۔ اگر قبض ہو تو اسی عضو کی مناسبت سے ملین کر دیں اگر قبض ہو تو بند نہ کریں۔ بلکہ صرف ممکن عضو تحریک کر دیں۔ اسی طرح تھے اور بالائی وغیرہ دہندہ نہ کریں۔ بلکہ اعضا کی مناسبت سے جان جاری رکھیں۔ اسی طرح اسہال بند نہ کریں بلکہ تحقیق کے مطابق ادویات دے دیں۔ چاہے ملین دوا کی کیوں نہ استعمال کرنی پڑے۔ اس طرح نمپرچ کو بھی کم نہ کریں وغیرہ اچانک منقولات میں کم ہو جائے گا۔ البتہ یہ خیال ضرور رکھیں کہ مرض کی شدت ہو تو دوا کا وقفہ کم سے کم کر دیں۔ مثلاً عام طور پر دو تین یا چار گھنٹے بعد دوا دی جاتی ہے۔ ایسے موقع پر ایک ایک گھنٹہ بعد یا نصف گھنٹے بعد بلکہ بوقت ضرورت پندرہ پندرہ منٹ کے بعد بھی دوا دے کر فوراً مریض کی تسکین کر کے اپنا کام چھوڑ سکتے ہیں۔

### بخار کی ابتدا و شدت اور اختتام

(۱) **بخار کی ابتداء:** بخار کی ابتداء میں عام طور پر سردی ہوتی ہے، جس کو بڑھاتے جاتے ہیں۔ لاش بخاروں میں لرزہ نہیں ہوتا، ان بخاروں کی ابتداء میں سستی، انہزائی، اعضاء خشن شروع ہو جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ یہ حرارت انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ انسان گرم پڑے۔ یہ گرم پانے کی خواہش کرتا ہے۔

(۲) بخار کی شدت بدن میں بہت بڑھ جاتی ہے۔ حرارت شروع ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ یہ حرارت اتنا بڑھتی جاتی ہے کہ منہ خشک ہو جاتا ہے اور حواس بگڑ جاتے ہیں۔

(۳) بخار کا اختتام۔ یہی طریق سے ہوتا ہے۔ بحران ہو کر بخار دور ہو جاتا ہے، اس صورت میں جسم کے فضولت یا رطوبات یا خون جیسے پیشاب اور پانچ نہلے وغیرہ یکبارگی اخراج پانا شروع ہو جاتے ہیں یہ نیکسہ وغیرہ چھوٹ جاتی ہے اور بخار اتر جاتا ہے۔ بذریعہ تحصیل بخور بنی و ہوا ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں نہ مواد نہ رطوبات اور خون اخراج پاتا ہے بلکہ چند روز میں حرارت جسم کم ہو کر بنی و ہوا اتر جاتا ہے۔ دونوں کی صورتیں درج ذیل ہیں۔

بحران

یہ ایک یونانی لفظ ہے اور شریکس کے قول کے مطابق اس کے لغوی معنی ایک دشمن کا دوسرے دشمن پر غلبہ پانا ہے۔ طبیعت کا مرض کے متعہ بد میں سخت جدوجہد کرنا ہے۔ جس کے ذریعے مرض کے جسم میں ایک نمیاں قلعہ ہوتا ہے۔ طبیعت کا مرض پر پردے طور پر غالب آ جاتا ہے تو مرض دفع ہو کر شفاء تکل حاصل ہو جاتی ہے۔ اس حالت کو بحران محمود یا بحران کامل کہتے ہیں۔ اگر مرض کا طبیعت پر ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ بدست ہوتا ہے، اس بحران کو ردی نام کہتے ہیں۔ بحران کی حقیقت سے انہرٹیس ہے اور طب کا بہت بڑا کمال ہے کہ جو بیماریوں سے بچا کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں دو قوانین بیان کئے گئے ہیں اگر ان پر پورا پورا توجہ ہو تو نتائج کاشحش آتے ہیں۔ جہاں پر متعہ کا صحیح نہیں آتے وہاں پر مرض کی بد پریشی اور ماحول کی خرابی یا علاج کی غلطی گھرائی ہو کر پتی ہے۔

بحران کیا ہے؟ یہ سب مہاس کے ایسے تجربات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ فداں بخارات عرصہ میں فداں طریق اور فداں یوم اتر جاتا ہے۔ اگر فداں فداں علاوہ واقع نہ ہو تو بحران محمود کامل نہیں ہوگا۔ ردی اور نقصان دہاں ہوگا۔ ان تجربات سے ہر بیمار کے لئے ایک مدت اور ایک راستہ مقرر ہے۔ اس مدت میں اور اس خاص راستہ سے اتر جائے گا اور بخار کے دوران میں یہ کیا خرابیاں ہونے کا امکان ہے جو معائنہ بنی بخاروں کا۔ ج کسے اس کے لئے فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس بخار کے درمیان واقع ہونے والے خطرات کو مد نظر رکھے بحران کی تعلیم سے طب کی کتب میں ملاحظہ کریں۔

تخلیل سے مراد ہے کہ حرارت کی زیادتی سے بخار کا سبب رفع ہو رہا ہے اور درجہ حرارت رفتہ رفتہ گر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ مریض کے جسم میں خفگی، چہرے پر رونق اور طبیعت میں بشارت کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ تخلیل جدید ہے کیونکہ کبھی تحصیل سے ساتھ جسم میں صفت چہرہ پر مردنی اور طبیعت میں بوقبلین کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں اور مریض پر بامیدی پیدا جاتی ہے۔ اصل میں یہ تخلیل مرض نہیں ہوتی، بلکہ تخلیل جسم اور قوی ہوتی ہے، جس کا نتیجہ یہ آتا ہے کہ اس کو تحلیل ہوتا ہے۔

تخلیل دراصل طبیعت یا معائنہ کی مرض پر صحت گرفت ہے۔ اگر مریض کی ذہین اور طریف سے آگاہ ہے تو وہ بخاروں پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ طبیعت کے رحم و کرم اور مریض کی طبیعت پر نہیں چھوڑتا اور کامیاب رہتا ہے۔ تخلیل کی ایک مثال یہ ہے کہ اگر جسم پر کوئی پھوڑا پیدا ہو جائے اور اس کا علاج نہ کیا جائے اور طبیعت خود بھی مضبوط ہو تو اس پھوڑے میں وہ پھوڑا ایک کر پھوٹ جائے گا۔ اور پھر بھی اگر اس پر کوئی مریض وغیرہ نہ لگائی جائے تو اس پھوڑے میں خود بخود دھج جائے گا۔ یہ مثال بحران کی ہے۔ لیکن لائق معائنہ ایسی پھوڑے پر حسب ضرورت پیش آگاں مالیدہ روز میں پکا کر پھوڑے کا پھوڑا مناسب مریض کا کر دینا روز میں بھروسہ ہے۔ یہ صورت تخلیل کی ہے۔

اگر کوئی معالجہ ہمیشہ تحصیل کی مثال سے نہ رکھے اور بخار پر بھی گرفت رکھے تو وہ بے بنیاد کوئی اذیت بھی اتار سکتا ہے۔ مریض کا مریض

ناس کا نہیں ہے۔ البتہ جو لوگ مفرد اعضاء کے نظریہ کو اچھی طرح پہنچا سکیں تو ان کے لئے ایسے کامیاب اور جلد و نامعالج مرنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ یہ تحقیقات جو ہم نے پیش کی ہیں، برقی طب میں بالکل نہیں پائی جاتیں۔ یہ صرف اس لئے پیش کی جارہی ہیں کہ اس کو بہت جلد تحقیقات دی جائے۔

### تقسیم حیات بالمفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء کے تحت بخاروں کی تقسیم بالاعضاء ہی کی گئی ہے ورنہ غیب یونانی کے تحت بھی تقسیم کر کے طاق لکھتے جاسکتے ہیں۔ لیکن اس طرح ہم کو یہ لکھنا پڑتا ہے کہ فوہل بخار کس عضو کے تحت ہے۔ اب مختلف عضویہ کراس کے تحت جو بننا آتے ہیں، ان کو کھینچا یا جائے گا۔ تا کہ اعصابی، عضلاتی و ندی جدا جدا ہو جائیں۔ اور یہ تھلیف اس قدر پامعول اور باقاعدہ ہے کہ ایک طرف تشخص سہ ہوئی اور دوسری طرف طاق بہت سہل ہو جائے گا۔ ساتھ ہی بیانیاتی و غیبیاتی، دھوی، فعلی، منطوقی وغیرہ کی اور شرکی و کیسوی سب کی بالاعضاء تقسیم ہو جائے گی جو ایک ہی نعرہ میں لکھتے جاسکتے ہیں۔

جاننا یہ ہے کہ مفرد اعضاء چونکہ جن قسم کے ہیں، اس لئے بننا رہتی تین ہی اقسام میں تقسیم ہوتے ہیں۔

○ اعصابی بخار

○ عضلاتی بخار

○ ندی بخار

چونکہ ہر عضو کے مخصوص افعال تین ہیں، یعنی تحریک، تسکین اور تحصیل اس لئے اکل نو بننا ہونے والہ اسباب مختلف ہونے کی وجہ سے ایک ہی قسم کے بخاروں کو پارہ بیان کر دیا گیا ہے۔ مثلاً ایک بخار سرخ و فی تشبہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور وہی بخار ندوی طور پر سرمہ سے کھانے سے پیدا ہوتا ہے۔ تو یہ بخار مختلف اقسام میں نہیں شمار ہوں گے۔ بلکہ ایک ہی بخار کہلے گا جس سے اسی طرح بعض بننا اسباب کی شدت و خفت کی وجہ سے مختلف صورتیں اختیار کر سکتے ہیں۔ جیسے پیک اور خسرہ وغیرہ ایک ہی نوعیت کے بخار ہیں۔ البتہ شدت و خفت کا فرق ہے۔ بعض بننا رمتہ کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ جیسے حرقت معالی اور ذوات الجب و دونوں ندی بخار ہیں۔ ان کے بڑے بعض بخار ایک ہی مقام پر مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً مجسمہ ہوا میں جس کی بلغمی، ذوات، الجب اور ذوات الارزہ وغیرہ یہی صورت دہی بخاروں میں بھی پائی جاتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی مفرد اعضاء میں مختلف بخار پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اعضاء میں اعصابی تحریک سے سرمہ بخار یا سوزش اور سرمہ اعضاء سے شدید بخار بن جائے۔ لیکن تشخص اسی ایک ہی عضو کے افعال کی کمی بیشی اور ضعف سی مد نظر رکھا جائے گا۔ چاہے اس میں تحریک ہو یا تسکین و تحصیل کی صورت ظاہر ہو اس طاق میں بھی وہی صورت قائم رہے گی۔ اور معانی بھی یہ مشاغل سے محفوظ رہے گا۔

ان بخاروں کی تقسیم اس طرح ہوگی: عصبی تحریک کا بخار، (سرمہ بخار)، عصبی تسکین کا بخار، (منطوق بخار)، عصبی تحصیل کا بخار، (دق و مل)، ندی تحریک کا بخار، (سرمہ بخار)، ندی تسکین کا بخار، (منطوق بخار)، عضلاتی تحصیل کا بخار، (دق و مل)۔ تقسیم دینی میں ہے۔

**حمی عصبی تحریک:** حمی جنی، حمی خوف، حمی وجہی، حمی سوزش، ودی، کثرت، سخت دماغی، کثرت ریاضت، جسمانی، حمی سوسہ، نفعی، اسی طرح استفراف، زکامی، عطشی، اسہالی وغیرہ۔

**حمی عصبی تسکین:** وہ بخار جو غلظت کی غلظت سے پیدا ہوتا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں (۱) مواظبہ، جو باری سے آتا ہے، اس کی دینی روزانہ آتی ہے۔ (۲) لہذا زہری بخار۔

**حمی اعصابی تطیل:** وہ نئی واعصابی (سل ووق)۔

**حمی عضلانی تحریک:** حمی تپس، حمی فرجیہ، حمی شرابی، حمی بولی، حمی سدی، حمی قمریہ، حمی قحی، حمی سوزشی، دوری، حمی سوئے، بخمی۔

**حمی عضلانی تسکین:** وہ بخار جو خون کے جوش سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ اگر خون کے جوش سے بخار پیدا ہو تو اس کو سوزش کہتے ہیں۔ اگر عفونت سے جوش پیدا ہو تو اس کو مضطرب کہتے ہیں۔

**عضلانی تطیل:** روپی وعضلانی (وق و سل)۔

**حمی غدی تحریک:** حمی عصبی، حمی جزئی، حمی شمس، حمی زلی، حمی سوزشی، دوری، حمی زریجی۔

**حمی غدی تسکین:** یہ مفراری بخار ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ ○ حمی غب، باری کا بخار ہوتا ہے۔ ○ حمی محرقہ، لازمی بخار ہوتا ہے۔ حمی غب کی باری تیسرے روز آتی ہے اور محرقہ ہر تیسرے تیز ہو جاتا ہے۔

**حمی غدی تطیل:** وق و سل۔

**تقسیم حیات میں بے اصولی و بے ترتیبی**

فرقی طب میں بخاروں کی تقسیم کی اصول اور ترتیب کے مطابق نہیں کی گئی جیسا کہ اس کا ایک نقشہ ہر فرقی طب کے تحت دے چکے ہیں۔ کہیں متعدی اور غیر متعدی بخار درج ہیں۔ کہیں مرکب اعضا کے ماتحت کھو دیئے ہیں۔ کہیں صرف عصبی بخار درج کر دیئے ہیں۔ کہیں وہائی در موکی کی تقسیم ہے۔ سب سے زیادہ عجیب تقسیم سادہ بخاروں کی ہے۔ اول تو ان کا ذکر ہی نہیں ہے۔ اگر کہیں ہے تو اس کو اس بے ترتیبی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ بالکل غلط بیان کیا گیا ہے۔

اسی طرح طب یونانی میں بھی سادہ بخاروں (حمی یوم) کو باعضاء تو بیان نہیں کیا لیکن ان کو بالاعلیٰ اور بالاداء ضروری بیان کرنا چاہئے تھا۔ انہوں نے فرض کے بخاروں کو چاہے بیفانی و غشیانی ہوں یا مادی و فعلی ہوں سب کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ ○ کہہ ان کو قوی و درہن کے، تحت انگ انگ بیان کرنا چاہئے تھا۔ جیسا کہ ہم نے تحریک کے بخار بیان کئے ہیں۔ اس سے جہاں یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ کس مفر و عضو کے ماتحت آتے ہیں وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کس روح، کس قوت اور کس جذبہ میں ماتحت آ جاتا ہے۔ اس سے صرف ہو میو تپس کی حدت سامنے آ جاتی ہیں تو دوسری طرف تھقیں میں آسانی اور حدت میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔

**وبائی و موسمی اور متعدی و مقامی بخار**

وبائی بخار عفونی بخار ہوتے ہیں، اکثر موسمی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں یا خاص خاص موسم میں پیدا ہوتے ہیں۔ موسمی موسم کا زمانہ بگڑ جاتا ہے اور فضا میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ تعفن جسم انسان میں تسکین کے مقام پر جو موطوبت ہوتی ہے ان میں بھی تعفن پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے بخار پیدا ہو جاتا ہے۔ چونکہ ان کی عفونت میں انتہائی شدت ہوتی ہے، اس لئے یہ ایک دوسرے سے بھی لگ جاتے ہیں۔ شنی متعدی ہوتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ جب تک کسی مفر و عضو میں خرابی پیدا نہ ہو یا جسم کے کسی عضو میں تسکین واقع نہ ہو تو وبائی اور موسمی بخار نہیں ہو سکتا۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ ان دنوں اپنے لوگ بھی ہوتے ہیں جو جلا و پا نہیں ہوتے اور نہ ہی ان کو کسی قسم کی تکلیف ہوتی ہے۔ وبائی امراض کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ ایک مرض یا تکلیف بیک وقت بہت سے لوگوں کو ہو جاتی ہے۔

موسمی بخار اور وبائی بخار زیادہ تر موسم برسات، خزاں، دربار میں ہوتا ہے۔ مروطب مقامات اور پہاڑی علاقوں کے اہل میں اس کی

کثرت ہوتی ہے۔ شمالی ہند میں شاذ و نادر ہی کوئی شخص اس کے حملہ سے محفوظ رہتا ہے۔ اس میں جوان آدمی زیادہ تر مبتلا ہوتا ہے۔ اسی طرح انتہائی گرمی یا انتہائی سردی یا موسم کے علاوہ یہ صورتیں پیدا ہوں تو بائیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اسی صورت میں مقامی بخار بھی ہیں، یعنی جس علاقہ کا جو مزاج ہوتا ہے، جب وہ موسم آتا ہے تو اس مزاج میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہم خراب ہو جاتا ہے۔ اسٹرو یا کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ بعض علاقوں میں خاص قسم کے حیوانات مثلاً ککھی، چھتر، پیو، جوئیں، چوہ اور لمبا وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ جن کے کاٹنے سے زہریلے اجزاء جسمانی اعضا کے فعل میں ہکا بکا کر بخار پیدا کر دیتے ہیں۔ لیکن حالات کے سلسلہ میں یہ دیکھیں کہ ان حیوانات اور جراثیم کے پیچھے بھاگنے اور تحقیقات کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ زہر کس قسم کا ہے۔ اس کا طریقہ ہمارے جسم میں پیدا ہو رہا ہے۔ یعنی جسم میں کیسیادی صورت پیدا ہو گئی ہے جس کا نتیجہ دوسرے اعضاء پر ظاہر ہو رہا ہے۔ اس کے فعل کو تیز کر دو ہر قسم کے بخاروں کو تشبیہ آرام ہو جائے گا۔ فرنگی طب اس راز سے واقف نہیں ہے۔ وہ ایک عضو سے متعدد مسموم کر کے بھی امراض اور بیماریوں میں شیطانی نہیں کرتی۔ البتہ اپنے بیماریوں کو دیکھ کر سے دنیا کو بہت پریشان کیا ہے۔

### سوداوی بخار

سوداوی بخاروں کا ذکر بھی ربع کے سلسلہ میں آتا ہے جس کے دو اقسام ہیں۔ ربع لازمیہ اور ربع دائرہ، جو چار روز کے بعد آتا ہے۔ لازمی چوتھے روز تیز ہو جاتا ہے۔ اسی طرح شمس، مدس، طبع (پانچویں، چھٹے، ساتویں) کے بخاروں اور کلازار کو بھی سوداوی بخاروں میں شمار کیا ہے۔

ہم سوداوی بخاروں کے اسی طرح قائل ہیں جیسے سودا کے ایک خلط کی حیثیت سے قائل ہیں۔ لیکن تم سوداوی بخار اعصاب و عضلات اور غد کے تحت آ جاتے ہیں اور طحال بھی ان کے تحت ہی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سودا بذات خود ایک خلط ہے، لیکن فیہ طبعی سودا اکثر خون و عظم اور صفراء کے محل بننے سے بن جاتا ہے۔ یہ تینوں عضلات و اعصاب اور غد کے تحت آ جاتے ہیں، اس لئے جس عضو کی خرابی سے سودا پیدا ہوتا ہے، اس کے مطابق ہی جب مدس سکون کو تحریک دیتے ہیں تو سودا اعتدال پر آ جاتا ہے۔

مزید معلومات لئے لیتے یہ امر سمجھیں کہ مقام طحال تم جسم کے غد جا ذیہ کا مرکز ہے۔ خون کے جسم میں خرچ ہونے کے بعد کیسی ہی طور پر جو فضلات اکٹھے ہوتے ہیں، وہ غد جا ذیہ خصوصاً طحال میں کیسیادی طور پر (کسی ذیہ سے نہیں) کیونکہ غد جا ذیہ بخیر تالی کے غد ہیں۔ اکٹھے ہو جاتے ہیں، جہاں وہ سودا میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ پھر وہاں سے کیسیادی طور پر عضلات خصوصاً معدہ کے عضلات پر ترش پاتے ہیں۔ جس سے عضلات میں انقباض اور اس میں تیزی پیدا ہوتی ہے۔

معدہ کے افعال کے متعلق یہ سمجھ لیں کہ وہ اعصاب کی تیزی سے ترش کرتے ہیں اور عضلات کی تیزی سے رطوبت کو روکتے ہیں۔ لیکن غد جا ذیہ ان کے خوف کا مرکز کرتے ہیں وہ اعصاب کی تیزی سے رطوبت کو روکتے ہیں۔ اور عضلات کی تیزی سے رطوبت کو گراتے ہیں۔ اس لئے ہر قسم کے غد میں دونوں کے نظام پائے جاتے ہیں۔ اور وہ باری باری کام کرتے ہیں۔ اس سے جب کسی ایک کا فعل رک جاتا ہے تو دوسرے پر بھی اثر پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر جگر اور طحال کے امراض مشتہ کہ ہیں۔ مثلاً جب عظم طحال ہوتا ہے تو عظم جگر بھی ہوتا ہے۔ موسمی بخاروں میں جہاں جگر کا فعل خراب ہو جاتا ہے وہاں طحال کا فعل بھی بگڑ جاتا ہے۔ اکثر جگر کی سوزش سے پیلاہیرقان اور میصفراوی پیدا ہو جاتا ہے۔ تال کی تحریک سے سیاہیرقان اور میصفراوی پیدا ہو جاتا ہے۔



حب تسیر کرتی ہے کہ سودا خون کو غلیظ کرتا ہے، ہڈی و کمری اور باغات اور اتار کی غذا بنتا ہے۔ سینہ فرنگی حب سودا سے انکار کرتی ہے اور آج تک کسی حبیب اور قسم نے جواب نہیں دیا۔ اچھے اچھے دیکھاری اہل علم و حکیم فرنگی کے سامنے نہیں ٹھہر سکے۔ لیکن جو راجستھانہ وقت فرنگی نے بنوایا ہے۔ وہ طب کے کسی نقطہ پر ہر تھوڑے کھڑکھڑا کر غلط کہہ دے۔ مہمان شاہانہ تعالیٰ کسی بخش جواب دیں گے۔ سودا کے متعلق بھی فرنگی (اسٹراورڈی) نے یہ (فرنگی) حکیم وہ بے جنسوں نے فرنگی طب کی تائید اور حمایت کی ہے اور طب یونانی کی ترقی کے لئے اس کو شام کرنے کے مشورے دیئے ہیں۔ وہ ان کے کاجوں میں حب یونانی کے ساتھ طب فرنگی کی حلیم بھی ہوتی ہے) کان کھول کر سن لیں جو کجریات انسجہ اخاقی سبب ہوتے ہیں، اور یہ سبب انسجہ اخاقی ضرورت کے وقت انسجہ اعصابی، انسجہ عضلاتی اور انسجہ ندی میں تبدیل ہو جاتی ہیں (جس کی تفصیل ہماری کتاب "احتیات الاعصاب" میں دیکھیں)۔ یہ ہے کہ سودا یہ ہیں اس کے اعلیٰ اور بخار۔ امید ہے کہ فرنگی ڈاکٹر اور فرنگی اہل علم و تعلیم ہوتی ہوں۔ ہم مزید تسلی کرنے بھی تیار ہیں۔

### کینیٹائی و نفسیاتی اور ذائقے کے مغروا اعضاء پر اثرات

یہ امر بھی سمجھ لیں کہ جس طرح اشیاء اور امراض کے مغروا اعضاء پر دو اثرات ہوتے ہیں ایک فعلی اور دوسرا ایسی ہی وریہ یا وی اثرات دوسرے اعضاء پر ہوتا ہے۔ اسی طرف کینیٹائی سبب وقت دوا اثر کرتی ہیں۔ اسی طرح عضوے کے ساتھ دوا دوا جذب ہے اور دوا دوا ذائقے پاتے پاتے ہیں۔ نفسیاتی جذبات اعصابی میں خوف اور ندامت، عقلی میں لذت اور مسرت، مدی میں غصہ اور غم و رنجی صحت کے ذائقے ہیں۔ اعصاب میں شریں اور پھیچ، عضلات میں ترش اور تھک، ندی میں چرہ پرور و رنگین۔ جس طرح فعلی و دیکھیاوی اور کینیٹائی اثرات ایک دوسرے میں مل کر رہتی صورتیں پیدا کر دیتے ہیں، اسی طرح جذبات اور ذائقے بھی آپس میں نئے اثرات پیدا کر دیتے ہیں۔ جس طرح تین رنگ مل کر نئی رنگ پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کو یاد رکھنے سے علاج میں بے حد سہولتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

## علاج حمیات

حمی تحریک اعصابی، جمی یوم روحانی، اعصابی تیزی کے بخار

**تشریح** طب یونانی میں حمی یہ یعنی سرد بخاروں کو جس کی پیدائش ندیاتی اور دہی فہمی صورتیں ہیں، ان کی تین صورتیں ہیں

اول۔ حمی یوم روحانی نفسیاتی۔ دوم حمی یوم روحانی نفسیاتی۔ سوم حمی یوم روحانی جمی۔

آج تک ان تمام اقسام کے حمی یوم کو آپس میں ملد ملد کر دیا ہے ان کو اندیکر کوئی ان میں سے اس وقت تک تیز نہیں کر سکتا، جب تک وہ غریب و غنا، اعضاء سے، وقت نہ ہو۔ ہم نے نہ صرف روح کے بخار کو ٹھکانا ہی کیا ہے، بلکہ ان کے تحت ہر ممکن بخار کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ تین چونکہ سبب و دوا کرنے کے بعد صحت ایک ہے، اس سے وہ ہم ایک کے لئے ایک ہی حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔

### حمی تحریک اعصابی کے بخارات

حمی شام، جمی خوف و ہمی جمی شوش جمی وری، بخارات حمت و دافعی، بخارات ریاضت و حساسی، تھکان اعصابی، جمی سوئے جسمی، جمی استفراغی، جمی عطشی، جمی اسہالی، جمی نوی جمی لیلی۔

**ماہیت بخار**۔ اعصاب میں غیر معمولی تحریک ہونے سے روح نفسانی ماضی حرارت نے گرم ہو جاتی ہے۔ پھر یہ حرارت سس کے ذریعہ تمام

خون اور جسم کو گرم دیتی ہے۔ اس قسم کے بخار کی پیدائش یہ روئی اسباب سے ہوتی ہے۔ یہ بخار اگرچہ خطرناک نہیں ہوتا، لیکن صحت کی نگہبانی سے نقصان ہونے کا امکان ضرور ہوتا ہے۔

**اسباب:** مندرجہ بالا تمام اقسام کے بخار کو جو اسباب شمار کریں، ان میں ان تمام کیفیات و انقباضاتی جذبات اور عادی و فطری کا ذکر آجاتا ہے جن سے اسباب میں تحریک یا سوزش اور دم پیدا ہو جاتا ہے۔ تحریک کو پسلا اور جب سوزش کو دوسرا اور جب اور دم کو تیسرا اور جبیں کریں۔ ان میں بھی ان ہی چیزوں صورتوں کو ذکر میں رکھیں۔

**علامات:** تحریک اعصابی کے بخار اکثر ابتداء میں جسم پر کوئی غیر معمولی اثر پیدا نہیں کرتے، کیونکہ ان صورتوں میں ابتداء میں سائے مزاجی معاہدہ واقع ہوتا ہے۔ نہیں، قادر اور چہ وزیادہ متاثر نہیں ہوتا۔ یا اس قدر کم ہوتا ہے کہ احساس کم ہوتا ہے۔ اور ان بخاروں میں بخار بھی نمایاں نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی فطری بخاروں کی کوئی علامات پائی جاتی ہیں۔ ان بخاروں کی ایک بجا پوری ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا تمام بخاروں میں جو بخار ہوگا، اس کی علامت نمایاں ہونے لگی۔ اور جب تک یہ علامت قائم رہیں گی، اس وقت تک وہ بخار ضرور رہے گا۔ ان میں زیادہ وقت سوزش اور دم بخار دیتے ہیں۔ اور بات کی صورت کی نشی کو مد نظر رکھتے ہوئے علاج کریں۔

**تاکید:** پہلے بخار کو زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے تاکہ ان نشی ہو جائے، آئندہ صرف اعطاء کے فعلاتی بیان سے جائیں گے۔

**علاج:** چونکہ اسباب کی تحریک اور تیزی کی حالت ہوتی ہے، اس کے اس کی کمی یا کمی و وجہ سے دوسروں میں ہوں گی

### ① اعصابی ندی-ترکرم ② اعصابی عطلاقی-سرور

اعراض اعصابی کی صورت میں یہ ہوں گی اسباب میں تحریک، بعد میں تحسین اور عضلات میں سکون۔ بہت پہلی صورت میں تری ہے۔ یہ تھوڑی تھوڑی گرمی بھی قائم ہوگی۔ اور دوسری صورت میں تری کے ساتھ سردی ہوگی۔ دونوں صورتوں میں عضلات کی طرف رطوبات کی زیادتی یعنی تسکین ہے۔ اول صورت یہ قائم ہوگی کہ اعصاب میں فعلی اثر کے ساتھ عضلات میں کمی یا کمی صورت قائم رہے گی۔ یعنی اول صورت میں کمی یا کمی تحریک دور رہی ہے۔ اس لئے اول صورت میں مقدار مشغولہ اعصاب کی تحریک تیز کر کے حرارت کو کم فخر کرتا ہے۔ دوسری صورت میں عضلات کو تیز کر کے رطوبات کو خشک کرتا ہے اور اعصاب میں قلیل پیدا کر کے اس کی تحریک یا سوزش یا دور فخر کرتا ہے۔

طبع کی گویا صورت یہ قائم ہوگی کہ تحریک کو ہمیشہ است دین چاہئے یعنی اعصابی ندی سے اعصابی عطلاقی اور اعصابی عطلاقی سے اعصابی عطلاقی۔ طلب یونانی میں یہ صورت ہوگی، ترکرم سے سردتر، اور سردتر سے سرد خشک، گویا ایک کیفیت کو ایک وقت ختم کیا جائے تاکہ طبیعت بڑی سہولت کے ساتھ صحت کی طرف آگے کی طرف چلی جائے۔ اس صحت جب فطری پیدا ہو جائے گی تو عضلات کی تیزی سے ختم ہو، حرارت غریزہ یہ پیدا ہو، شروع ہو جائے گی۔ اور اسی کا نام شفاء ہے۔

دوا تداویہ اور دوا کے استعما کے بھی ان ہی تحریکوں کو بھی بدلانا ہے جب اعصابی ندی صحت ہوتا اس لئے ہے دوا تداویہ اعصابی عطلاقی یا تحریک شدید اعصابی عطلاقی دیں۔ اگر قبض ہو لیکن اعصابی عطلاقی دیں، شدید قبض ہو یا اسباب تنسودہوں کو تسبیل اعصابی عطلاقی دیں۔ اسی طرح دوسری صورت میں یعنی اعصابی عطلاقی کا الٹ اعصابی ادویات دیں اور تداویہ کریں اور ادویات میں اسی طرح حرکت عطلاقی اعصابی یا تحریک شدید عضلاتی اعصابی یا صحت اعصابی عطلاقی اعصابی یا صحت اعصابی عطلاقی اعصابی استعمال کریں۔ آرام سے بعد فطری اعصابی عطلاقی یا فطری عطلاقی اعصابی استعمال کر سکتے ہیں۔ اس علاج کے ساتھ ساتھ اسباب کو دفع کرنے کی بھی کوشش کریں۔

**تاکید:** پہلے بخار کو زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے تاکہ ان نشی ہو جائے، آئندہ صرف اعطاء کے فعلاتی بیان سے جائیں گے۔



ابتداء لرزہ اور سردی کی زیادتی سے شروع ہوتی ہے اور بدن جلد گرم نہیں ہوتا۔ اور جب بدن گرم ہوتا ہے تو اس کی گرمی بھی زیادہ محسوس نہیں ہوتی۔ پیاس اکثر نہیں ہوتی، بھوک کم ہوجاتی ہے، بدن ڈھیر اور چہرے پر بھر بھراہٹ ہوتی ہے۔ منہ میں رطوبت کی زیادتی، بلغمی تے مر اسہال، تورہ و رقیق اور اکثر سفید یا سردی مائل زرد ہوتا ہے۔ یہ بخار اکثر ایسے لوگوں کو ہوتا ہے جن کے مزاج میں رطوبات زیادہ ہوتی ہیں۔

یہ بخار اکثر زیادہ عرصہ رہتے ہیں۔ ان میں واقعہ بھی نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ کچھ مضر ہوجاتے ہیں، گرم تر تے نہیں اور بھر تیز ہو جاتے ہیں۔ اکثر مہینوں رہتے ہیں اس بخار کا رقیق سے اکثر شب پڑتا ہے۔ اس کا فرق یہ ہے کہ ان بخاروں میں تسکین اعصابی ہوتی ہے۔ اور رقیق میں اعصابی تحلیل ہوتی ہے۔ جس کی تحقیق تحریک دیکھنے سے ہوسکتی ہے۔

دیگر خاص علامات جن کو دیکھ کر مستقل بخار سمجھا گیا ہے۔ مثلاً گر اندہ سردی یا گرمی ہو تو اس کو اقلیوں، اگر اندہ گرمی و درہام سردی ہو تو اس کو بغیر یا کہتے ہیں۔ معدہ میں خون کی بہت کمی ہوجاتی ہے، ایسے بخاروں میں اعصابی ندی تحریک ہوتی ہے، جس سے جسم میں صناعی مادہ یا بھی اثر پاتی ہوتا ہے۔

دبائی بخاروں کی خاص علامات پیاس اور بے چینی، غشی، تے اور پاف نہ کے ساتھ سیاہ اور ندی چیزیں خارج ہوتی ہیں۔ چپک کا مادہ مقدار میں زیادہ اور تیز بھی ہوجاتا ہے۔ گویا اعصابی عقلی ہوتا ہے۔ اور خسہ و کاہ و کم اور صفر اوی ہوتا ہے۔ یعنی اعصابی ندی ہوتا ہے، چپک اور خسہ و لوگوں کے خون میں یہ جوش دو کمر کا ہوتا ہے صبحی اور غیریطبی۔

صبحی جوش اصلی حرارت اور اصلی قوتوں کے عمل سے آتا ہے، جیسا کہ بچوں میں ہوتا ہے۔ کیونکہ بچوں کے خون میں دوجہ اور خواتین میں حیض سے جو تر فضیلات پیدا ہوتے ہیں، انہیں طبیعت دفع کرنا چاہتی ہے۔ اور خون کا غیر طبعی جوش یہ وئی اسباب سے پیدا ہوتا ہے۔ جن میں رطوبت کے لئے اعتدال کو خاص دھن ہے۔ ناک میں خارش نیند میں ڈراؤنے خواب، بدن پر چین، چہرے پر سرفی، خسہ و کی پھنسیاں یا جروکے دانے کے برابر بو آکر پتی ہیں۔ ان کے ظہور سے پہلے گول گول سرخ رنگ کے خطوط نہ ہوتے ہیں۔ پھر ایسی مقام پر دانے نکل آتے ہیں۔ ان میں چپک نہیں پڑتی اور صحت کے وقت ہار یک خشک ریشہ اثر آتا ہے۔ چپک میں دانے نکل آتے ہیں، اور مسور کے برابر اس سے بھی بڑے ہوتے ہیں۔ وہ جب پختہ ہوجاتے ہیں ان میں چپک پڑ جاتی ہے۔ تپ لازم رہتا ہے، اولی ہوجاتا ہے پھر تیز تر رہتا ہے اور پھر اثر نامشروع ہوجاتا ہے۔

حمی محرقہ بطبی

جس کو می معوی بھی کہتے ہیں، جس میں حرارت ایک دم انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ اور شدید عصبی طلاء طلاء ہوتی ہیں۔ اس میں مریض نہایت کمزور، زبان خشک، لب خشک، ان پر چپک یاں تم جاتی ہیں۔ زبان بھوری یا سیاہ اور اس پر سیل نمی ہوتی ہے۔ اکثر 21 سے 24 روز تک رہتا ہے۔ چپک اکثر ہوجاتی ہے، جسم پر دانے نکل آتے ہیں، جس کو کمب کی کا نام دیتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں بریق ہوجاتا ہے۔ حمی محرقہ دماغی کی اس میں ابتداء ہوتی ہے۔

حمی غامیہ

جو بعد از ولادت ہوتا ہے، نفاس کے پورے طور پر اخراج نہ پانے اور اس کی تکلیف کی وجہ سے ہوتا ہے۔ نفاس بہت جلد متعفن ہو کر حرارت غریبہ پیدا کردیتا ہے۔ اگر تعفن بھی ہو تو بھی بخار نہ نہوری ہے۔ دفعہ منہ صلی و موی نقرس بھی ان ہی بخاروں میں شامل ہیں۔



اعصابی حرک، محرک اعصابی ندی، محرک شدید اعصابی ندی، شدید ضرورت کے وقت اعصابی مسلسل، اعصابی صین، محرک اعصابی عضلاتی ملین اعصابی عضلاتی، مسلسل دیں۔

اگرچہ تئسین اعصابی ایک مرض ہے لیکن اس تئسین میں تئسین پیدا ہوتا اس کا علت و اس کوحت کی طرف لانا ہے۔ تئسین تئسین کو ختم نہیں کرنا چاہئے۔ جیسا کہ فرنگی طب میں واقعہ تئسین (ایٹنی سپیک) اور جرم کش ادویات (جرم کش) استعمال کرتے ہیں۔ یہ باطن غلط ہے، یہ تئسین اس طرح جوہات کا تئسین اور تئسین ختم نہیں ہوتا بلکہ رک جاتا ہے۔ اور اگر جلد تئسین سے اس رطوبت کو ختم کرنے کی کوشش کریں لینی تو تئسین میں تئسین طبیعت مدبرہ بدن خود تحریک پیدا کر رہی ہے۔ اور یہی اس کی اسطاعت ہے۔ جس کے نتیجے میں وہاں حرارت غریب پیدا ہو کر مرض اور درد کی سخت تاکید ہے۔

### حمی اعصابی تحلیل، وق و سل اعصابی

**تشریح** حمی اعصابی تحلیل ایسا ہے جس میں حرارت غریبہ اعصاب اور غم میں تحلیل شروع کر دیتی ہے جس سے بدن میں تئسین تئسین ہو کر فتنہ ہوتا شروع ہو جاتی ہیں۔ یہاں پر یہ امر ذہن نشین کریں کہ یہ تحلیل حرارت غریبہ کی ہے جس سے تئسین ہوتی ہے اور تئسین ہوتے ہیں۔ کیونکہ ابتدا میں ثابت کر چکے ہیں کہ حرارت غریبہ میں بذات خود غلظت اور تئسین کا شدید اثر ہوتا ہے۔ درودوں اور حرارت کے ساتھ مل کر جو کھاتے ہیں۔ حرارت غریبہ کی تحلیل کا تصور اس طرح کریں کہ وہ جسم پر کرنے والی رطوبتوں اور جسم پر کرنی پڑتی رطوبتوں کے عاود جسم کے اندر رطوبتوں کو ختم کر کے اب اعصاب کو کھانا شروع کر دیتا ہے۔ لینی ان کو کھانا مانا اور ان میں جسم پیدا کر دیتا ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ جسم میں جب کھانا مانا شروع ہوتا ہے تو اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ جسے پیپ کے جسم میں یہ صورت پیدا نہیں ہوتی ہے۔ یہ وق و سل کی وجہ تئسین ہے جس سے وق و سل باطن آگ و تئسین ہے۔ اس میں نہ تحلیل کا تصور ہے اور نہ حرارت غریبہ کی صورت قہم ہے وق و سل کو کیسے سمجھتی ہے۔

یہ بدن ایک قہم کا بے قہم ہونا ہے جو بھی زنی اور بھی وق ہوتا ہے جب متعادل تحلیل میں پیپ پیپ ہوتا ہے تو ایک جگہ و سل صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تحلیل کی صورت میں جو بھی مواد یہ رہ کر خون میں شامل ہو جاتا ہے وہ بدن کا مواد بن جاتا ہے۔ سل کی صورت میں مواد پیپ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اور خون کا اخراج بھی کسی تحلیل سے زیادہ دباؤ کے وقت ہوتا ہے۔ اس کا مواد آٹھ پینے کے راستے سے خارج ہوتا ہے۔ اس لئے آٹھ پینے کا آواز جاتا ہے اور بدن کڑا ہو جاتا ہے۔

### ایک راز

راز کی ایک بات یہ ہے کہ وق و سل کی ابتدا ہمیشہ پیچیدہوں سے شروع ہوتی ہے۔ اگر تحلیل اعصابی ہے تو ابتدا پیچیدہوں سے اعصابی پروں میں شروع ہوتی ہے۔ پھر جسم کے دیگر اعصاب اور مرکز دماغ تک پھیل جاتی ہے۔ اور جب تحلیل ختم ہوتی ہے تو پیچیدہوں کی غلظت کی کمی سے ابتدا ہوتی ہے۔ اور پھر اس کا اثر گرد و گروہوں تک جلد دیکھنا تئسین جاتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کو اعصابی وق کیوں کہتے ہیں اس کا راز یہ ہے کہ جسم کی ندی امراض کا اکثر اظہار آنکھوں کے غدود میں ہوتا ہے۔ اس کے باقی غدود مرض کا اظہار کرتے ہیں۔ اسی طرح جب تحلیل اعصابی ہوتی ہے اس وقت جرم شش سپ مٹا کر ہوتے ہیں اور بعد میں دیگر غلظت پر اثر ہوتا ہے، جو قلب تک جاتا ہے۔

### ایک اور راز

ایک راز یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ اگر یہ ایک راز لیں تو وہ صرف پیچیدہوں کے اثر کو قہم نہ کرنا ہے مگر اس کے عین اور تئسین میں

کا اعتبار نہیں کرتا۔ کیونکہ بھیچرہ دوس کے جرم میں چونکہ شکر کی زیادتی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات باغی درخون والہ زکرات ہمراہ میں زہن خالی ہوتے ہیں۔

## دق وصل کے درجات

دق وصل کے تین درجات ہوتے ہیں۔ اکثر کہہ جاتا ہے کہ پہلے درجہ کا پتہ نہیں چلتا۔ لیکن یہ بات غلط ہے۔ جن لوگوں کے ذہنی تجربات اور تحقیقات میں ان کے لئے اس کی تشخیص، نفس، قد، ورہ اور باغی سے معصوم کر لینا مشکل نہیں ہے۔ اس کی ایک نام پچپان ہے کہ بھار کے ساتھ نکلے اور بوقت تحقیق کا کافی مدت تک رہنا ضروری ہے۔ کیونکہ پہلے درجہ میں جسم کے اعضاء کی رگوں ہوجاتی ہیں۔ اور ان کا عشاء پڑنا تقریباً رگ جاتا ہے جس سے نکلے اور تحقیق لازم ہوجاتی ہے۔ دوسرے درجہ میں اعضاء کی رگوں ہوجاتی ہیں۔ تیسرے درجہ میں رگوں ہوجاتی ہیں۔ یہ پتہ پڑ جاتا ہے۔ لیکن دوسرے اور تیسرے درجہ میں مریض اور اس کے لواحقین و یقین ہوجاتا ہے۔ مگر دل کی قسط کے لئے یہ کہتے ہیں کہ یہ دل نہیں ہے۔ کوئی اور بخار ہے۔ لیکن چہرے پر یہ بخار ہے ہوتا ہے جس کا ان کے دلوں میں خدشات پختہ ہو چکے ہوتے ہیں۔

**اسباب:** دق وصل کے اسباب و اسباب و اسباب اور متعلقہ جزائیں نہیں ہیں، جب کہ ہم ابتدا میں ہی رگوں سے متعلق تحقیق کے ساتھ کہتے ہیں، بہرہ مفرد اعضاء کی تحلیل ہے۔ اور جب تک کسی عضو میں تحلیل واقع نہ ہو تو دق وصل نہیں ہوتا ہے۔ یہ یاد رکھیں جب تک کسی عضو کی مرعہ (قوت مدافعت) ختم نہ ہو اور اس کی رگوں بہت فتنہ نہ ہو جائے۔ تحلیل واقع نہیں ہوتی اور نہ ہی ایک دوسرے سے ملتی ہے۔ بلکہ دق وصل کی غلط تشخیص کے بعد فریجی طب کی ادویات کے استعمال سے فوراً پتہ ہوجاتی ہے۔ اور جب تک ہر رگ ملک میں فریجی آتے ہیں دق وصل بہت بڑھ جاتا ہے اور بڑھتا جاتا رہتا ہے۔ امر لیکن سرخ خمد اور لوگ استعمال سے اس قدر ہو گیا ہے کہ اس کا رگ نہ نکومت کے اس کا رگ نہیں ہے۔

دق وصل کی پیدائش میں غذا کی بے قاعدگی، خاص اشیاء، خاصہ خاصہ اشیاء کا میسر نہ ہونا اہم چیزیں ہیں۔ ہنا پستی جی کے استعمال سے دق اور صل بہت جلد انسانوں کو دیا جاتا ہے۔ یہ پستی جی کی بجائے تل کا لکھا نامہ نہیں ہے۔ بلکہ ہنا پستی کا استعمال یقیناً دق وصل پیدا کرتا ہے۔ اس بخار کے اسباب میں اخلاقی اثرات کے علاوہ دیگر جی و ادویاتی اور اعضاء کی خلل یا بخار بھی اپنا اپنا اثر کر کے اس کو پیدا کرتے ہیں۔ کسی بخار کو فوراً روک دینا یا اتارنے کی کوشش کرنا بھی اس کا سبب بن جاتا ہے۔ اگر اس بخار کو حملہ جوالی اور گرم ماسک اور گرمی میں زہن دہوتا ہے، کیونکہ گرمی میں تحلیل ہوتی ہے۔

**علامات:** زہن کی خرابی، مسلسل تحقیق، اور کئی حرارت کا رہنا، بڑا زکام اور زہن کا رہنا۔ جب تک پیپ پیپ نہ ہو دق وصل پیدا نہیں ہوتا، بلکہ دق رات میں بہت دھندلا جاتا ہے کہ پھول چانا خاص طور پر غماز پر کاٹا ہے ہونے کی تحلیل جی کی صورت میں ہے۔

اس بخار میں چونکہ اسباب میں تحلیل ہوتی ہے اس سے علامات میں تخریب اور خد میں تسکین ہوتی ہے۔ جسم میں خلل کی زیادتی مریض حرارت کی زیادتی محسوس نہیں کرتا۔ بلکہ اس صورت میں گرمی باقی صورتوں سے کم ہوتی ہے۔

**علاج:** اس مرض سے ڈرنا نہیں چاہئے، یہ قابل مددنی مرض ہے۔ ابتدا فریجی طب میں اس کا یقینی پتہ بخار دینی یا کل نہیں ہے۔ ہم نے عرصہ میں سب سے اس کا نسخہ اور مانع شائع کر دیا ہے۔ ساتھ ہی چیتا کر دیا ہے کہ جس کو اس نسخہ سے آرام نہ ہو تو ہمیں سورہ پیپ ادا کریں گے۔ یہ نسخہ اور حقائق دق وصل (نی بی) نمبر میں شائع کیا گیا۔ اس کتاب کے متعلق بھی ہمارے چیتا ہے کہ اگر کوئی دہریہ تحقیقات سے تپا دل و خطہ ارادہ ہے تو ہر سرفراخی کو روپیہ انعام دیں گے۔ نسخہ صرف ایک نکل میں تیار ہوتا ہے۔

**نسخہ:** ایک حصہ آک کا دودھ اور 15 حصے افس چمک دیا۔ میں۔ خوراک: ایک دق سے آٹھ دق تک ہر دو نیم گرم پانی میں ہر تین گھنٹہ بعد

وین۔ غذائیات جس میں تیسرا حصہ کھجک کا ہونا چاہئے۔ جو انتہائی شدید بھوک کے وقت کھائی جاتی ہے۔

صرف تین روز میں خون بند ہو جاتا ہے۔ ایک ہفتہ میں بخار اتر جاتا ہے اور دوسرے ہفتے میں کھانسی رک جاتی ہے۔ اور تین ہفتے میں بالکل آرام آ جاتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ طاقت آ جاتی ہے۔ مرضیں شرطیہ صحت یاب ہو جاتی ہیں۔

دق و س (ٹی بی) کے علاج میں ہماری تحقیقات کا جو راز ہے وہ یہ ہے کہ مرض کا رین اور ترشکی کی کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا علاج ایسی دافع ترشی ادویات اور غذایہ ہیں جن میں حرارت ہونی چاہئے۔ جن کے نتیجے میں جسم ایک دم گرم مویط کا ترشہ ہوتا ہے۔ جو ایک صرف شخصی و رفع کردہ ہوتا ہے اور دوسری طرف کا رین اور ترشکی کا تحلیل اور تیزی و سرگردینی ہے۔ اس مرض میں دافع عفون (ایمنی سپلٹ) کا عمل جراثیم ادویات استعمال نہیں کرنا چاہئیں۔ اس کی اکثر ادویات اکثر وہاں پر تحلیل و تیزی بڑھا دیتی ہیں یا بخار اتار کر وہاں حرارت بالظہر ختم کر دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے حرارت غریزہ جو زمرغی تک مقابلہ کر رہی ہوتی ہے، وہ بھی ختم ہونے لگتی ہے۔

تپ دق و س میں بغیر سوچے سمجھے ادویات نہیں استعمال کر دینی چاہئیں۔ بعض لوگ ہضم اور مقوی ادویات کے استعمال کی کوشش کرتے ہیں۔ یا زہر بھرنے کی ادویات کو استعمال میں لاتے ہیں۔ جیسے پتھر اور کاربالک وغیرہ۔ یا درمیں ہر سرخ رنگ کی دوا کے اندر تیزاب و ترشکی و کاربن ہے۔ سرخ رنگ بھی اس لئے پیدا ہو گیا ہے اس لئے دور رہیں۔

جمی تحریک غدی جمی یوم روح طبعی، غدی تیزی کے بخار  
تشریح کے لئے دیکھیں جمی تحریک اعصابی۔

تحریک غدی کے بخار:

(۱) جمی عصبی (۲) جمی حسی (۳) جمی زہلی (۴) جمی سوزشی (۵) جمی زہی۔

**ماہیت بخار:** غدیوں میں غیر معمولی تحریک ہوتی ہے۔ جس سے روں طبعی گرم ہو جاتی ہے۔ یا روں طبعی کسی سبب سے گرم ہو کر غدیوں میں تحریک کا باعث ہوتی ہے۔ جس سے اس کے فعل میں تیزی ہو جاتی ہے۔ پھر یہ عارضی حرارت دل کے ذریعے تمام خون اور جسم کو گرم کر دیتی ہے یا اسباب بادیہ یعنی بیرونی اسباب سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سادہ بخار یا جمی یوم اگرچہ خطرناک نہیں ہوتے لیکن اگر حالات میں احتیاط نہ لے کر جی جے تو دق و س میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔

**اسباب:** مندرجہ بالا بنیادی روں کو کسی اسباب سمجھ لیں اور ان کے علاوہ بھی ہر قسم کے کیفیتی و نمائی اور مادی فعلی اسباب جن کا حلقہ پھر یا روں طبعی سے جمی تحریک غدی پیدا کر سکتے ہیں۔ بلکہ جمی تحریک پر جاتی ہے تو سوزش اور دم کی صورت بھی اختیار کر سکتی ہے۔ اس لئے تحریک کو پہلا اور چہ سوزش و دم اور چہ اور دم کو تیسرا اور چہ خیال کریں۔ علاج میں بھی ان تین صورتوں کو قائم رکھیں۔

**علامات:** اس قسم کے بخاروں میں چونکہ حرارت کا زیادہ تر اثر رات تک ہوتا ہے اور جسم کم متاثر ہوتا ہے اس سے مرضیں اکثر بہت لمبے چینی اور کمزوری محسوس کرتا ہے۔ چونکہ سوے مزاج مادہ میں تبدیل ہوتی ہے، اس لئے نفس کا زورہ میں کوئی خاص تبدیلی واقع نہیں ہوتی ہے۔ نفس میں تیزی ضرور آ جاتی ہے، قدرہ و زورہ کی بازروی سنی، مل ہو جاتی ہے۔ چہ چہ معمولی زورہ ہی تھا۔ ہوتی ہے۔ البتہ دوسرے روز کے بعد بنی میں تیزی اور اثرات میں شدت ہو جاتی ہے۔ ان بخاروں میں مرزہ نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ ہوتا بھی ہے تو اس میں بہت کم ہوتا ہے۔ اسی طرح بخاروں میں بھی بحر ان نمایاں نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی ان میں فلوئیڈ بنی روں کی کوئی علامت پائی جاتی ہے۔ ان بخاروں میں ہر حصہ



ایک ہی باری ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا ہر قسم کی بیماریوں کا اس کی خدمت پالی جا میں کی اور جب تک اسباب عامہ سے قاصر نہیں کی، بخار نہ دے گا۔ ان سے جان میں زیادہ دوش سوزش، مری، بخاروں میں آگنی چاہئے۔ کیونکہ ان کے تین دور رس ہوتے ہیں۔

**علامہ** چونکہ ہمیں تحریک اور تیزی کی حالت ہوتی ہے، اس لئے اس کی فعلی و رسمیہ وی و صورتیں ہوں گی۔

(۱) ندی عضلاتی - گرم خشک (۲) ندی اعصابی - گرم تر۔

تو ہم جسم مفرد، اعضاء کی یہ صورت ہوتی کہ غذا میں تحریک، عضلات میں تحلیل اور تمام اعصاب میں تسکین تمام جسم کیمیہ کی حالت کی صورت میں غذا کی پیدائش زیادہ ہوتی۔ وہ وہ نقشہ جو اعصابی تسکین کا پورے تر ہے۔ مگر تسکین کے مقام پر نقش نہیں ہے۔ ویسا کی پہلی صورت میں گرمی اور غذا کی پیدائش اور ان کا اخراج بند ہوگا۔ دوسری صورت میں گرمی اور صفراء کی پیدائش کے ساتھ ساتھ ان کا اخراج بھی جاری ہوگا۔ انوں صورتوں میں اعصاب میں سکون ہی ہوگا۔ ابتداً اول صورت زیادہ اور دوسری صورت میں کم ہوگا۔ ویسا کہ فعلی صورت و نتائج میں کیمیہ کی صورت۔ دوسری حالت میں غذا میں فعلی صورت کے ساتھ اعصاب کی طرف کیمیہ کی صورت ہوتی۔ اس لئے اول صورت میں تمام شفا حاصل ہے۔ دوسری صورت میں تمام شفاء اعصاب میں، اس لئے جب تحریک ندی عضلاتی ہوتی تو اس کو اعصاب کی طرف پت نہ رہی۔ عضلاتی کر دیں گے۔

تحریک ندی عضلاتی ہو تو اس کو پت نہ تحریک اعصابی ندی کر دیں گے۔ اس طرح اول صورت میں گرمی اور صفراء کی جوئی ہوتی وہ پوری ہو جائے گی۔ اور دوسری صورت میں گرمی اور صفراء کی جوئی ہوتی ہے اس کا اخراج شروع ہو جائے گا۔ ندی سوزش اور دم بہ دو فقرہ ہوا میں گئے۔ پس اس کا نام یقینی ہے خطا شفاء ہے۔

دواؤں اور تدریج کے لئے اول صورت میں حرک ندی اعصابی دیں۔ بوقت ضرورت مین ندی اعصابی دیں۔ اسہل لئے مطلوب ہوں تو اسہل ندی اعصابی دیں۔ انشہ، قدر پہنچی روزمرہ لیٹھ واقفہ ہوگا۔ البتہ غذا اور دواؤں تدریج کا بھی اس حد نہیں رکھیں۔ یعنی اس کا آرام، اسباب کا دور کرنا اور جو اس کا مناسب بنانا ضروری ہیں۔ اگر یہ سمجھ رہے ہیں کہ کمال حرارت اور صفراء کی جسم میں کمی ہے تو جو حالت بخار ہی ہوں وہی تیز کر دیں۔ در جب آرام ہو جائے تو مقوی ادویات انہیں تحریک کی استطاعت کرا سکتے ہیں۔

**حمی تسکین عضلاتی**

حمی صفراء کی غنوی، ندی تسکین کا بخار۔

**تشریح:** طب یونانی میں صفراء کی ندی دو صورتیں ہیں۔ (۱) ندی غلبہ - پاری کا بندہ (۲) ندی حرقتہ - ندی بندہ ندی غلبہ باری تیسرے روز آتی ہے اور حرقتہ ہر تیسرے روز تیز ہو جاتا ہے۔

**حمی غلبہ خالصہ** اطباء میں یہ ایک بحث ہے کہ ندی غلبہ میں ہوسکتا ہے یا نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے، بعض کہتے ہیں نہیں۔ مگر اول کا فرق اس طرح بیان کیا جا تا ہے کہ غلبہ صمدیہ زیادہ کل سات روز ہوتا ہے اور اس کی فوٹ بعد کی آئے گی، در کمال ہوتا ہے۔ اس کے برعکس غلبہ صفراء صمدیہ سات یوم سے زیادہ رہتا ہے، فوٹ دیر سے ہے کمالہ راتق ہے اور در نیم راتق ہے۔ یہ فرق صرف اس لئے ہے کہ غلبہ میں اپنی حرارت کی وجہ سے کمالہ تحلیل کر جاتا ہے۔

ایک بحث یہ ہے کہ کیا صفراء خالصہ ممکن ہوسکتا ہے جب کہ اس کو خود فعلی تغذیہ تعلیم کیا گیا ہے۔ جب یہ حقیقت ہے کہ صفراء

نہیں متعلق ہی نہیں ہو سکتا تو پھر خالص صفراء کا بخار کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ جب تک غلبہ پیدا ہو تو غیر خالص صفراء سے پیدا ہوگا۔ اس کو شہاذب کہتے ہیں۔

**دلچسپ تحقیق:** جو لوگ نظریہ مفرد اعراض اور اس کی تشریح اور افعال سمجھ لیں گے، وہ دلچسپ انشوف معلوم کرنے بہت جلد ہی ہوں گے۔ جس بخار و صفراء کی جگہ خالص صفراء کی بخار کہا جا تا ہے بلکہ محرق کہتے ہیں وہ دراصل بخمی بخار ہے۔ کیونکہ جگر میں کافی مقدار میں بلغم اور رطوبت الخبی ہو جانے سے وہاں تعفن ہو جاتا ہے۔ اور جس بخار کو بلغمی کہتے ہیں وہ دراصل صفراء کی خالص بخمی بخار ہے۔ چونکہ اس وقت اعصاب میں تسکین ہوتی ہے اور وہاں کا بلغم متعفن ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کو بخمی بخار کہا گیا ہے۔ ثبوت یہ ہے کہ بلغمی بخار دہی برفان ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں معدہ میں تحریک ہوتی ہے۔ صفراء کی پیدائش ہوتی ہے مگر اخراج نہیں ہوتا۔ دراصل جس بخار کو محرقہ بطنی اور محرقہ دماغی کہا جاتا ہے، وہی بخار خالص صفراء کی ہیں چونکہ تعفن بلغم و صفراء کے ملنے سے ہوتا ہے، اس لئے اس کو بخمی سمجھا جاتا ہے۔

یہ وجہ ہے کہ اطباء کو بخاروں کی تشخیص خصوصاً محرق صفراء، محرقہ بطنی اور محرقہ دماغی بلکہ شہاذب میں وقت ہوتی ہے۔ اور یہ کہ بخار دہی بخار اور صفراء کے انتہائی خطرات کی ہیں۔ صرف اعصاب پرش نہیں ہے بلکہ ڈاکٹروں نے تو ان سے بھی زیادہ غصیوں کی ہیں۔ وہ ہمیشہ ملے جاتے ہیں۔ مثلاً نائٹس، ٹائفس، میو، پلوری، اور ٹیکس پاس، سہل، ڈکس اور ٹی بی کی تشخیص میں ایسی فاش اور خونخوار غلطیوں کی ہیں جن کو دیکھ کر ہمت ہوتی ہے۔ انوس کو متعفن نہیں ہے ورنہ ضرور چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں۔ میرے بیان میں آپ کو چھ واضح وجوہات کا کہ انہوں نے ملے یا نہ ملے جو غلط رہ چکا ہے۔ قرعین یہ سن کر حیران ہوں گے کہ ملیریا کوئی نہ نہیں ہے۔

### صرف بلغم سے بخار پیدا ہوتا ہے

اصل طور پر جب فن اس انشوف کی وادریں گے کہ بخار صرف بلغمی (مف) کے تعفن سے ہوتا ہے۔ نہ کوئی صفراء کی بخار ہے اور نہ ہی سودا کی بخار ہے، یعنی جب خالص متعفن ہوتا ہے جیسے کہ تسکین اعصابی میں ذکر کیا ہے تو بہت سارے بخار پیدا ہوتے ہیں۔ جن میں سے اکثر خونخوار ہیں اور جب یہی بلغم جگر میں صفراء سے ملتا ہے تو صفراء کی بخار پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ خالص صفراء، تو متعفن ہی نہیں ہو سکتا۔ اور جب بلغم سوداء کے ساتھ متعفن ہوتا ہے تو سودا کی بخار پیدا کر دیتا ہے۔ کیونکہ خالص سوداء میں تعفن ممکن ہے۔ تعفن کس میں پیدا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اس کو بلغمی بخاروں میں لکھا ہے جس میں صفراء اپنے انتہاء کو ہوتا ہے۔ اور وہ رصوبتوں کو جاتا ہے۔ اور جو تھوڑی بہت رطوبت باقی ہوتی ہے اس میں سودا کی بخاروں کی صورتیں قائم ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح دوسری بھی بخاریں کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ خالص دوسری مزاج میں سرخ زائات (ریڈ کارپسز)، سرخ، دود (ہوموگولین) اور نسیم (آکسیجن) اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ وہاں پر کاربن زائی اکسائیڈ (حرارت غریبہ) کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ تعفن کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ ہاں! البتہ جب خون میں مہیت کی زیادتی ہوتی ہے یا غفلت میں رطوبات متعفن ہوتی ہیں جن کا تعفن قلب سے ہوتا ہے تو ہم اپنے بخار کو دوسری کہتے ہیں۔ ورنہ صفراء، سودا کی اور دوسری بخاروں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

اب حکماء و اطباء اور اہل فن، صاحب علم خود انداز و لگاؤ میں کہ فرنگی طب میں ایسی حقیقت کہاں ہیں؟ کیا وہ ہماری تحقیقات کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ پھر یہ بھی انداز لگائیں کہ ان کی تحقیقات پانچ چھ سو سالوں پر مبنی ہوتی ہیں۔ جن میں ہزاروں سالکس، خون نے کام لیا ہے۔ اس میں یورپ کے تمام ممالک، امریکہ اور جاپان وغیرہ جگہ دھرو دھار لگ کر جان کے ساتھ کفر فرنگی طب کے طریق حاکم اور سائنس کی تحقیقات کر رہے ہیں جس پر کئی کروڑوں روپیہ نہیں بلکہ اربوں روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اب صاحب بصیرت عقل مند اور حقیقت پرست عملاء احیاء اور اہل فن و صاحب علم کا فرض ہے کہ ہمارے گرد مبع ہونے والے تا کہ ہم مل کر بہت جلد فرنگی طب کو ختم کر سکیں۔ ہمت ملنا تو بہت دور کی بات ہے نہ ف

تازہ سے ساتھ ہر دریاں پیر آمدی بائیں تو بھی ہم اپنے مقاصد میں بہت جلد کامیاب ہوتے ہیں۔

### میریا کوئی بخار نہیں ہے

اس تحقیق کو بھی اہل علم اور صاحب فن حکم و اور اطباء و قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے کہ میریا کوئی بخار نہیں ہے۔ فرنگی طب کی رو سے میریا کی سب سے بڑی علامت جگر اور طحال کا پھولنا ہے۔ اس جتنی کہ مت کی رو سے بخار و طبع یونانی کے غلبہ غیر ان کی صورت ہے جو بھی نوعی ہوتا ہے اور کبھی نرمی جو طبع یہ مغز و اعصاب کے تحت تسکین بخدی ہے۔ لیکن اگر طبع یا سہ تمام اقسام کو دیکھا جائے تو اس میں انہوں نے بلغمی و صوی اور سوداوی بخار بھی شامل کر لئے ہیں۔ ان کی تحقیق میں ہر قسم کے بخار پر ہے۔ عضلانی ہوں یا بخدی یا عضلاتی سب میریا ہیں۔ ابہت ناایقہ نیز اور فی لی کوہ اس سے جدا کرتے ہیں۔ ان کی اس خط تحقیق سے ثابت ہوا کہ میریا دراصل کوئی بخار نہیں ہے۔ اگر بخاری یہ تحقیق غلط ہو تو ہم غلطی کرتے ہیں کہ کوئی فرنگی ڈاکٹر یہ ثابت کر دے کہ میریا کا تحقیق کسی خاص عضو سے ہے۔ ہم ان کی تحقیقات میں باقی اعضا کی خرابیوں سے بھی طبع یا ثابت کر دیں گے۔ یا وہ اس مرے انکار کر دیں کہ طبع یا کا خاص تحقق جگر و طحال سے نہیں ہے۔ لیکن وہ اس حقیقت کا بھی انکار نہیں کر سکتے کیونکہ طبع یا کی بڑی علامت یہ ہے کہ جگر اور طحال کا غلبہ موز جاتا ہے۔ اور میریا اگر کوئی بخار تحقیق ہو سکتا ہے تو وہ غلبہ خاص ہے جس کو ہم تسکین بخدی کہتے ہیں۔ بارہو وہ ہے یہ سرچہ کرہوئے!!! آئیں فرنگی ڈاکٹر جواب دیں، ہم نے ان کی بہت بڑی تحقیق کو غلط کر دیا ہے۔

### کونین سے طبع یا کا علاج غلطی ہے

تازہ اس انکشاف سے بھی حکم و اطباء و ادراہل فن و صاحب مہم خوش ہوں گے کہ کونین بخدی دافع قلعن نے اور نہ قاتل جراثیم ہے۔ بلکہ اس سے طبع یا کا علاج کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔ ثبوت میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کونین کا طبع فرنگی طب کو جراثیم کی تحقیق سے قبل ہو چکا تھا۔ دوسرے ڈاکٹر کونین نے اپنے تجربات سے ثابت کر دیا ہے کہ سٹونا اور کونین کو کھانے سے طبع یا پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل کونین کو چھوڑتے جا رہے ہیں۔ اور اس کی جگہ دیگر ادویات کا استعمال شروع ہے۔ ان حقائق سے ثابت ہوا کہ کونین کو میریا کا علاج سمجھنا بالکل غلط ہے۔

### ماہیت جی تسکین بخدی

تسکین جگر میں اور بخدی میں رطوبات اور بلغم جمع ہو جاتا ہے اور وہ کسی طور پر اخراج نہیں پاتا۔ تو طبیعت مدبرہ بدن اس کو ختم کرنے کے لئے اس میں قلعن پیدا کر دیتی ہے۔ جس سے بخار پیدا ہوتا ہے۔ جس کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ اگر موز اور دون عروق متغفن ہوتا ہے تو بخار نرمی ہوتا ہے۔ جس کو خرقہ صفراوی کہتے ہیں۔ (اگر موز و عروق متغفن ہوتا ہے تو وہ بخار باری کا ہوتا ہے۔ جو قیصرہ راز آتا ہے۔ تو اس کو غلبہ غیر خاص یا غلبہ الغب کہتے ہیں۔ حقیقت میں دونوں بخار ایک ہی قسم کے ہیں، دونوں تسکین جگر سے پیدا ہوتے ہیں یا صفرا کی خرابی ان کا باعث بنتی ہے۔

**اسباب۔** بطور پر اس کا اسباب سبب ہوتے ہیں یعنی ماکوں و مشروب اور متغفن ہوا، کبھی اسباب یہ بھی جب مستقل ہو جائیں تو سبب و صدور و فاعل بن جاتے ہیں سبب کے فعل میں تیزی آ جاتی ہے اور رطوبات و قلعن جگر اور بخدی کی طرف جمع ہو کر متغفن ہو جاتے ہیں۔ اور یہ و فاعلانی و موز کی تغیرات سے قلعن ہوتا ہے تو باری صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اسی تغیر سے زمین اور درختوں میں قلعن پیدا ہو جاتا ہے۔ تو باری صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اسی قلعن سے جگر کے افعال میں تسکین پیدا ہوتی ہے۔ وہاں یہ و فاعل قوت مدبرہ عام (جس طرح مدبرہ بدن ہے) جہاں پر بھی موز یا بخدی ہے اس میں فساد اور قلعن اور خیر پیدا کر لیتا ہے۔ جس میں جگر بخار کبھی اور بخار پیدا ہو جاتے ہیں جو موز و فاعل کر ختم کر دیتے ہیں۔ اسی

طرح جسم انسانی کے مواد میں بھی اجزاء اہلہ (جراثیم) اس کے قطن کے بعد پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ جراثیم ہی سردی اندر داخل ہو کر یہ قطن پیدا کر دیتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی خود بخود ہو جاتا ہے۔ جیسے ہم خود بخود ہوتا ہے۔ اپنے گھر و کھس وغیرہ جو خود ہی یا قطن کی پیداوار ہیں جب انہیں بلکہ جانوروں کو کھاتے ہیں تو ان کا زہر بھی اندر جا کر گھر کے فعل میں تسکین اور قطن پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن یہ بات یہ رہیں کہ یہ بخار اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک گھر کے فعل میں تسکین سے خرابی واقع نہ ہو جائے۔

**علامات:** ان بخاروں میں سب سے بڑی علامت گرمی کے ساتھ خشکی کی بہت زیادتی ہوتی ہے۔ صفراء کی کمی اور اس کا اخراج کٹ بند ہوتا ہے۔ کیونکہ اندر میں تسکین ہوتی ہے اس لئے علامت کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ اول عطلائی اعصابی (خشکی، سرای، عطلائی ندی (خشکی سردی) پونفہ بخاروں میں رطوبات کی کمی ہوتی ہے اور ریاح کی زیادتی اس لئے ایسے بخار اکثر خزاں میں ہوتے ہیں۔ بخار کی ابتدا ابھی لڑزہ سے ہوتی ہے۔ اور جب تیسرے روز زدی آتی ہے اس وقت لڑزہ شدید ہوتا ہے۔ یہ لڑزہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ طبیعت مدبرہ بدن کا رجوع اکثر بعد قطن کی طرف رہتا ہے، اور جلد سرد ہو جاتی ہے اور سردی محسوس کرتی ہے تو لڑزہ کی صورت ہوتی ہے۔ جس سے طبیعت پھر خون کو جلد کی طرف پھینکا دیتی ہے۔ پیاس کے ساتھ اکثر جھوک زیادہ ہوتی ہے۔ چہرہ اتر ہوا، منہ، زبان، گلہ اور ہونٹ خشک، سخت قطن، قہرورہ سرخ سبزی، مکمل یا زردی، مکمل۔ یہ بخار اکثر ایسے لوگوں کو ہوا کرتا ہے جن کو بے حد خشکی یا راتی قطن راتی ہے جس میں صفراء کی زیادتی اور حرارت کی پیدائش بڑھنے لگتی ہے۔ اس سے پہلے پھر بڑی سوئی کی کسی چین ٹکوس ہوتی ہے۔ اس کے بعد سردی بھی شروع ہوتی ہے۔ ورنہ شاید شدید لڑزہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو دوسرے دنوں کے لڑزے سے قوی ہوتا ہے۔ نیز یہ لڑزہ جلد رفق ہو کر بخار چڑھ جاتا ہے۔ جب یہ بخار اترتا ہے تو خوب پسینہ آتا ہے۔ اور قہرورہ سرخ اور زردی ہو جاتا ہے۔ نیند جاتی رہتی ہے، پیاس زیادہ ہو جاتی ہے۔ مریش کا غصہ بڑھ جاتا ہے۔ مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ کسی کے ساتھ تشوکر کا پسند نہیں کرتا۔ مریش کی نفل دوسرے دنوں کی نسبت قوی، مریش اور ستا تر ہو جاتی ہے۔ مدد شرف اور طویل ہوتی ہے جب بخار اترتا ہے تو قوت اترتی ہی میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ لیکن شرف اور طوالت قائم رہتی ہے۔

**علاج:** اسباب کو مد نظر رکھیں، مفرد اعضاء کی تحریکات اور افعال سمجھیں، چونکہ ندی تسکین ہوتی ہے اس لئے عطلائی تحریک اور مصلاب میں تحصیل ہوتی ہے۔ اس لئے دوا غذا اور تدابیر میں بھی اس کے مطابق عمل کریں۔ یعنی اگر تحریک عطلائی اعصابی ہو تو اس کو عطلائی ندی کر دیں تاکہ جلد حرارت پیدا ہو۔ اور صفراء بن کر اندر میں اکٹھا ہو کر ٹانگیں یا رعبوت کو ختم کر دیں۔ جس میں قطن اور تخمیر پیدا ہو جائے۔ اور تحریک ندی عطلائی ہے۔ تو ندی اعصابی کر دیں تاکہ اندر میں تحریک شروع ہو کر حرارت اور صفراء کا بھی اخراج پیدائش کے ساتھ ساتھ جلد جاری ہو جائے۔ اور زیادہ حرارت سے صفراء جل کر سودا میں تبدیل نہ ہو یا ضعف قلب نہ پیدا ہو جائے۔

اول صورت محرک عطلائی ندی، شدید محرک عطلائی ندی ضرورت کے وقت مین عطلائی ندی اور مصلاب عطلائی ندی سے بنتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اگر حرارت کی پیدائش کم ہو یا صفراء کی پیدائش جلد بڑھانی اور قطن کو جلد تحصیل تک پہنچا تا ہو تو سیر ندی بھی دے سکتے ہیں۔ دوسری صورت میں محرک ندی اعصابی شدید محرک ندی اعصابی، مین ندی اعصابی اور مصلاب ندی اعصابی دیں۔ اور ضرورت شدید ہو تو ندی ترایاق بھی دے سکتے ہیں۔ آرام آنے کے بعد ان کے مقویات دے سکتے ہیں، کیونکہ اس طرح ندر کا مصلحہ اخراج پا جاتا ہے۔

حمی ندی تحلیل، دق وصل ندی

**تشریح:** حمی ندی تحلیل، دق وصل کی دقت ہے جس کو دق وصل اعصابی کہتے ہیں۔ اس بخار میں تحلیل جھرا، رندا، میں ہوتی ہے۔ جس کا اثر مدمد

کے خدو نامقا (نالی دار خدو) پر پڑتا ہے۔ لیکن اس کا شدید احساس امعاء کیلئے اہم و غیرہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ چونکہ امعاء میں یہ خدو گوشت کی کمی اور غشائے مخاطی کی تیزی کی وجہ سے زیادہ احساس ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو تلیف کا زیادہ احساس ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو خدوی دق و سل کی بہت حاجت دق و سل کہتے ہیں۔ خدوی دق و سل عام طور پر خدو جاذبہ میں فی فی اثر ہونے کو کہتے ہیں۔

## ایک انکشاف

جب جسم کے خدو جاذبہ خصوصاً جگہ کے خدو غیر ناقلا (جغیہ بانی دار خدو) پھول جاتے ہیں جن کو خنازیر کہتے ہیں۔ اس وقت کہا جاتا ہے کہ خنازیر دق و سل ہو گیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس مقام پر رطوبات دلوں وہاں پر دق و سل نہیں ہو سکتا۔ دق و سل تو اس مقام پر ہوتا ہے جہاں پر رطوبات خشک ہو جائیں اور قسمل شروع ہو جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ خنازیر کو دق و سل سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ خدو میں قسمل ہوتی ہے۔ تو اس کے متعلق سے خدو جاذبہ میں بھی قسمل ہوتی ہے۔ جبکہ اس کو پورے کھانا چکا ہے۔ اس وقت خدو جاذبہ بھی پھولے نہیں ہوتے، بلکہ ان میں ضعف ہوتا ہے۔ اور دق و سل رطوبات کو اپنے اندر جذب ہی نہیں کر سکتے۔ اپنا جب خدو جاذبہ پھول جاتا ہے تو ان کے اندر کی رطوبات میں قسمل و خنہ سے بھر جاتا ہے۔ اور پیرا ہو جاتا ہے۔ جو ترکیب امعاء کی تحت آتا ہے۔ اس کا علاج اس کے مطابق ہوگا۔ یعنی عضلات میں تقویت اور ترکیب پیدا کر دی جائے تو نہ صرف بخار دور ہو جائے گا، بلکہ خنازیر بھی دور ہو جائیگی۔

**اسباب:** حمی خدوی قسمل یعنی خدوی دق و سل کے اسباب میں سب سے زیادہ غیر اقسام کے۔ کوبہات و مشروبات اور ان کے سبب وقت اور بغیر ضرورت کھانا ہے۔ جس سے بدقسمتی کی وجہ سے لطف اور خنہ کی صورت میں یہ امور اس قسم کے دق و سل کی طرف صیغیت پر ہوتی ہے۔ غشیاتی اثرات اور متعفن بخاروں میں متعفن مادوں کے بغیر ختم ہونے والی قسمل، دلوں اور جرمش دویات کے لطف کو روک دینا جس سے ان مادوں میں پھر سے اس قدر شدت سے حرارت غریبہ پیدا ہوتی ہے جو جسم میں قسمل پیدا کر کے دق و سل کا بخار پیدا کر دیتی ہے۔ اسی طرح قبل از وقت بخاروں کو اتارنے کی کوشش کرنا بھی وہ متعفن کو روک کر نقصان دہ موت کا باعث بن جاتا ہے۔

**علامات:** ریاخ اور ذفلی کی کثرت، مسلسل قسمل جو خدو کی بدقسمتی کی وجہ سے ہو (تحقق کے اقسام سے متعلق فی فی نمبر دیکھیں) چونکہ اس بخار میں خدو میں قسمل ہوتی ہے، اس لئے اعصاب میں تحریک اور عضلات میں تسکین ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں کو اکثر اسہال رہتے ہیں، بخار کی حرارت اکثر بہت کم رہتی ہے، بعض وقت فی فی روز تک بخار نہیں رہتا، اور خفاہ و آرام معلوم ہوتا ہے، لیکن پھر کچھ روز بعد بخار پھر شروع ہو جاتا ہے۔

**علاج:** دق و سل میں غذا کا خاص خیال رکھیں، بغیر شدید جھوک کے نہ کھائیں۔ غذا محلول ہو جس میں کم از کم تیسرا حصہ شہی کا ہونا چاہئے۔ غذا اسے بعد انکروال چاہئے تو پھر کھا سکتے ہیں۔ جب خوں کا آنا بند ہو جائے، تبھی بخار رک جائے تو کسی شے کا ملوہ بنا کر کھا سکتے ہیں۔

○ ہماری شہید دو آک کا دو دو اور ہلدی کا نصف ہائے نرویں اس سے شرطیہ آرام ہوگا۔ ○ اس دوا کے استعمال، جھوک اور سچی کی زیادتی سے جسم میں بے حد رطوبات پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں، ویسا جبکہ ہر روز پرہیز ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے تحلیل بہت جلد ختم ہو جاتی ہے۔

**مقدار خوراک:** دو ایک ایک رتی برتین ٹھنڈے بعد دیں۔ اگر بنیاس ہو تو شہد کا شربت بنا کر دیں یا چائے کے قہوہ دس شہد ڈال کر چلائیں۔ اگر قبض ہو تو دوا کی مقدار روز رفتہ ایک ماشینی خوراک کر دیں۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ سو دوا دویات سے رطوبات پیدا نہیں ہوتیں۔ ہمیشہ جسم میں رطوبات گرم تر اشیاء اور اندہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگر گرمی تری ہو تو جسم میں سوزش اور گرمی قسمل کرتی ہے، اس لئے شدید گرمی کی صورت میں بھی حتی المقدور سرد اشیاء اور سرد دوا کثرت سے دے

رہنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس سے حرارت بچھ جاتی ہے۔ اور انسان بہت جلد موت کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ جب لوگوں کو بقیہ وصل ہو جاتی ہے تو وہ بے حد پرہیز ہوتے ہیں اور صحت کے دوران میں بھی پابیز سے غرت کرتے ہیں، یہاں تک کہ ان کو موت آنے سے مگر پرہیز نہیں کرتے ہیں۔

### حمی تحریک عضلاتی

حمی یہ مرض حیوانی عضلاتی تیز کے بغیر تشریح کے لئے دیکھیں حمی تحریک عضلاتی۔

### تحریک عضلاتی کے بخار

(۱) حمی شمی (۲) حمی سوزشی ورمی (۳) سوزشی۔

**ماہیت بخار۔** اس بخار میں عضلات میں غیر معمولی تحریک ہوتی ہے یہ تحریک سے انقباض ہوتا ہے، جس نے نتیجہً حرارت کو مرنے سے روک دیا اور یہ ہوتا ہے۔ اس تحریک سے روع حیوانی گرم ہو جاتی ہے یہ کسی سبب سے گرم ہو کر عضلات میں بعض حرارت والے ذرات جو مرنے اور جسم کو گرم کر دیتے ہیں۔ اور بخار کی صورت قائم ہو جاتی ہے۔

**اسباب۔** اس بخار میں جس قدر صورتیں اوپر بتائی گئی ہیں، ان کوئی اس کے اسباب نہیں ہیں۔ سبب اسباب اور فطریہ علت کے فعل میں تیزی ہے۔ ان کے علاوہ ہر قسم کی کیفیتی و فطریاتی اور مادی فعلی اثرات جن کا تعلق دل اور عضلات سے ہے یا روع حیوانی سے ہے، ان سے بھی حمی تحریک عضلاتی پیدا ہو سکتے ہیں۔ تمام جزوی اسباب اس لئے نہیں لکھے جاتے کہ باعث حوالہ ہوتے ہیں۔ اور مختلف عوامل میں ان اسباب کی نوعیت بدل جاتی ہے۔ ذہن نشین یہ کرنا ہے کہ کون سی شے یا امر اولیٰ قلب پر اثر کرنے اس کے فعل میں تیزی پیدا کرے یا نہ کرے۔

**علامات۔** اگرچہ یہ بھی سادہ عضلاتی بخار ہے، لیکن علت کی وجہ پایداست خود قلب میں تپنے کی وجہ سے یہ بخار ہوتا ہے۔ اس لئے یہ بخار دیگر سادہ بخاروں کی نسبت دل میں بہت زیادہ گھبراہٹ پیدا کرتا ہے۔ البتہ جلد اثر جاتا ہے۔ کیونکہ تحریک اس کے قریب ہوتی ہے، چونکہ سادہ بخار سادہ سے ہوتا ہے اس لئے نفس وقار اور پانچوں میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوتی۔ نفس شرف متوسط ہوتی ہے لیکن جب اس میں خرابی زیادہ ہو جائے تو طویل بھی ہو جاتی ہے تو دورہ صرغ یا سفیدی مائل سرخ ہوتا ہے اور چہرہ پر سرخی نمایاں ہوتی ہے نہ جب میں مرہلہ صحت سے بھی زیادہ جلد صحت معلوم ہوتا ہے۔ اس میں نہ غفلت کی کوئی علامت ہوتی ہے نہ ہی اس میں تحلیل کے آثار نظر آتے ہیں۔

**تاکید۔** یاد رکھیں جب تک سبب قائم رہتا ہے تحریک قائم رہتی ہے۔ ورنہ اعتدال پر آ جاتی ہے۔ لیکن جب تحریک سوزش اور دورہ کا فرق ہوتا ہے، اس لئے جب سبب کے رفع ہو جانے کے بعد بھی تحریک قائم رہے تو سوزش کا حامل بھی مد نظر رکھیں، جس سے تحریک بدلنے سے سوزش، ورنہ جلد اور نفس ہوں گے سوزش اور دورہ کو مد نظر رکھنے سے مراد یہ ہے کہ وہ دل پر حرارت کی زیادہ ضرورت ہے۔

ان بخاروں میں عام طور پر ایندھنی بخار ہوتا ہے اور جو بخار پایا جاتا ہے، اس کی علامات خاص طور پر پائی جاتی ہیں۔

**علاج۔** چونکہ عضلات کے فعل میں حمی تحریک سے تیزی ہوتی ہے، اس لئے اندر میں تسکین اور عصب میں تحلیل ہوتی ہے۔ عضلات میں تیزی و حالت میں اور صورتیں ہوں گی، (۱) فعلی اور (۲) کیماوی، یعنی (۱) عضلاتی عضلاتی (سرخ و شہ) (۲) عضلاتی ندی (شہ و گرم) اور اندر میں ریا کا جذبہ ہوگا۔ لیکن مدت تسکین میں خلق نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی مدت تحلیل میں زیادہ حرارت ہوگی۔

① فعلی حرارت میں حرارت اور صغیر ضرورت سے کم ہوگا۔

② کیماوی حرارت میں حرارت اور صغیر کی پیدا آتش روع ہوگی ہوتی۔

دونوں میں خود میں تسکین بغیر تعفن کے ہوگی۔ اہل اول صورت میں، دوسری صورت سے تسکین زیادہ ہونی۔ یا اول صورت مقدّمہ خود عضلات ہیں۔ اور دوسرا مقدّمہ شفا خود ہے۔ اس لئے علاج میں تسکین کو تحریک دینے سے اس کی جو صورت سامنے ہوا اس کو آنے کی طرف پلٹ دیں۔ مثلاً تحریک عضلاتی اعصابی کو تحریک عضلاتی ندی کر دیں۔ اور عضلاتی ندی کی صورت میں ندی عضلاتی کر دیں۔ اس فوراً شفا شروع ہو جائے گی۔ مریض آرام محسوس کرے گا، دوا وغیرہ اور تدبیر کے لئے اول صورت میں محرک عضلاتی ندی، محرک شدہ ندی عضلاتی ندی، مبین عضلاتی ندی اور مہل عضلاتی ندی دیں۔ دوسری صورت میں بھی اسی طریقہ تحریک پلٹ کر محرک ندی عضلاتی محرک شدہ ندی عضلاتی اور نہ ورت کے مطابق طین ندی عضلاتی اور مہل ندی عضلاتی دیں۔ اگر شدہ نہ ورت ہو تو اول صورت میں اس کے عضلاتی اور دوسری صورت میں تریاق عضلاتی دے سکتے ہیں۔ لیکن تدبیر کی صورت کو مقدم رکھیں یعنی اسباب کو اول دور کرنے کی کوشش کریں۔ اگر تحقیق اور حرارت کی جسم میں کافی کمی سمجھیں تو ان کی تحریکات کو اور تیز کر دیں۔

آرام آنے کے بعد ضرورت کے مطابق مقویات بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

### حمی تسکین عضلاتی

حمی دھوی عفونی عضلاتی تسکین کا بخار۔

**تشریح:** دو بخار جو جوش خون سے پیدا ہوتا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں۔ اگر جوش خون بغیر تعفن کے پیدا ہو تو اس کو مونس کہتے ہیں۔ اگر جوش خون کا سبب عفونت ہو تو اس کو مطلق کہتے ہیں۔ چونکہ ان بخاروں کا تحقق عضلات اور قلب سے ہوتا ہے اس لئے ان کو دھوی کہتے ہیں۔

در اصل یہ بخار معدی ہیں جن کی ابتدا معدہ کی خرابی سے شروع ہوتی ہے۔ یہ معدہ کے عضلات میں تسکین کے بعد ہوتے ہیں۔ ان کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جب معدہ کے مضمک کی خرابی سے وہاں تیز آیت بڑھ جاتی ہے تو قلب کے ذریعے خون میں شامل ہو جاتی ہے۔ جس سے جوش خون پیدا ہو جاتا ہے اور یہی صورت بن جاتی ہے جب معدہ میں غذا متعفن ہو جاتی ہے تو وہ تعفن بھی خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ جو بخار کی صورت پیدا کر دیتا ہے۔ یہ بخار عضلات امعاء یا قلب یا قلب کی کوازیوں، جہات و ماغ کے عضلاتی پر دیا جسم کے کسی اور عضو کی تسکین سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن معدہ کے علاوہ باقی صورتیں شاذ و نادر سے پیدا ہوتی ہیں۔

**اسباب:** ماکول و مشروب کی خرابی، بے قاعدگی اور کمی بیشی اگر اس کے اسباب سادہ ہوتے ہیں لیکن بخار کی صورت اس وقت ہوتی ہے جب عضلات میں تسکین کی صورت قائم ہوتی ہے۔ مونس میں گاہے جوش اور گرمی دیگر اسباب سے پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے تیز روز گرمی ادویات و مشروبات وغیرہ۔ بہر حال بخار میں اس کا سبب نمایاں ہوگا۔ جس کا تلاش کرنا اکثر مفید ہوتا ہے۔

**علامات:** مونس ایک قسم کا ایسا بخار ہے جس کو نہ ہی یہ میں شامل کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس کا تحقق جوش خط خون سے ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اس معدہ میں شامل کیا جاتا ہے کیونکہ اس بخار میں تعفن کا اثر نہیں پایا جاتا۔ اس سے اس کو قلب یا ثانی میں مستقل بخار کی حیثیت ملے گی۔ لیکن اس کی مستقل حیثیت نہیں ہے۔ کیونکہ تیز آیت بذات خود تعفیہ و تعفن ہے لیکن اس میں مواد کی کمی ہے۔ جیسے شراب و غیرہ بھی تعفیہ ہیں لیکن ان میں قابل تعفن مواد ختم ہو چکے ہیں۔ اگر ان کو دیگر مواد میں شامل کر لیا جائے تو وہاں خیمہ کے بعد بھی پھر تعفن پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے اکثر امراض خصوصاً بخاروں میں ترشی اور اچھ روغن کا استعمال ممنوع ہے، یہی وجہ ہے کہ بعض دفعہ تیز ترشی پسینے سے بخار ہو جاتا ہے۔ اس لئے مونس اور مطلق ایک ہی قسم کے بخار ہیں۔ اس بخار کا ٹھک تپ دق سے بھی پیدا ہوتا ہے، لیکن اس کا تحقق رطوبات سے ہے۔ اور دق کا تحقق اعتدال و صہ یہ

کی تحلیل سے ہے۔ ابتدا ضروری طور پر تعفن دونوں میں نہیں ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو دونوں میں خاص قسم کا تعفن شامل ہوتا ہے۔ کیونکہ جب یہ خاص قسم کا تعفن بھی نہ ہوتا (جو کہ ذکر کیا گیا ہے) نہ حرارت پیدا ہو سکتی ہے اور نہ ہی تحلیل ہو سکتی ہے۔ اس تعفن کو متعفن ترشی کہنا زیادہ بہتر ہے۔

چند اور آکھیں سرخ، بدن اور سر میں پھولی ہوئی، قد و ردہ سرخ اور غلیظ ہوتا ہے اور خون کے ایلہ کے تمام حالات پانی جاتی ہیں اور بخار بغیر لرزہ اور پھر بری کے شروع ہو جاتا ہے۔ چونکہ عضلات میں تسکین ہوتی ہے، اس لئے غدد میں تحلیل اور اعصاب میں تحریک ہوتی ہے۔ اس نے بنا را کہ جدا کر چکا ہے۔ لیکن جب تعفن شدید ہوتا ہے تو نہ صرف اترتا ہے بلکہ مہلک ثابت ہوتا ہے۔

**علاج:** اسباب کو مد نظر رکھیں مفرد اعضاء کے افعال اور حرکیات کا تعین کریں۔ چونکہ عضلات میں تسکین ہوتی ہے اس لئے اسکی تسکین جس کا بہاؤ تیز تعفن ہوتا ہے اس لئے غدد میں تحلیل اور اعصاب میں تحریک ہوئی۔ جس جگہ بھی صرف تسکین ہوتی ہے، وہاں پر تعفن ضروری نہیں ہے۔ لیکن جب حمی تسکین مفرد اعضاء ہوگا تو وہاں پر تخیر و تعفن، نرمی ہوگا۔ اور یہ بھی ذہن نہیں کر لیں۔ یہ تخیر و تعفن ہی بخاروں کے لئے باعث شفا ہے۔ کیونکہ ان کے بغیر تسکین کی رحوبت اور غرقہ نہیں ہو پاتی۔ اور نہ ہی اس کے بغیر وہاں تحریک پیدا ہو سکتی ہے۔ ابتدا اس تخیر اور تعفن کے عمل کو جلد چار کرنا چاہئے۔ اور اس کے فعل کو اپنے قبضہ میں لے لینا چاہئے۔ جیسے پہلے کھانچ چکا ہے اور پھوڑے کی مثال دی جا چکی ہے۔ دفع تعفن ادویات سے سر بز کریں۔ صرف محرکات اور محرک شدید استعمال کرنا جس سے رحوبت اور غرقہ ہو کر وہاں تحریک اور آرام کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ جیسا کہ پہلے بتا دیا۔ اس میں کھانچ چکا ہے کہ یہ تحریک کی دوسرے میں ہوتی ہیں۔ یہاں بھی یہی صورت ہے کہ ان کو مد نظر رکھیں۔

پہلی صورت میں اعصابی غدی ہوگی جس کا مقصد شفا و اعصاب ہے جب اس کو ان میں سے تو اعصابی عضلاتی ہو جائے گا۔

دوسری صورت میں اعصابی عضلاتی ہوگی، اور مقام شفا و عضلات ہے۔ اس لئے اول صورت ادویات و اخذ یہ اور مد اہل محرک اعصابی عضلاتی، شدید اعصابی عضلاتی، بلین اعصابی عضلاتی اور مسبل اعصابی عضلاتی استعمال کریں۔

دوسری صورت میں اعصابی عضلاتی لینے سے بن جائے گی۔ اس محرک عضلاتی، اعصابی شدید محرک عضلاتی، بلین عضلاتی اور مسبل عضلاتی اعصابی ادویات، اخذ یہ اور ادویات استعمال کرنا۔ انشاء اللہ تعالیٰ یقینی بے خطہ شفا ہوگی۔

## حمی عضلاتی تحلیل

حمی دق وصل عضلاتی۔

**تشریح** حمی عضلاتی تحلیل دق وصل کی وہ قسم ہے جس کو دق وصل ریوی کہتے ہیں۔ اس بخار میں تحلیل پھپھروں میں ہوتی ہے جس کی وجہ سے جذب نسیم اور اخراج و خان میں خاصی وقت واقع ہوتی ہے۔ اس سے اکثر کھانسی شدید اور کافی دیر تک رہتی ہے۔ چونکہ غدد میں تحریک اور اعصاب میں تسکین ہوتی ہے، اس لئے باغلم رقیق اور لیسیدار ہوتا ہے۔ جو کبھی اخراج پاتا ہے اور کبھی رک جاتا ہے۔ ابتدا اس دق وصل میں غدد جذبہ پھولی جاتے ہیں۔ کیونکہ ایک طرف اعصاب پر رحوبت زیادہ ہوتی ہے، اور نہ وہاں تحریک ہوتی ہے۔ وہ جذبہ کرتے ہیں، دوسری طرف عضلات میں تحلیل سے ضعف ہوتا ہے جس سے وہ غدد جذبہ کی رطوبت و کیماوی طریق پر خراب نہیں کر سکتے، جس سے غدد جذبہ پھولی پاتے ہیں۔ لیکن اس سے یہ معنی نہیں ہیں کہ ان میں دق وصل ہوتا ہے، جہاں یہ دق وصل ہوتا ہے غرقہ ہو جائیں اور حرارت غریبہ عضو اصلہ کی رحوبت کوئی کرنا شروع کر دیتی ہے۔

**ایک انکشاف** عضلاتی تحلیل کا بخار غلیظ طور پر پھپھروں کا دق وصل کہلاتا ہے لیکن یہ یاد رکھیں کہ اس میں جسم کے باقی عضلات میں خاص طور



پر قلب اور معدہ کے عضلات میں بھی تحلیل شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے نہ صرف بدن بہت جلد بوجھدار ہو جاتا ہے۔ بلکہ ضعف قلب اور معدہ کی حالت جسم اور جسم انداز کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ قلب و کلاں میں متولی قلب و ہاضمہ اور دواؤں کی مثل کردی جائے۔ بلکہ انہیں سر نہ چاہئے۔ کیونکہ اس طرح مغرور اعصاب کے افعال کی ترکیب قائم نہیں رہ سکتی۔ جس سے صحت بھی بہت کمزور و اعصاب کے فعل اور دواؤں کی حالت ہے۔ جس طرح ایک ہی صورت بوجھدار اس کو طبیعت دیا جائے۔ اس کی مقام شفا اور تحقیقی کے خطا حالت ہے۔

**اسباب:** جسمی عضلاتی تحلیل کے اسباب اور سابقہ بد حالی اور باقی دونوں ہو سکتے ہیں۔ چونکہ یہ بخار عضلاتی تحلیل ہے اس سے عضلاتی بدن بہت جلد ایک اور سرے میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ لیکن وجہ کلاں و کلاں و معدہ کی بنیادوں میں ممانعت پائی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے کلاں اور معدہ کے فرق اور دق کے فرق میں بیان آیا ہے۔ چونکہ اس عضلاتی بخار کی ابتدا معدہ سے ہوتی ہے، اس لئے معدہ کے عضلاتی انجم و کلاں میں خیال رہا جائے۔ جو لوگ ہاضمہ کی خرابی کی وجہ سے تحقیق یا بغیر کسی قابل معائنہ کے چور یا تھوکی و مٹھی اور تین یا مسلسل حالت میں وہ لوگ اس قسم کے امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

**خاص تنبیہ:** جو لوگ بغیر تحقیق کے بخاروں یا دروں میں اس پر ہیں، انہیں ورنہ و شدیدہ قیوں قسمی دواؤں کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ بخار نہ مرت کرتے ہیں۔ یہ بکثرت کرتے ہیں۔ دواؤں کا یہ دق و کلاں میں شروع ہو جاتے ہیں۔ اب و فرغی دواؤں کے اپنی تیسیر لڑا ہے کہ نہ جب دواؤں کا معدہ میں زخم ڈال دیتی ہیں۔ اس معدہ میں زخم ہو تو قی کی اور دق و کلاں کی دوسری مثال شروع ہو جاتی۔ باطن اسی طرح و کلاں کا شل استعمال جیسے ہیرا پیرا کر لیتا ہے۔ ہر تین اب اور دق و کلاں میں قیوں و دواؤں کی دواؤں کی پیدا کر دیتی ہے۔ قبل از وقت بخار دے کر دے کے کھندہ شربت و حریت اور سردی پینے اور دواؤں کا استعمال کرنا جس طرح ہر قیوں دواؤں کا استعمال عضلاتی بخاروں اور دواؤں کے عضلاتی تحلیل میں دوا کر دیتا ہے۔

**علامات:** چونکہ عضلات میں تحلیل ہو گئی تو معدہ میں تحریک اور عصب میں تسکین ہوتی ہے۔ اس سے اس بخار میں ضعف زیادہ ہو جاتا ہے۔ کلاں ایک طرف عضلات و قلب میں تحلیل ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف معدہ میں تحریک سے حرارت اور عصبانیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرف وہ دوسری صورت مغرور اعصاب کے بخاروں میں امصابی تسکین میں بھی پائی جاتی ہے۔ جب تسکین میں قیوں و کلاں پر زہر ہو جاتا ہے اس لئے سینہ بخار کی زیادہ شدیدہ ہوتے ہیں۔ تسکین امصابی یا قیوں بخاروں کو ایک دوا پر چھڑا کر لیں۔ گویا اپنے بخاروں میں حرارت اور عصبانیت بخار میں زیادتی ہوتی ہے۔ ابھی برفان کا شب بھی پڑتا ہے۔ اس سے اس بخار کا سفر اور بخاروں انصاف کلاں کی طرف قیوں و کلاں پر زہر ہو جاتا ہے۔ ابھی کلاں سے سینہ میں رطوبت کی زیادتی یا کلاں میں قیوں کو زہر دیتی ہے۔ اس بخار میں تحلیل کم و زیادہ زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ شدت کی صورت میں زہر کی زہری کی وجہ سے زہر ہوتی ہے۔ بخار حرارت سے ہوتی ہے۔ چہرہ زرد و قورہ زرد زہر دوشی مائل زہر دق و قیوں و کلاں سے ہوتا ہے۔ زہر کی بخار مسلسل رہتا ہے۔ کلاں کی زہر کی زیادتی ہے۔ زہر کم ہوتا ہے۔

**علاج:** جسمی عضلاتی تسکین یا قیوں کی دواؤں میں بھی زہر اور زہر دوشی دواؤں کی شہید ہے۔ بلکہ اس بخار میں بہت جلد فائدہ کرتا ہے۔ البتہ تھیں تالیف ہے۔ زہر سے مقدم قیوں و کلاں کی (بی) میں لکھتے ہیں۔ ان دواؤں سے زہر دوشی۔

بہر کی کا دق:

بہر کی کا دق ایک ایسا دق ہے جس میں بہر کی بخار ہو کر ہو جاتی ہے۔ بہر کی کا دق مندرجہ بالا تین مغرور اعصاب کے نمیات و قیوں کی دواؤں میں ہے۔ قیوں اور نمیات و قیوں کا ان پر اثر پڑتا ہے۔ جاننا چاہئے کہ بذات خود بہر کی میں کوئی اسباب نہیں ہے۔ اس کو اسباب اور دواؤں

تصنع اس جمعی سے ہے جو اس پر مبنی ہوتی ہے۔ جب تک اس جمعی میں خرابی واقع نہ ہو اس وقت تک بدی کی ندرت میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ بدی اپنی ندرت کو اس سے حاصل کرتی ہے جو اس کے اندر ہوتا ہے، ورنہ اس کو اس کو خون و احساں اور زندگی کی جمعی سے ملتی ہے اور یہی کی بدت میں ندری و اعصابی اور عقلانی انتہا بالکل اس طرح بافت کے ہوتے ہیں جس طرح جگر اور مثانے کی غلطی میں اعصابی، ندری اور عقلانی انتہا بنے ہوئے ہیں۔ پس دراصل اس جمعی میں دق کا اثر ہوتا ہے اور بدیاں متاثر ہو کر مدقوق ہو جاتی ہیں۔ اس لئے بدی کے وقت کی بھی وہی مشر بدی دلی دوا و اکسیر اور شرطیہ دوا ہے۔

**سوال:** ایک سو پندرہ ہوتا ہے کہ جب منف و اعطاء تین قسم کے ہیں اور اس کی مناسبت سے دق بھی تین قسم کے ہیں۔ چنانچہ کاح، کاح فیہ، قسم کی دوا سے کیوں؟ چنانچہ کہ ہر بخار میں تین یا تین لازمی ہیں۔

اوس ہر بنی رکن سے حرارت، غریہ، عرق، دق، اس میں ترش اور غیرہ ثابت کیا گیا ہے۔

دوم جب تک یہ حرارت غریہ، تب تک نہ پہنچے اس وقت تک ہی نہیں ہوتا۔

سوم اگر خرابی اعصابی سے جسم کی حرارت کم ہو جاتی ہے، درجہ حرارتی اور غریہ خرابی اعصابی سے ختم ہو جاتی ہے۔ اس نتیجہ میں قلب اور مناسبات پر اس قدر مروجت پیدا ہوتی ہیں جس سے قلب اور عطاریات میں تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں حرارت غریہ ملتی ترش اور غریہ نہ صرف وہاں سے ختم ہو جاتا ہے، بلکہ خون میں بھی حرارت غریہ کا دور ہوتا شروع ہو جاتی ہے۔ تحریک اعصابی کے لئے شدید محرک اعصابی "عشر" استعمال کر کے جو انتہائی درجہ کا دافع قلبی اور دافع قلبی ہے۔ "عشر" کے ساتھ اس کے ایک حصہ میں پندرہ حصے "بدی" شامل کر دی ہے۔ یعنی وہ شہ بدی میں ایک، یعنی وہ شہ شامل ہے۔ اس کی خوراک ۱۰۰ اونی سے ایک ماشہ ہے۔

"بدی" بذات خود دوا اور ندرت کا ناقص مرکب ہے، یعنی جسم میں فعلی طور پر مروجت اور ترمیمی کی طور پر حرارت پیدا کرتی ہے، ان دونوں کے ملنے سے جسم کے اندر انتہا و درجہ کی گرمی ترقی پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ پس تب دق اور مل کے سے انتہائی درجہ گرم تر حرارت کے ساتھ مقوی اعصاب اور مقوی ندرت و دوا لازمی ہونا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ دوا دافع درد، دافع سوزش، محصل اور امرومند قوی ہونی چاہئے تھی۔ اس دوا میں یہ تمام خوبیاں ہیں، جو ایک وقت دنیا کی کسی دوا میں نہیں ہیں۔ ان خوبیوں اور ان اثرات کی وجہ سے یہ دوا شرطیہ دق و مل سے لئے اکسیر ہے۔

نیز "عشر" بدی" غصہ میں سال سے زائد ہو گیا ہے۔ استعمال میں اور جب بات میں آتا رہا ہے۔ اور پھر اس کی ترتیب نظر یہ منف و اعطاء کے تحت جسم انسان کے فعلی اور طبیعی اثرات کے مطابق کی گئی ہے۔ جس میں بھی اس کو اصول استعمال کیا گیا ہے۔ ابھی بھی کھائیں یا۔ سو فیصدی جرب ہے۔ اس سے اس کو نہ صرف اس قدر دق کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، بلکہ شہ فیض کیا گیا ہے۔ اس تین سال کا حصہ زبردست ہے، کسی ایک سے بھی اس کی تردید نہیں کی ہے، اور دق اس میں کوئی تھیں بیان کیا گیا ہے۔ فیض اللہ قاق کی اس قدر بڑی نعمت ہے کہ ہر قسم کی "فی" دق اس کے لئے چاہئے، و کسی درجہ (سبح) پر ہو لیتا ہے فتنہ اور شہ فیض ہے۔ فتنہ کی جب کی متکلفوں کا دل کی تحقیق "فی" کی تدریس لیتا ہے۔ جو درپ اور یہ اور رو و جاپان اور دیگر فرعی مائیں ماکہ میں کی گئی ہے۔

**تصدیق:** میرے پاس اس کی ہے شہ فیض ہے کہ چنانچہ میں نے اس کو کھانچ نہیں کیا اور نہ آخرہ شہ فیض کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ نہ خود اپنی ذات میں صحیح ہونے کی دلیل ہے۔ اور تجر بہ شاہد ہے کہ لیکن ایک تصدیق مجبوراً شائع کر رہا ہوں جو ایک بہت بڑے اہل علم و صاحب فہم اور متقدمی طرف سے کی گئی ہے۔ جن سے ملنے کا نہ مجھے بھی اتفاق ہوا ہے اور نہ میرے ہم ملکی و ہم مذہب ہیں۔ البتہ حق پرست انسان اور شیخ خواہ انسانیت

ہیں۔ نیز اپنے ہم وطن اور انسانیت کی خدمت کی وجہ سے نصف پاک و ہند بلکہ دینے نے طب میں ایک بڑی شہرت کے مالک ہیں۔ ان کا انصرامی ہے جناب ڈاکٹر امراس صاحب بھٹیہ، ایڈیٹر راشی نیوز لکھنویہ (انڈیا) انہوں نے تصدیق کرنے سے قبل خود انہی صحن تجربت کے ہیں اور مرانیوں کے باقاعدہ انکسریز لے ہیں اور اپنے ملے و انوں کو بھی اس نسخہ کے استعمال و رجحان کی تاکید کی ہے، خود اپنی نے بعد تصدیق کی ہے جو دوسری جگہ درج ہے، نیز ان کی کتاب پر ریویو لکھیں۔

## خلاصہ تحقیقات حمیات

تحقیقات حمی بہتر قسم کر پتے ہیں۔ منہ سب معصوم ہوتا ہے کہ چند لحاظ میں اس کا خالصہ بیان کر دیں۔ تاکہ خوب اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔ کیونکہ اول تو یہ تحقیقات کے منظر یہ کے مطابق ہیں اور دوسرے صحن کے دوران میں کوئی وقت محسوس نہ ہو۔ جانا چاہئے کہ جس طرح ہم نے تحقیقات نزالہ زکام میں نزالہ زکام کو چند لحاظ میں سمجھایا تھا۔ نزالہ کے معنی ہیں نہانا اور اس کی تین صورتیں ہیں

- ① نزالہ رقیق پانی کی طرح بہہ رہا ہو، اور اضرافہ تکلیف کے خارج ہو رہا ہو۔ یہ صورت اعصابی تحریک میں ہوتی ہے۔
- ② نزالہ کبھی رقیق اور کبھی خلیہ ہوگا۔ اور رات تکلیف سے خارج نہ پائے گا۔ اور اس کے ساتھ کچھ صحن بھی ہوں گے۔ یہ صورت مدی تحریک میں ہوتی ہے۔
- ③ نزالہ انہی کی خلیہ ہوگا، اور کوشش سے بھی اخراج مشکل ہوگا۔ یہ صورت عضلاتی ہوتی اور نزالہ کے معنی کو سرعت و تسلی اور مگر کرنے والے اجود کو ذوق قرار دے دیں تو جسم کا ہر رتے والا مواد یا جسم سے خارج ہونے والی ہر چیز ہی نزالہ کی صورت اختیار کر رہتی ہے۔ مثلاً قحط کا زیادہ آنا، مشکل سے آنا اور بند ہو جانا، آنکھ و کان و ہر قسم کے زخموں میں بھی یہی تین صورتیں ہوں گی۔ اسی طرح پیشاب کا زیادہ آنا، جس کر آنا اور بند ہو جانا۔ پاخانہ کی صورت میں اسہالی پچھل اور قبض کی صورتیں ہوں گی۔ مٹی کی صورت میں جب اعصابی تحریک ہوتی تو جریان جب مدی تحریک ہوتی تو سرعت انزال اور جب عضلاتی تحریک ہوتی تو اتسار۔ یہ تین تین صورتیں ہم نے نہیں بنا کر بلکہ پہلے کی ہوتی ہیں۔ ہم نے تو ان کو فٹ کر کے دیکھتے ہیں جو اس امر کا ثبوت ہے کہ نظر یہ مفروضہ اعصابیہ باقاعدہ اور سسٹم یک ہے۔

اسی طرح بخاروں کے لئے بھی ذہن نشین کر لیں کہ بخار حرارت غریبہ کی اس حالت کا نام ہے جب جسم کے کسی حصہ کے افراط و تفریط سے پیدا ہو کر دل کے ذریعے تمام جسم میں پھیل جائے۔ اس کی تین اقسام ہیں (۱) اعصابی (۲) مدی (۳) عضلاتی۔ درپچہ ہر قسم کی تین صورتیں ہیں۔ یعنی ہر معصوم تین قسمی ہوگا، جب اس میں تحریک ہوگی اس صورت میں سادہ ہوگا۔ جس کوئی عیسیٰ روت بھی کہتے ہیں۔ جب مضر اضافہ میں تسکین ہوتی تو حمی معفیہ ہوگا جس کوئی خط یہ کہتے ہیں۔ اعصاب میں ہوتو بلغمی، مدی میں ہوتو صفرونی اور عضلات میں ہوتو ہونی۔ سواہی کی شرح کر دی ہے۔ اگر تحصیل ہوگی تو ق و سل (ٹی بی) کے بخار ہوں گے۔ باقی تمام اقسام کے بخاروں کے ساتھ وہ بھی ہوں گی، اسی سے تحت بیان کر دینے گے ہیں جن کا ذکر نہیں و مسم ہے۔ ساتھ ہی کوشش کی ہے کہ اچھی طرح ذہن نشین کر دیے جائیں۔ اس کے بعد بھی مری صاحب کوئی بات بھی سمجھنے منظور ہو تو تشریف لار اپنی سعی کر سکتے ہیں۔

## یقینی بے خطا مجربات

مجربات میں اس امر کو مد نظر رکھنا چاہیے کہ محرک، شدید محرک، ملین، مسهل کی ترتیب اس طرح سے کی جائے کہ ان میں منہجیت قائم رہے۔ تاکہ ان کے اثرات و درجات قدرتی رہیں۔ اور ان کو ذہنی نشیمن رکھنا بھی مشکل نہ ہو۔ ایک حرف بھی سے پہلی ادویات کو شروع کیا گیا ہے اور دوسری طرف انجینی شدہ ادویات پر ختم کر دیا گیا ہے۔ ابتداً آئینہ ات و تریاقات و تقویات کو اس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ یہ وہ رسمیں ہیں کہ مجربات ہیں۔ بہت اثر کو شش کی جائے تو اس طرح کی اور ادویات بھی ترتیب دی جاسکتی ہیں۔

## اعصابی مجربات

اس کی دوسورتیں ہیں: (۱) اعصابی غدی (۲) اعصابی عضلاتی۔

- (۱) محرک اعصابی غدی: سہاگہ، فحش، ہر ایک تین حصے۔ خوف، ہلاک، خوراک ایک ماہ سے چھ ماہ تک۔ حسب ضرورت ہیں۔
- (۲) شدید محرک اعصابی غدی: "محرک اعصابی غدی" میں آک کا دوا نصف حصہ اضافہ کر دیں۔ خوراک ۲ رتی سے ۴ ماہ تک دیں۔
- (۳) ملین اعصابی غدی: "شدید محرک اعصابی غدی" میں ریونو چینی پر چھ زیدہ کر دیں۔ خوراک ایک رتی سے ایک ماہ تک دیں۔
- (۴) مسهل اعصابی غدی: نمبر ۳ میں تقویا یا چار حصے اضافہ کر دیں۔ خوراک ۲ رتی سے ۴ ماہ تک دیں۔
- (۵) محرک اعصابی عضلاتی: شورہ قلمی تین حصے، جگر کا سنی پانچ حصے، صوف بنالیں۔ خوراک ایک ماہ سے تین ماہ تک دیں۔
- (۶) محرک شدید اعصابی عضلاتی: نمبر ۵ یعنی محرک اعصابی عضلاتی میں جو کھا چار حصے شامل کریں۔ خوراک ایک ماہ سے تین ماہ تک دیں۔
- (۷) ملین اعصابی عضلاتی: نمبر ۶ یعنی محرک شدید اعصابی عضلاتی میں گل سرخ آٹھ حصے شامل کر لیں۔ خوراک ایک ماہ سے تین ماہ تک دیں۔
- (۸) مسهل اعصابی عضلاتی: نمبر ۷ میں کوہ انیس حصے شامل کر لیں۔ خوراک ایک ماہ سے تین ماہ تک دیں۔

## عضلاتی مجربات

اس کی دوسورتیں ہیں: (۱) عضلاتی اعصابی (۲) عضلاتی غدی

- (۹) محرک عضلاتی اعصابی: کرچو، آدھ، دونوں ہم وزن، صوف بنالیں۔ خوراک ایک ماہ سے تین ماہ تک دیں۔
- (۱۰) محرک شدید عضلاتی اعصابی: نمبر ۹ میں مصلوبی و صوف دونوں کے ہم وزن شامل کر لیں۔ خوراک ۲ رتی سے دو ماہ تک دیں۔
- (۱۱) ملین عضلاتی اعصابی: نمبر ۱۰ میں بلبلہ یہ صوف اس کے برابر شامل کر لیں۔ خوراک ایک ماہ سے چار ماہ تک دیں۔
- (۱۲) مسهل عضلاتی اعصابی: نمبر ۱۱ میں عضلاتی اعصابی میں چار حصے برابر بنالیں۔ خوراک ایک ماہ سے تین ماہ تک دیں۔

- (۱۳) محرک عضلاتی غدی۔ دو ایک حصہ دار چینی تین حصہ دونوں کو نصف بنالیں۔ خوراک چار رتی سے ایک ہاں شربت۔
- (۱۴) محرک شدید عضلاتی غدی۔ نسخہ نمبر ۱۳ میں یعنی محرک عضلاتی غدی میں چار تری دو حصے ہائیں۔ خوراک چار رتی سے ایک ہاں شربت۔
- (۱۵) ملین عضلاتی غدی۔ نسخہ نمبر ۱۴ میں محرک شدید عضلاتی غدی میں مسرہ ہم وزن شامل کریں۔ خوراک چار رتی سے ایک ہاں شربت۔
- (۱۶) مسهل عضلاتی غدی۔ نسخہ نمبر ۱۵ یعنی ملین عضلاتی غدی میں چار حصے شامل کریں۔ خوراک چار رتی سے ایک ہاں شربت۔
- (۱۷) محرک غدی عضلاتی۔ اجواکن دیکھی تھیں پانچ ہاں دونوں ہم وزن مخلوط کر کے دے دیں۔ خوراک ایک ہاں شربت چھ ہاں شربت۔
- (۱۸) محرک شدید غدی عضلاتی۔ نمبر ۱۷ میں تیسرے حصہ دار چینی شامل کریں۔ خوراک ایک ہاں شربت چھ ہاں شربت۔
- (۱۹) ملین غدی عضلاتی۔ نمبر ۱۸ میں اس کے برابر گندھک ملا لیں۔ خوراک نصف ہاں شربت دو ہاں شربت۔
- (۲۰) مسهل غدی عضلاتی۔ نمبر ۱۹ میں تمام اداں کا چوبیس ہاں حصہ جملہ ویشاں کر دیں۔ خوراک ایک رتی سے چار رتی تک۔
- (۲۱) تحریک غدی اعصابی۔ زنجبیل پانچ حصے، نوشادر دو حصہ، دونوں کو دے دیں۔ خوراک دو رتی سے دو ہاں شربت۔
- (۲۲) تحریک شدید غدی اعصابی۔ نمبر ۲۱ میں مرچ سیاہ ایک حصہ ملا لیں۔ خوراک چار رتی سے چار ہاں شربت۔
- (۲۳) ملین غدی اعصابی۔ نمبر ۲۲ میں تمام ادویات کے برابر سناکی ملا لیں۔ خوراک چار رتی سے چار ہاں شربت۔
- (۲۴) مسهل غدی اعصابی۔ نسخہ نمبر ۲۳ میں تمام ادویات کا چوبیس ہاں حصہ پوندھار ویشاں کر دیں۔ خوراک ایک رتی سے دو ہاں شربت۔
- ان کے علاوہ دوسرے جو روئے دیئے جاتے ہیں جو غدی عضلاتی ہیں ان میں سے ایک کا نام اسے غدی عضلاتی اور دوسرے کا نام تریاق غدی عضلاتی ہے۔ ایسے نسخے بہ مفرد و مشق کی تحریک کی بہ صورت سے تہ ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ ایسے نسخے انتہائی شدت مرض میں دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً کسی غدی عضلاتی انتہائی قلعن اور ضعف کی حالت میں و تریاق غدی عضلاتی بہ صورت میں تریاق کا مضر ہے۔
- اکسیر غدی عضلاتی**۔ پورہ ایک حصہ، گندھک سات حصے، دونوں کو نصف گندھک کریں۔ پس تیرہ ہاں خوراک ایک رتی سے ایک ہاں شربت۔

**ترسیاق غدی عضلاتی**۔ مرچ سرخ، رائی، دونوں ہم وزن، ان کو دوسرے برابر گویاں بنالیں۔ خوراک ایک گولی سے تین گولی بہ ہاں پندرہ منٹ بعد دیں۔ جب ہیضہ کا اندازہ ہو دوسرے چار گولی بہ دے دیں۔ ضرورت کے وقت بخار میں دے سکتے ہیں۔

**تاکید**۔ دوائی کی پیش مرض، دوائی کی پیش کے تحت کی جاسکتی ہے۔ ہم نے یہی ترتیب اس سے لکھی ہے کہ بعض نسخہ دوائی کا چوبیس ہاں دوسرے بہ مفرد و مشق کی تحریک کی صورت میں مختلف ادویات و روایات کے مختلف درجات کا محمولہ دے دے۔ ان تجربات اور مہمات کے تحت مزید نسخے ترتیب دیئے جائیں۔ مثلاً اندھن کی مہم، دویہ کے تحت جو تحقیق، دویہ بھی جائیں گی اس میں ادویات کے افعال، مخصوص سے ساتھ ساتھ ان کے نام، درجہ اور اصول ان کو نویسی اور ان کے کیا کیا اغراض کا ذکر کیا جائے گا۔ یہ تحقیقات جو پیش کی گئی ہیں، صدیوں میں نہیں آسکتیں۔



## غذا

### غذا کی اہمیت

غذا کا مسئلہ تو امراض اور خصوصاً بخاروں میں نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس طرح لگائیں کہ اگر دوا مریض کو نہ دی جائے اور غذا میں باقاعدگی کر دی جائے تو مرض اور بخار میں یقیناً آرام ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کسیر و تریاق اور صحیح صفت ادویات کے ساتھ غذا غلط قسم کی یا غلط طریق پر یا صحیح غذا بغیر ضرورت بھی استعمال کرادی جائے تو مرض اور بخاروں کا دور ہونا نہایت مشکل ہے۔ اس لئے علاج میں دوا کے ساتھ غذا پر بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ کیونکہ اکثر علاج غلط اور بغیر ضرورت غذا دینے سے ناکام ہو جاتے ہیں۔

### تعیین غذا

غذا کا تعین کرنے کے لئے اس کی تین قسمیں ہیں: (۱) صحیح غذا (۲) ضرورت غذا (۳) صورت غذا۔ اسی تعین غذا کو دوسرے معنوں میں پرہیز کہتے ہیں۔ پرہیز صرف اس حالت کا نام نہیں ہے کہ لطیف اور زود ہضم غذا کھائی جائے اور ثقیل اور دیر ہضم غذا نہ کھائی جائے یا ہر مرض کو تیل و ترشی اور سرخ مرچ بند کر دی جائے۔ کیونکہ صرف اس قدر پرہیز کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ جو معالج صرف اس قدر پرہیز بیان کرتے ہیں، دراصل وہ علم الغذا سے واقف نہیں ہیں۔ فرنگی طب میں مسئلہ غذا کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی۔ ان کی افذیہ میں بیک وقت ایسڈ اور الکلی کی افذیہ بیان کر دی جاتی ہیں، جو غلط ہے۔ ذیل میں غذا کی تفصیل درج ہے۔

### صحیح غذا

تندرست انسان میں صحیح غذا وہ ہے جس میں غذا کے وہ تمام اجزاء شامل ہوں جن سے خون مرکب ہے اور اس میں زیادہ سے زیادہ خون پیدا کرنے کی غذا ہو۔ مثلاً گرم تر مزاج والی افذیہ جن سے حرارت غریزی اور درطوبت غریزی کو مدد ملتی ہے۔ لیکن مریضوں میں صحیح غذا وہ ہو سکتی ہے جن سے یہ اندازہ لگایا جائے کہ جسم اور خون میں کون سے ایسے عناصر کم یا خراب ہو گئے ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔ بالکل وہی نظریہ جو بائیو کیمک طریق علاج میں ادویات کے متعلق ہے۔ گویا بائیو کیمک ہی صحیح معنوں میں علاج یا افذیہ ہے جس میں عناصر غذا کو دوا کی صورت میں استعمال کیا گیا ہے۔ گویا غذا بھی دوا کے طور پر استعمال کی جاسکتی ہے۔

### ضرورت غذا

جس طرح تندرست انسان کے لئے ضرورت غذا یعنی طلب بوقت بھوک ہے۔ اسی طرح مریض کے لئے بھی ضروری ہے کہ بغیر بھوک کے غذا استعمال نہ کی جائے۔ کیونکہ بھوک کی طلب نہ ہونا اس پر دلالت کرتا ہے کہ یا تو جسم میں پہلے ہی غذا موجود ہے، یا طلب غذا کے عضو میں خرابی

ہے۔ یا طبیعت مدبرہ بدن جسم میں کسی اور جگہ پر مشغول ہے جو غذا کی طلب کی طرف توجہ نہیں دلاتی۔ اس لئے لازم ہے کہ جب تک صحیح معنوں میں بھوک کی طلب نہ ہو یا اشتہا طلب نہ ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ غذا کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے اگر بغیر ضرورت اور طلب غذا دی گئی تو لازمی نتیجہ ہے کہ یا تو وہ جسم میں باعث فساد و تفتن ہوگی اور خرابی و تخمیر کا باعث ہوگی یا جسم کے حصہ پر اثر ڈال کر کسی اور عضو کے فعل میں تحریک و تسکین اور تحلیل سے مرض پیدا کر دے گی۔

ضرورت غذا کی دوسری صورت یہ ہے کہ طلب کے وقت یہ دیکھنا ہے کہ تندرست انسان میں یا مرض کی حالت میں کس قسم کی غذا کی ضرورت ہے۔ یعنی غذا میں کس کیفیت کی ضرورت ہے۔ طبیعت گرم غذا چاہتی ہے یا سرد یا تر اور خشک میں سے کس کیفیت کی طلب گار ہے۔ دوسرے معنوں میں اس طرح بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ مریض نیکمیں اور چرپری غذا کی خواہش رکھتا ہے کہ ترش و شیریں غذا کی طلب کا اظہار کر رہا ہے۔ یہ ڈانٹے بھی کیفیات و مزاج اور اعضاء کے افعال کی طرف دلالت کرتے ہیں۔ ان مقاصد کے لئے گوشت، نشاستہ، سبزیاں، پھل اور میوہ جات استعمال کئے جاتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ مریض کا ذہن صالح مفید کے تحت کام کرتا ہے۔ اور شدید بھوک کے وقت ضمیر اور ذہانت دونوں اپنا صحیح عمل کرتے ہیں۔ اس لئے مریض اور تندرست انسان شدید بھوک کی حالت میں اپنے ضمیر اور ذہانت کی پیروی کرے تو اس کو دھوکا نہیں ہوگا۔ اور اگر معالج کا تعاون بھی ساتھ ہو تو مریض کے لئے صحیح غذا کی تجویز ہو سکے گی۔ لیکن یاد رکھیں پیٹ بڑی کی حالت میں یا بھوک نہ ہونے کی حالت میں اکثر طبیعت مدبرہ بدن غلط غذا تجویز کر دیتی ہے۔

### صورت غذا

جو غذا کھائی جاتی ہے وہ کسی نہ کسی شکل میں جسم کے اندر داخل کی جاتی ہے۔ مثلاً بعض افندہ یہ سیال ہوتی ہیں جو پی لی جاتی ہیں۔ جیسے دودھ، لسی، پھلوں کے رس، شوربا اور شربت اور چائے قہوہ وغیرہ۔ بعض افندہ یہ جو نیم محلول ہوتی ہیں، بغیر چبائے نگل لی جاتی ہیں۔ جیسے طوطہ، غرنی، ساگودانہ، دلیا، ذیل روٹی، دودھ، چائے یا شوربا میں بھگو کر، وغیرہ وغیرہ۔ بعض افندہ یہ چبا کر کھائی جاتی ہیں جیسے روٹی، کیک، بسکٹ، پیسٹری، انڈا، گوشت کی پوٹی وغیرہ۔

دوسری صورت افندہ یہ کی یہ ہے کہ غذائیت اور مقدار کے لحاظ سے اس کو مد نظر رکھا جائے۔ مثلاً غذائیت کے لحاظ سے کم ہو جیسے گوشت، انڈا، میوہ جات، طوطہ جات اور دودھ وغیرہ۔ یا غذائیت اور مقدار دونوں برابر ہوں، جیسے گوشت روٹی، گوشت، دلیا، گوشت چاول، دال گوشت وغیرہ۔ دال روٹی یا دال چاول یا دال دلیا وغیرہ کوئی مناسب افندہ یہ نہیں ہیں۔ البتہ کبھی خواہش پر کھائی جاسکتی ہیں۔

### تاکید

یاد رکھیں کہ غذا انسان کی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے زندگی کا ساتھ ہے۔ لیکن صحیح غذا بغیر ضرورت اور بغیر کسی خاص شکل و صورت کے استعمال کرنے سے وہ زندگی کی دشمن بن جاتی ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی زندگی کے ساتھ کی مدد صحیح معنوں میں حاصل کریں۔ تاکہ ہم جسم کو مفید سمجھ کر استعمال کر رہے ہوں اور وہ مضرت ثابت ہو اور نقصان کا باعث نہ بنے۔

### بخاروں میں غذا

بخار کی حالت میں یا باری کے بخاروں میں جس روز باری نہ بھی ہو غذا کو اس وقت تک بند کر دینا چاہئے جب تک بھوک کی شدت نہ ہو۔

یا ضعف پیدا نہ ہو یا دل نہ گھٹنے لگے۔ کیونکہ

① ہر قسم کا بخار جمی تحریک ہو جاتی تسکین یا جمی تحلیل میں حرارت غریبہ ہوتی ہے، وہ ایک قسم کا غیر یا مادہ متعفن ہے جو غذا میں فوراً تخمیر پیدا کر کے اس کو متعفن کر دیتا ہے۔

② طبیعت مدبرہ بدن بخار کو رفع کرنے میں مشغول ہو جائے گی اور غذا متعفن ہو کر بخارات میں اور بھی زیادتی کر دے گی۔ اسی طرح طبیعت مدبرہ بدن کا کام اور بھی مشکل ہو جائے گا۔ آخر کار وہ اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ وہ بخار کے دور کرنے میں ناکام ہو جائے گی۔ اس لئے بخاروں میں غذا بالکل روک دینی چاہئے۔ اگر غذا دینا مطلوب ہو تو ذیل کی شرائط کے ساتھ دیں تاکہ بجائے نقصان ہونے کے مفید ہو سکے۔

③ مفرد اعضاء کے مطابق جو دوائیں دی جائیں انڈیہ بھی ان کے مطابق ہوں۔ مثلاً محرک اعصابی انڈیہ میں دودھ، چاول، ساگو دانہ۔ سبزیوں میں ٹینڈے، توری، کدو، اروسی، شلجم، گا جڑ اور سبزی گوشت کا شور یا وغیرہ۔ محرک خدی انڈیہ میں گندم ہر قسم کا ساگ، پالک، میتھی، ٹاٹا، کرلی، مولی، مونگر سے محرک عضلاتی انڈیہ میں آلو، پیٹنگن، مٹر، گوہچی، بند گوہچی، سیم، گوشت، انڈا، مچھلی، دالیں اور ہر قسم کی جینی ہوئی اشیاء۔

④ محلول انڈیہ میں رقیق شور یا گوشت کا یا سبزیوں کا ہو یا چنوں اور دالوں کا پانی دیا جاسکتا ہے۔ بعض لوگ محلول میں پھلوں کے رس بھی شامل کر لیتے ہیں ان کو کبھی خالی پیٹ نہ دیں۔ کیونکہ ان کی برودت سے تحلیل امراض رک جاتا ہے۔ پھلوں کے دینے کا صحیح وقت بعد از غذا ہے اور بس، البتہ آم، انگور اور کھجور ایسے پھل ہیں جو بطور غذا استعمال ہو سکتے ہیں۔ اور بے انتہاء مقوی جسم و ارواح ہیں۔

جب مریض کا بخار اتر جائے اور اس کی طبیعت صحت کی طرف لوٹ جائے تو نیم محلول انڈیہ جیسے دیا، چاول، برنی، ڈبل روٹی اور دودھ، چائے اور شور یا دے سکتے ہیں۔ دالوں میں بہت کافی مقدار میں گھی ڈال کر بغیر روٹی کے دے سکتے ہیں۔ جب طاقت کی ضرورت ہو تو پھینا ہوا گوشت، قیر، انڈے، سبزیوں کی بھیجا وغیرہ روٹی یا بغیر روٹی کے کھانا مفید ہیں۔ جن مریضوں کو بھوک زیادہ لگتی ہو ان کو دالیں، سبزیوں، چاول، دے سکتے ہیں۔ یا محلول انڈیہ اور صرف سان ترکاریوں میں کافی مقدار میں گھی ڈال دیں یا حلوہ دے دیا کریں۔

## تصدیق نسخہ دق وسل (ٹی بی)

ازخیر العالین جناب ڈاکٹر امر داس صاحب بھائیہ، ایڈیٹر فارمی نیوز، لدھیانہ

ہلدی کے دق میں استعمال کے متعلق تحقیقات کا سہرا صابر ملتانی کے سر ہے۔ اور اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ آپ کے ہلدی اور آک کے دودھ والے نسخے کی بدولت غریب دیہاتی لوگوں کے دق میں علاج کے لئے آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور ان کے لئے صحت کی شاہراہیں کھل گئی ہیں۔ اور میں نے بھی اپنے مہمانی کیمپوٹ کے نسخہ سے اس حقیر رسوئی کی رانی کو شامل کر کے شاندار کامیابی حاصل کی ہے جس نے خود ہلدی اور آک والے دودھ کے نسخہ کی بجائے میٹھن سہارو دیتی اور سرپ گنڈھائی مریضوں میں استعمال کر کے شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ میرا پہلا مریض شری ادتار کرشن تھا۔ جس نے کئی سال سینی ٹوریم میں ضائع کر دیئے مگر بے سود۔ میں نے پھر صابر ملتانی کی ہلدی اور آک کے دودھ والے نسخے کی پہلے پہل آزمائش کی۔ اور مجھے بے حد کامیابی حاصل ہوئی۔ اس نسخہ کے استعمال سے بخار دور ہو گیا، کھانسی دور ہو گئی، بٹم بند ہو گئی اور مریض کام وزن بڑھنا شروع ہو گیا۔ اور وہ ایک طرح سے اس دوا کا پرجارک بن گیا اور اس نے دھرم پورہ، کسوٹی اور کئی ایک سینی ٹوریم ہاؤس میں مریضوں کو



اکٹھا کر کے اس دوا کے حق میں لیکچر دیئے۔ اور ہر وقت پاکستان میں ایلوپتھیم کی ڈبئی میں اس دوا کو پاس رکھتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ یہ تو امرت (حمارا) ہے۔ آج حیات ہے، بیون سہاگہی ہے۔

اس کے علاوہ کہتا ہے کہ میرا تجربہ ہے کہ اس سے بھوک بے حد بڑھ جاتی ہے اور کھانا بخوبی ختم ہوتا ہے اور اس نے تصدیق کی کہ تین ماہ کے استعمال سے اس کا وزن ۸ پونڈ بڑھ گیا۔ اور چھ مہینے قبل اس سے میری ملاقات ہوئی کہ وہ ابھی تک اس علاج کو جاری رکھے ہے۔ غریبوں اور دیکھی جتنا کے فائدہ کے لئے وہ اس کا پراچار کر رہا ہے۔ اور اس کے متعلق اخبار مطاپ میں اشتہار دیئے ہیں۔ تاکہ عام لوگ اس حالت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ کیونکہ غرباء کے لئے یہ ایک مستیا اور بہل الحصول علاج ہے اور اس کو کوریوین کے مہول ہی نہیں بلکہ اس سے بھی ارزاں فروخت ہونے والی اس دوا کے استعمال سے دق جیسے موذی مرض کا قلع قمع کیا جاسکتا ہے۔

